فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

افکارِ امام احمد رضا کا بے باک ترجمان، دینی، مذہبی، علمی، دعوتی اور اصلاحی مجلہ

ششماہی رسالہ

تحفظ ناموسِ رسالت

جلد سوم
نومبر ۲۰۲۲ء
تا
اپریل ۲۰۲۳ء

کا خصوصی شمارہ

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

■ تحفظ ختم نبوت اور قرآن مجید
■ تحفظ ختم نبوت اور احادیث مبارکہ
■ تحفظ ختم نبوت میں مفتی نقی علی خاں کا کردار
■ تحفظ ختم نبوت اور امام احمد رضا کی انفرادیت
■ تحفظ ختم نبوت پر علماے اسلام کی گرفت

اس بات پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقلاً، شرعاً، عادتاً، ہر طرح محال و ناممکن ہے۔

مدیر اعلیٰ
ابو حامد محمد شریف الحق رضوی

نائب مدیر محمد عامر حسین مصباحی
معاون مدیر محمد شکیل احمد اشرفی جامعی

ناشر:- تعلیماتِ تاج الشریعہ گروپ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضانِ کرم:

غوث الثقلین حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

عطائے رسول سلطان الہند
خواجہ غریب نواز
معین الدین چشتی، سنجری، اجمیری
علیہ الرحمہ

تارک السلطنت، غوث العالم، محبوب یزدانی حضور سلطان
مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی
ثم کچھوچھوی علیہ الرحمہ

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت
امام احمد رضا خان قادری
علیہ الرحمہ

تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ
اختر رضا خان قادری
علیہ الرحمہ



ششماہی تحفظ ناموس رسالت کٹیہار

جلد سوم
نومبر ۲۰۲۲ء
تا
اپریل ۲۰۲۳ء

زیرِ سرپرستی:
ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت
استاذ الاساتذہ حضرت علامہ
مفتی راحت احسان برکاتی صاحب قبلہ
صدر المدرسین:
جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری سیتامڑھی (بہار)

زیرِ سرنگرانی:
ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت
استاذ الاساتذہ حضرت علامہ
مفتی حسیب الرحمن صاحب قبلہ
مقام: شکارپور، ماہی نگر، ضلع کٹیہار (بہار)

مدیر اعلیٰ
ابو حامد محمد شریف الحق رضوی

نائب مدیر
محمد عامر حسین مصباحی

معاون مدیر
محمد شکیل احمد اشرفی بانعی

مجلس ادارت

(۱) حضرت مولانا سید عطا محی الدین حبیبی، نوری، اشرفی، بھونیشور، اڈیشہ (۲) حضرت مولانا شاکر القادری فیضی صاحب، اودے پور راجستھان (۳) حضرت مولانا طاہر القادری کلیم فیضی، بستوی، قادری، چشتی (۴) حضرت مفتی عالمگیر رضوی، مصباحی، امجدی، جودھ پور (راجستھان) (۵) حضرت علامہ مفتی شہروز عالم اکرمی، رضوی صاحب، کلکتہ (بنگال) (۶) حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب فیضی، رضوی، ارشدی (اڈیشا) (۷) حضرت حافظ وقاری مولانا محمد نظام الدین مصباحی، مدھوبنی، (بہار)

مجلس مشاورت

(۱) حضرت علامہ مفتی عبد الباقی صاحب، استاذ: جامعۃ الرضا بریلی شریف (۳) حضرت علامہ غلام مصطفیٰ رضوی صاحب، مالیگاؤں، مہاراشٹر (۴) حضرت علامہ مفتی سراج الدین نوری صاحب، (بھاگل پوری) (۵) حضرت علامہ ابوالصدف محمد صادق رضا پورنوی، شاہی مسجد پٹنہ (۶) حضرت مولانا حافظ وقاری عقیل احمد اشرفی، جامعی، کٹیہاری

مجلس تحقیقات

(۱) خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی سید شمس الحق برکاتی مصباحی (۲) خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہد القادری صاحب، بنگال (۳) خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مقصود عالم فرحت ضیائی صاحب (۴) حضرت علامہ مفتی الفاظ قریشی بھی صاحب (کرناٹک) (۵) حضرت علامہ مبارک حسین محسن رضوی، بھاگل پوری (۶) شیخ الادب حضرت علامہ غلام یزدانی سعدی صاحب، کٹیہاری (۷) حضرت علامہ مفتی شرف الدین رضوی صاحب کلکتہ، (بنگال)

قانونی انتباہ!

مضمون نگار کی آرا سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں، ادارہ کی جانب سے غلطیوں کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے لیکن مجلہ کا خطا سے پاک ہونے کا دعوی ہرگز نہیں۔ لہٰذا غلطیوں پر آگاہ ہوں تو ادارہ کو اطلاع دیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

ملنے کے پتے

شکار پور، ماہی نگر ضلع کٹیہار
7654833082
دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوٹلی
حسینی کتاب گھر پوپری
07763817092

ناشر

تعلیماتِ تاج الشریعہ گروپ

☆☆☆

مشمولات

اداریہ

ازقلم: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی، کٹیہاری
امام وخطیب: نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الصلوة والسلام عليك يا نبی الله
الصلوة والسلام عليك يا نورالله
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلىٰ آلك واصحابك ياحبيب الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

امابعد!

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

امابعد!

عقیدۂ ختمِ نبوت دینِ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے اس عقیدے سے انحراف اور اس میں ذرہ برابر شک کرنے والا دائرۂ اسلام سے فی الفور خارج ہوکر کافر ومرتد ہوجاتا ہے، ختمِ نبوت پر ایمان ساڑھے چودہ سوسال سے پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کا اجماعی اور مسلّمہ عقیدہ ہے۔

حضور اقدس نبی اکرم رحمتِ عالم، خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی ختمِ نبوت کا انکار اسی طرح کفرِ عظیم ہے جس طرح اللہ تعالیٰ عزوجل کی توحید کا انکار کفرِ عظیم ہے۔ حضور اقدس سید کائنات رحمت تمام احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ محمد رسول ﷺ کی ختمِ نبوت پر ایمان ضروریاتِ دین میں سے ہے اور اس کا انکار صریحاً کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے عقیدۂ ختمِ نبوت کو قرآن مجید فرقان حمید میں مختلف طرق واسالیب کے ساتھ درجنوں آیات میں بیان فرمایا ہے اور خود حضور اقدس رحمتِ کائنات سید الانبیا ﷺ نے سینکڑوں حدیثوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت کو بیان فرمایا ہے۔

لیکن جہاں اس عقیدے کی قرآن وحدیث میں بڑی توضیح وتشریح موجود ہے وہاں اس کے خلاف آنے والے فتنوں سے بھی امت کو باخبر کیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

''بے شک عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

چنانچہ ان فتنوں کا آغاز عہدِ رسالت مآب ﷺ میں اس وقت ہو گیا تھا جب اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب نے مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا، اسود عنسی کو تو صحابی رسول حضرت فروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا جبکہ مسلیمہ کذاب کے خلاف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قتال کیا گیا جس میں بے شمار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دادِ شجاعت دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا اور اس وقت اس فتنے کو ختم کر دیا۔ لیکن مسلیمہ کذاب کے جانشین اس کے بعد مختلف ممالک میں ظاہر ہوتے رہے، جنہوں نے عقیدہ ختمِ نبوت پر حملے کر کے امت کے شیرازے کو بکھیرنے کی کوشش کی۔

ایسے ہی بدبخت لوگوں میں سے ایک انتہائی بدبخت اور کذّاب مرزا قادیانی بھی ہے جسے انگریز حکومت نے برصغیر میں اسلام کے چہرے کو مسخ کرنے کی غرض سے تیار کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے نہ صرف احادیث نزولِ مسیح کا انکار کیا بلکہ اس نے خود مثیلِ مسیح و امام ومہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اس بدبخت نے شانِ الوہیت، شانِ رسالت، قرآن وحدیث وآل واصحابِ رسول ﷺ کی کھلی توہین کی اور اس لعین نے خود کو (یعنی مرزا قادیانی) کو نبی نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتہائی غلیظ اور گندی گالیاں دیں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو علمائے اہل سنت خصوصًا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری فاضلِ بریلوی اور تاجدارِ گولڑہ شریف پیر سید مہر علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہر محاذ پر اس فتنہ کا رد بلیغ کیا اور ہند و پاک کے جن بزرگوں نے رد قادیانیت ومرزائیت میں اہم کردار ادا کیا ان میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام علامہ ومولانا محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب بہارِ شریعت، مناظرِ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں، حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی، حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی، حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی، حضرت مولانا عبدالستار خاں نیازی، استاذ العلماء حضرت مولانا حکیم محمد عالم آسی امرتسری، حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی، حضرت مولانا محمد عمر اچھروی، ابوالنصر حضرت مولانا منظور احمد شاہ ہاشمی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ، حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی، پیر محمد شاہ ساہنپالوی، حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر قصوری، حضرت پیر ظہور احمد شاہ سجادہ نشین جلالپور جٹاں، حضرت مولانا خواجہ محمد ابراہیم مجددی، حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، قاضی القضاۃ فی الھند حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی حضرت علامہ حافظ خادم حسین رضوی علیہم الرحمہ مذکورہ بزرگوں کے بعد علمائے اہلسنت آج بھی انفرادی طور پر قادیانیوں کے رد میں کام جاری رکھے ہوئے ہیں مگر اب ضرورت اس امر کی ہے کہ علمائے اہل سنت قادیانیوں کے رد کے لئے ایک ایسا ادارہ قائم کریں جہاں سے اجتماعی طور پر قادیانیوں کا رد کر کے اس فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ ☆☆☆

تاثرات بر ششماہی

از: علمائے ذوی الاحترام

☆☆☆

ششماہی رسالہ ''تحفظ ناموسِ رسالت'' کٹیہار شعبہ صحافت میں اپنا علمی معیار رکھتا ہے۔

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ علامہ شاہد القاری صاحب قبلہ
(کلکتہ: بنگال)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شعبہ صحافت اپنی جگہ منفرد المثال مقام رکھتا ہے۔اس شعبہ کی ذاتی پہچان اس پہلو سے زیادہ نمایاں ہے کہ جتنی باتیں پیش کی جائیں متحقق ہو۔غیر جانب دار ہو۔حقائق کی ترجمانی میں نقطۂ عروج پر ہو۔

فی زمانہ زرد صحافت نے اپنی الگ طاقت بنالی ہے۔مال وزر کے حریص نے اس پاکیزہ شعبہ کو ایسا داغدار بنادیا ہے کہ اس کی شفافیت سے اعتماد کا خاتمہ ہو چکا ہے۔موجودہ زمانہ میں صحافت کو بآسانی تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے {۱} الیکٹرنک میڈیا {۲} سوشل میڈیا {۳} پرنٹ میڈیا۔ ہر ایک کا اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے۔تملق و چاپلوسی۔حرص و ہوس۔مالی ذخیرہ اندوزی اور بے جا توصیفی الفاظ کا استعمال۔ ہر طرف کالا بازاری شباب پر ہے۔خلوص کا فقدان اور غلط بیانی نے اپنے قدموں کو جما رکھا ہے۔پرنٹ میڈیا کو بھی اگر دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

{۱} سوشل پرنٹ میڈیا {۲} مذہبی پرنٹ میڈیا۔دوسرے نمبر کو بھی اب صاف وستھرائی کا تمغہ نہیں دے سکتے۔کہیں نہ کہیں ذاتی۔مشربی۔فکری۔نظریاتی تفہیم اپنا کام کر جاتے ہیں۔اور ایک گروہ کا ترجمان ہونے کا مہر لگا دیا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مذہبی پرنٹ میڈیا کو اسلام وسنیت کا سچا ترجمان بنا کر پیش کریں وہ صرف انہیں باتوں پر گفتگو کریں جن کا اصل ماخذ قرآن مقدس، احادیث نبویہ اقوال صحابہ، تحقیقات ائمۂ مجتہدین اور سلف صالحین کے پیغام سرمدی ہو۔

شعبہ مذہبی صحافت کئی صدیوں سے اسلام وسنیت کی تبلیغ میں نمایاں کردار پیش کرتا رہا ہے۔اور عقیدہ اسلام کی ترسیل میں انفرادی مقام رکھتا ہے۔ہندوستان کا خطہ بہار اور ان میں ضلع کٹیہار علمی۔مذہبی۔تعلیمی۔تحریری اور صحافتی دنیا میں ممتاز حیثیت کا مالک ہے۔نامور علما۔فقہا۔مدرسین۔محدثین نے جنم لیا اور ایک جہان کو روشن وتابندہ کیا۔

''ششماہی رسالہ تحفظ ناموس رسالت'' کٹیہار شعبہ صحافت میں اپنا علمی معیار رکھتا ہے۔ اب تک اس کے دو علمی و تحقیقی خصوصی شمارے ''تحفظ ناموس رسالت'' کے پاکیزہ عنوان پر زیور طباعت سے آراستہ ہوکر اہل علم و عرفان کے مطالعہ میز پر جلوہ فگن ہو چکے ہیں۔ کچھ مضامین نئے عنوانات پر مدیران نے لکھوایا اور ان دو شماروں کو تاریخی دستاویز کی حیثیت مل چکی ہے۔

تیسرا شمارہ عقیدہ ''ختم النبوۃ'' کا جام سے سرشار کرنے کے لئے مکمل آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہونے جارہا ہے۔ یقینا اس تیسرے شمارہ میں تمام مضامین اپنی تحقیقی شان کے ساتھ شامل ہوں گے۔ اور اہلِ سنت و جماعت کے اس بنیادی عقیدہ کی ترسیل ہوگی۔ فروغ ہوگا۔ تبلیغ ہوگی ترجمانی ہوگی۔ تشہیر ہوگی۔

فقیر رضوی برادر مکرم مولانا شریف الحق رضوی صاحب اور آپ کی پوری ٹیم کو مبارکبادی پیش کرتا ہے۔ اور چوتھے شمارہ کے لئے ایک عنوان پیش کرتا ہے ''تحریک آزادیِ ھند میں جماعت اہلِ سنت کا حصہ'' کئی زاویوں سے تاریخی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

فقط گزارش ہے۔ اللہ و رسول کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ تازہ شمارہ کو بھی شرف قبولیت خاص و عام بنائے۔

آمین و بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆☆☆

عقیدۂ ختمِ نبوت مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے۔

ازقلم: خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ محمد غفران رضا قادری رضوی صاحب

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العلمين والصلوة والسلام علىٰ سيدالمرسلين وخاتم النبيين وعلىٰ اٰله واصحابه اجمعين امابعد

پوری امت مسلمہ ہمیشہ اور ہر دور میں اس عقیدہ پر متفق رہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاے کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دنیا میں مبعوث فرمایا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر ہمارے پیارے آقا و مولیٰ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج سجا کر حکم فرما دیا اور دین اسلام کی تکمیل کا اعلان فرما دیا اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوسکتا، قیامت تک کی سروری وسرداری اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کریم رؤف رحیم حضرت محمد رسول اللہ روحی فدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمادی حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قرآن کریم کی متعدد آیات طیبات اور دوسو سے زائد احادیث مبارکہ کی نصوص قطعیہ شاہد ہیں اور عقل ونقل کے ناقابل

تردید دلائل وبراھین اس کی پشت پر موجود ہیں۔

جماعت صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر پوری امت مسلمہ کا آج تک اس پر اجماع رہا ہے اور ہر دور میں امت اس پر اجماعی طور پر متفق رہی ہے اس عقیدہ میں کبھی اختلاف نہیں ہوا کیونکہ یہ عقیدہ اختلافی ہے ہی نہیں احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری نبی ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت کی خبر ارشاد فرمائی ہے۔

اہل اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کے ناموس پر اپنی جان ومال اولاد سب کچھ قربان کردیا مگر ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دی، عقیدہ ختم نبوت بھی مسلمان کے ایمان کی جان ہے یہی وجہ ہے کہ مسیلمہ کذاب نے جب دعویٔ نبوت کیا تو افضل البشر بعدالانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق خلیفۃ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فتنے کی سرکوبی کے لئے لشکر کشی فرمائی، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ختمِ نبوت کے باغیوں کا قلع قمع کردیا، تمام ادوار میں اہل اسلام نے عقیدہ ختم نبوت سے اپنی عقیدت ومحبت کو اپنے اپنے طریقے سے پیش کیا، جب بدبخت منحوس انگریزوں نے اپنی منحوس آرزو۔

روح محمدی ان کے بدن سے نکال دو

پوری کرنے کے لیے جن بدبخت اشخاص کا انتخاب کیا ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی تھا یہ بدکردار ہونے کے ساتھ بڑا خبیث بھی تھا، اس نے انگریزوں کے منحوس منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے ان کے خبیث اشارے پر جھوٹی نبوت کا اعلان کیا اور اس نے تو خدائے تبارک وتعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیاے کرام، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام، اولیائے کاملین کے متعلق ایسی گستاخانہ زبان کا استعمال کیا کہ مسلمانوں کا کلیجہ منہ کو آتا ہے،

یہ ساری خبیث کارروائی اپنی سرکار انگریز کو خوش کرنے کے لئے کی گئی، یہ بات بھی مسلم ہے کہ امت مصطفےٰ ﷺ کو اس طرح کے فتنوں اور عقائد باطلہ کے ذریعہ دھوکا دیا جاتا رہا ہے اور جب بھی امت کے عقیدہ سے کھیلنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے تو اہل سنت وجماعت کے علماے کرام نے ہمیشہ ایسے فتنوں کی سرکوبی کی ہے یہ سلسلہ اولین دور سے جاری ہے اور ان شاءاللہ المولیٰ قیامت کی صبح تک جاری رہے گا، مرزا قادیانی نے جب اپنی خباثت کا اعلان کیا تو غلامانِ مصطفےٰ ﷺ، محافظین ختم نبوت، علماے کرام اہل سنت میدان میں نکل کر سامنے کھڑے ہوئے اور امت مسلمہ کو ایک بڑے بھیانک فتنے سے نہ صرف بچایا بلکہ اس فتنے کو زمیں دوز کردیا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے جس عظیم فاضل جلیل نے فتویٰ دیا وہ محافظ ختم نبوت حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سرفہرست جو علماے کرام ومشائخ عظام ہیں ان میں میرے آقا امام اہل سنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین الشاہ امام احمد رضا خاں قادری وحضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر جماعت علی

محدث علی پوری، مولانا محمد حسین فیضی، حضور حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا، حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں، حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رضوی، مجاہدِ اسلام عبدالستار خان نیازی، قائدِ انقلاب علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی، شہزادۂ صدرالشریعہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ شفیع اوکاڑوی وغیرہم قابل ذکر ہیں ان بزرگوں نے جو مرزائیت کا تعاقب کیا وہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

الحمدللہ! یہ اعزاز علماے اہل سنت ہی کو حاصل رہا ہے کہ ہم نے ہر فتنے کی سرکوبی کی ہے اور آج بھی ہمارے علماے کرام اپنی تحریروں وتقریروں کے ذریعے سے امت مسلمہ کے سامنے ایسے فتنوں کی خباثتوں کا انکشاف کر رہے ہیں جس میں قابل ذکر قابلِ تقلید عالم دین فاضل جلیل مجاہد اہل سنت ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی کٹیہاری حفظہ اللہ الباری کا نام نامی اسم گرامی بھی ہے۔

زیر نظر شش ماہی رسالہ تحفظ ناموسِ رسالت کا خصوصی شمارہ خاتم النبیین ﷺ ہو یا تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ یہ ایک ایسے فاضل جلیل کا شاہکار ہے، جو درجن بھر نفع بخش نادرالوجود کتابوں کا مصنف ہے، جس کی دینی تبلیغی، اصلاحی، روحانی، خدمات جلیلہ، ناقابلِ فراموش ہیں، جس کا ظاہر آدابِ شریعت سے آراستہ اور باطن اسرار طریقت کا حامل ہے، جس کا دماغ عالم اور دل صوفی ہے چمنستان رضویت کا مہکتا پھول ہے، جس کی مہک نے بے شمار لوگوں کے دلوں کے غنچہ کو کھلا دیا ہے اور نجانے علم وعرفان کی کتنی گلیوں کو بسا دیا ہے۔

جو علم وفضل کے بحرِ بیکراں امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے فیض یافتگان کے فیض یافتوں کی درسگاہ علم ومعرفت اور شریعت گاہ قلب وروح کا فیض یافتہ ہے، حضرت کی پہلودار شخصیت تحریر وتقریر اور حق گوئی وخداترسی اور پارسائی نے موصوف کو اس شعر کا مصداق بنا دیا ہے۔

ہو محفل یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

جو اپنوں کے لئے نہایت متواضع، منکسر المزاج، پیکر رافت اور اخلاق ومروت کا سرچشمہ ہیں، اور دشمنانِ اسلام کے لئے قہر وغضب کی تلوار ہیں، یہ رسالہ جس میں اکابرین اہل سنت کے مضامین اور تحریرات کو شامل فرما کر شائع کیا جا رہا ہے یقیناً قابلِ مطالعہ اور قابلِ تقلید بھی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کو عام وتام فرمائے اور موصوف کے علم وعمل اور زور قلم میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور ان کے سایہ علم وہدایت کو ہمارے سروں پر دراز رکھے،

آمین یا مجیب السائلین بحق طه ویس بحرمة سیدالمرسلین وخاتم النبیین صلی الله تعالیٰ علیه واٰله واصحابه اجمعین

طالب دعا

محمد غفران رضا قادری رضوی

بانی وناظم جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ قصبہ سوار رومپور یوپی انڈیا

خطیب و امام مسجد رضا کے کاندھے ماسیائے ماریشش افریقہ

29/صفر 1444ھ
مطابق 27/ستمبر 2022/ء
بروز منگل بوقت بعد فجر

☆☆☆

تحفظِ ناموسِ رسالت وتحفظِ ختمِ نبوت پر یہ ایک عظیم کارنامہ ہے

ازقلم: مفتی ابراہیم خان امجدی قادری رضوی ارشدی بلرامپوری

☆☆☆

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

زیر نظر شش ماہی رسالہ ''تحفظ ناموسِ رسالت'' کا خصوصی شمارہ خاتم النبیین ﷺ، تحفظ ختم نبوت پر قرآن واحادیث ونظریات اکابرین پر مشتمل ہے جو بہت ہی جامع اور دلکش اور دلائل وبراہین سے مزین ہے اللہ جل مجدہ الکریم نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور ان میں انہیں میں سے رسول بھیجے تاکہ وہ انسانوں کو سیدھی راہ بتائیں اور برے کاموں سے روکیں۔ حضرت آدم علیہ السلام لے کر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام تک بے شمار انبیاے کرام تشریف لائے اور اپنے اپنے وقتوں میں لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے آخر میں حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لائے -حضور سرور کائنات ﷺ کے تشریف آوری کے بعد خدائے وحدہ لاشریک نے یہ ارشاد فرمادیا۔

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین

(سورہ احزاب آیت نمبر ۔ ٤٠)

اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا آپ خاتم الانبیاء ہیں لیکن حضور ﷺ کے بعد لوگوں کی رہنمائی اب کون کرے گا تو خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمادیا کہ

العلماء ورثة الانبیاء

فرمان رسول اعظم ﷺ کے مطابق صحابہ کرام تابعین تبع تابعین ائمہ مجتہدین علماے دین اپنے اپنے کام کو انجام دیتے رہے لیکن بعد میں کچھ ناخلف پیدا ہوئے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے ایسا دعویٰ کرنے لگے اور کچھ تو نبوت کا دعویٰ بھی کر بیٹھے اس طرح کے دعوے کرنے والوں کا رد ہمارے اکابرین اہل سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں فرماتے رہے اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمة والرضوان نے اس طرح ان کے افکار وخیالات ونظریات کا رد فرمایا کہ کفر کانپ اٹھا اور ان کا وجود مٹتا ہوا نظر آیا لیکن بعد میں کچھ شیطان صفت فتنوں نے سر اٹھایا اور ان باطل عقائد کو ہوا دینے لگے ایسے میں ہر چہار جانب سے علماے ملت اسلامیہ نے تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیڑہ اٹھایا تاکہ عوام اہل سنت ان باطل عقائد ونظریات والوں کے دام فریب سے محفوظ رہے۔

انہیں حالات کے پیش نظر علامہ ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی کٹیہاری نے احباب اہلسنت کی رہنمائی کے لئے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا اور تحفظ ناموس رسالت پر قرآن واحادیث کی روشنی میں علماے کرام کی تحاریر کو یکجا کر کے شش ماہی رسالہ کی شکل میں عوام کے مابین پیش کرنے کی سعی فرمائی ہے مزید ہمارے اکابرین اہل سنت نے تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی تحاریر و تقاریر سے کس قدر ایوان باطل میں زلزلہ پیدا کیا ہے ان میں سے کچھ اکابرین کی خدمات سے بھی عوام اہل سنت کو روشناس کرانے کی مکمل کوشش فرمائی ہے۔

فقیر مصروفیات کے باعث مکمل رسالہ تو نہ پڑھ سکا لیکن جو کچھ پڑھا اس سے یہی نتیجہ نکالا کہ یہ رسالہ عوام اہل سنت کے لئے ایک عظیم نعمت غیر مترقبہ ہے جو قوی دلائل پر مبنی ہے فقط یہ ایک رسالہ ہی کافی ہے حق سمجھنے والوں کے لیے، اور باطل نظریات رکھنے والوں کے لئے یہ شمشیر برہنہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو عوام وخواص میں مقبول فرمائے اور علامہ شریف الحق اور ان کے رفقاء کو مزید خدمت دین کی توفیق بخشے اور اس عظیم سعی پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

تحفظ ناموسِ رسالت وتحفظ ختمِ نبوت عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی عظیم ذمہ داری ہے

ازقلم: ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت خلیفۂ محمود العلماء حضرت مفتی محمد احمد رضا مصباحی صاحب قبلہ
بانی وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ القادریہ گلشنِ طیبہ جوگیشوری مشرق ممبئی

☆☆☆

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علىٰ حبيبه الكريم

اما بعد!

اس خاکدان گیتی پر لا تعداد افراد نے آنکھیں کھولیں اور وقت مقررہ تک زندگی گزار کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اس فانی دنیا کو الوداع کہہ دیا اس وسیع وعریض دنیا میں بہتوں کے نام ونشان مٹ گئے لیکن بہتوں کو تا قیام قیامت یاد کیا جاتا رہے گا یہ وہ افراد ہیں جنہوں نے قرب الٰہی پایا اور اپنا سب کچھ راہ خدا میں وقف کر دیا ان مقربین افراد میں انبیاء کرام ورسلان عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی جماعت صف اول میں نظر آتی ہے بعد ہم صحابہ وتابعین وائمہ کرام وبزرگانِ دین ودیگر مومنین حسب مراتب۔

حدیث شریف: حضور ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کون لوگ سخت آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں تو حضور نے فرمایا انبیاء کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں یعنی حسب مراتب آدمی کا دین کے ساتھ جیسا تعلق ہوتا ہے

اسی اعتبار سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، الخ

بلاتمثیل آج کے اس پرفتن دور میں ایمان کی حفاظت بہت بڑا چیلنج بن گیا ہے انسان اپنے مفادات کی خاطر جانوروں سے بدتر سوچ کا مالک بن گیا ہے دین اسلام کی رٹ لگا کر وہ اپنی ذمہ داریوں سے یکسر سبکدوش ہونے میں ہی کامیابی تصور کرتا ہے ان ہنگامہ آرائیوں کے درمیان سب سے بڑا چیلنج تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت کی عظیم ذمہ داری عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم فریضہ ہے۔

پچھلے کئی سالوں سے ہندوستان میں گستاخیِ رسول کا بازار گرم ہو گیا ہے اور وہ دنیا دار مسلمان جو دین سے برائے نام اور دنیا سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں وہ اس طوفان بد تمیزی کے اثرات سے بری طرح متاثر ہو چکے ہیں جو دنیا و آخرت کے لحاظ سے انتہائی دردناک وتباہ کن ہے۔

الحمد للہ! آج کے اس دردناک دور میں بھی علمائے اہلسنت وجماعت اپنا سب کچھ لٹا کر دین متین کی تبلیغ واشاعت کرتے ہوئے ناموس رسالت کی خاطر اپنے بدن کے خون کا ہر ہر قطرہ بہانے کو تیار ہے اور ہر کڑی سے کڑی آزمائش کو گلے لگانے میں ابدی سرور تصور کرتا ہے کیونکہ یہ جذبہ اور شوق جنت الفردوس کا ضامن ہے ہماری جماعت کے ایک جید عالم دین حضرت مولانا محمد شریف الحق رضوی کٹیہاری جو تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت کی تحریک لے کر کھڑے ہیں اور گستاخان رسول کو للکار رہے ہیں کہ اوابدی جہنمی کتو سن!

جان مانگو گے تو جان دیں گے مال مانگو گے تو مال دیں گے
مگر ہم سے یہ کبھی نہ ہوگا کہ نبی کا جاہ وجلال دیں گے

حضرت مولانا محمد شریف الحق رضوی صاحب قبلہ قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع کیا اس سے قبل کئی رسالے انہوں نے شائع کروائے جو ان کی اعلیٰ ظرفی اور تبلیغ اسلام کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا ہے مولی کریم ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور جملہ علمائے اہلسنت وجماعت کو خلوص وللّٰہیت کے پیکر میں ڈھل کر دین متین کی تبلیغ واشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اِس رسالہ کے قلمکاروں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

ازقلم: مفتی عثمان غنی رضوی مصباحی

☆☆☆

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وآله واصحابه اجمعین

ہر زمانے میں نا اہلوں نے فتنہ برپا کیا کبھی توحید باری تعالیٰ کے بارے میں فتنہ کھڑا کیا تو کبھی کسی نبی کی نبوت ورسالت میں لوگوں نے اعتراض کیا اور کبھی قرآن کریم کو جادو سے تعبیر کیا گیا تو کبھی قرآنی پاروں کی حد بندی میں اختلاف کیا اس طرح سے نئے نئے فرقوں کا وجود ہوا ہے اور ہوتا رہے گا کیونکہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔

تفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی"

(ترمذی شریف ج ۲ ص:۸۹ مطبوعہ مجلسِ برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

یہ امت تہتر فرقے ہوجائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی، وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ یا رسول اللہ! فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کے پیروکاران ناری فرقوں میں کفر وارتداد سے بھرا ہوا، مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے پیرو ہیں، کہ جس نے اپنے آپ کو نبیوں میں شمار کیا جبکہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا

"ما کان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین"

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

(الاحزاب/ ٤٠)

اور فتاویٰ رضویہ میں مجدد دین وملت امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے حدیث نقل فرمائی ہے کہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات ﷺ نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا:

"یا ابا الحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائدالغرالمحجلین سیدجمیع الانبیاوالمرسلین"

اے ابوالحسن ! بے شک محمد ﷺ رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو، اور روشن دست وپاوالوں کے پیشوا، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوے۔

(ج ۳۰ ص ٢٤٤)

نیز اور بھی بہت سارے کفری عقائد از خود گڑھ لیا اور انبیاے کرام کی شان میں گستاخیاں کی، قرآن کریم کا انکار کیا اور شیطانی وساوس وہفوات میں اسی سے زائد کتابیں لکھیں اور جہنم رسید ہونے کا بین ثبوت فراہم کیا، یہی وجہ ہے کہ بعض مما لک میں اس شیطانی گروہ کو قانونا بھی خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب "تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کٹیہار کا خصوصی شمارہ خاتم النبیین "اسی ناری گروہ کے رد میں لکھی گئی ہے ،اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے قلمکاروں کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ وفقہا کرام، کی روشنی میں قادیانی بدمذہب فرقہ کا پردہ فاش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، میری طرف سے یہ عریضہ وترغیب ہے کہ اگر بنظرِ عمیق اصلاحی مقصد سے یہ کتاب مطالعہ کیا جائے تو ان شاءاللہ العزیز قادیانی فرقہ کی گمرہی وکفری عقائد سے واقف بھی ہونگے اور خود کو ان سے دور ونفور بھی رکھیں گے اور عوام الناس کی رہنمائی بھی کریں گے اللہ تعالیٰ اِس رسالہ کے قلمکاروں کو روز بروز ترقی وقوت عطا فرمائے اور اس کتاب کو عوام وخواص کے لیے مفید بنائے، آمین

۲۳ رصفر المظفر ۱۴۴۴ھ

مطابق ۲۱ رستمبر ۲۰۲۲ء

تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت ﷺ عاشقان رسول کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔

ازقلم: محمد سراج الدین نوری نعیمی امجدی
بانی وناظم تعلیمات دارالعلوم فیضان غریب نواز کھڑیہارا ضلع بانکا بہار وخطیب وامام جمعہ مسجد وبانی رضا دارالافتا جمعہ مسجد ونو بانگر داونگیرہ کرناٹک

☆☆☆

لک الحمد یااللہ والصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍمِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اس کرۂ ارض پر بے شمار لاتعداد لوگ آئے اور چلے گئے اور ان کا نام ونشان تک مٹ گیا لیکن اسی جہان فانی میں اللہ مجدہ الکریم کے بے شمار ایسے بھی بندے جلوہ گر ہوئے جنہوں نے اپنے مقدس ومبارک مشن پر اپنے مال اپنی جان اپنی ساعت کی قربانی دے کر اپنے مشن ومقصد کو جاری وساری رکھا۔ وہ مشن ہے تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت ﷺ جو تا قیام قیامت ان شاءاللہ عزوجل اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے جاری رکھیں گے دور حاضر میں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں دشمنانِ اسلام ناموس رسالت وختم نبوت وقرآن واسلام پر حملے نہ کرتے ہوں، دوسری طرف اللہ مجدہ الکریم اس طوفان بدتمیزی کو روکنے اور کچلنے کے لئے کبھی صدیق و فاروق وعثمان وعلی ودیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مبارک جماعت کا تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت وتحفظ قرآن واسلام کے لئے انتخاب فرمایا تو کبھی خواجہ حسن بصری وائمہ مجتہدین کا انتخاب فرمایا تو کبھی مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری فردوسی ومجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ومحقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیھم الرحمہ والرضوان کا انتخاب فرمایا اور کبھی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان بریلوی واولا دغوث اعظم سید پیر مہر علی شاہ نقشبندی قادری وسرکار مفتی اعظم عالم وحضور تاج الشریعہ و امیر المجاھدین علامہ خادم حسین رضوی علیھم الرحمہ اجمعین کا انتخاب فرمایا جو توہین رسالت کرنے والوں کو دنداں شکن جواب دے کر تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت ﷺ کی آبیاری فرماتے رہے اور موجودہ دور میں علماء اہلِ سنت کر رہے ہیں اور اسی کی ایک کڑی ہیں محافظ ناموس رسالت عالم نبیل فاضل جلیل پیکر علم وعمل گرامی قدر ومنزلت محب گرامی حضرت العلام مولانا مفتی الشاہ محمد شریف الحق صاحب قبلہ رضوی ارشدی مدنی کی ذات بابرکات جو اپنی بے سروسامانی کے باوجود تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت ﷺ کے لیے سعی بلیغ فرما رہے ہیں مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ان کو اور ان کی پوری ٹیم کو ہمت وحوصلہ عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ خاتم النبیین ﷺ ☆☆☆

تحفظ ختم نبوت ﷺ اور قرآن مجید

ازقلم: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری
امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الصلوة والسلام عليك يا نبی الله
الصلوة والسلام عليك يا نورالله
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلیٰ آلك واصحابك ياحبيب الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارك وسلم

امابعد!

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

حضور اقدس سید الانبیاء رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء وآخرالمرسلین ہیں اس بات پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس سیدالمرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقلاً ،شرعاً ، عادتاً ، ہر طرح محال وناممکن ہے اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
(قرآن مجید: سورۂ احزاب، پارہ 22 / آیت، 40 /)

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔
(کنزالایمان)

آخر الانبیاء کہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہوگئی آپ ﷺ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پاچکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ ﷺ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر عمل کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرالانبیاء ہونا قطعی ہے نصّ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ پچھلے نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔
(تفسیر خزائن العرفان)

حضور اقدس رحمتِ عالم سید کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر صریح آیت تو سورۂ احزاب

کی مذکورہ بالا آیت کریمہ نمبر 40 / ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں جن سے آپ ﷺ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

(۲) اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

(پارہ،6/سورۂ مائدہ: آیت 3 /)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

(کنزالایمان)

نبی کریم رسولِ عظیم محمد رسول اللہ ﷺ کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا، جب آپ ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی، جس کمی کو بعد میں آنے والا نبی دور کرتا، اور جب آپ ﷺ کا دین کامل اور تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

(۳) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

(پارہ:22/سورۂ سبا: آیت:28/)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔

(کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے، سب کے لیے آپ ﷺ رسول ہیں، اور وہ سب آپ ﷺ کے امتی۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے، حضور اقدس سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں (۱) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی، (۲) تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے، (۳) غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں، (۴) اور مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا، (۵) اور انبیاء کرام علیہم السلام خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا، حدیث میں سید عالم ﷺ کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے، جن میں سے ایک آپ ﷺ کی رسالت عامہ ہے، جو تمام جن وانس کو شامل ہے- خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم ﷺ تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ ﷺ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

مذکورہ بالا آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ ﷺ رسول ہیں اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں۔ بلکہ بعض

لوگوں کے لیے، اور بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا، اور اس سے آیت کاذب ہوجائے گی اور قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے، اس لیے لازم آیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔

(۴) قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

(پارہ:9/سورۂ اعراف: آیت:158/)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس سید عالم ﷺ کے عموم رسالت کی دلیل ہے، کہ آپ ﷺ تمام خلق کے رسول ہیں، اور کل جہان آپ ﷺ کی امت، بخاری ومسلم کی حدیث ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں، (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا، (۲) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں، (۳) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے، (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی، (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی، مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے۔

(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کریمہ میں بھی حسب سابق بیان ہے۔

(۵) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(پارہ:17/سورۂ انبیاء: آیت:107)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(کنزالایمان)

حضور اقدس سید عالم ﷺ سب کے لیے رحمت ہیں، کوئی جن ہو، یا انس، مؤمن ہو، یا کافر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ حضور اقدس سید کائنات ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لیے بھی، اور اس کے لیے بھی جو ایمان نہ لایا، مؤمن کے لیے تو آپ ﷺ دنیا وآخرت دونوں میں رحمت ہیں، اور جو ایمان نہ لایا اس کے لیے آپ ﷺ دنیا میں رحمت ہیں، کہ آپ ﷺ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی، اور خسف ومسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیے گئے، تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ برجمیع مقیدات رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذٰلک تمام جہانوں کے لیے عالم ارواح ہوں، یا عالمِ اجسام، ذوی العقول ہوں، یا غیر ذوی العقول، اور جو تمام عالموں کے لیے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اس آیت میں بھی اسی طرح کا بیان ہے کہ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ رسولِ رحمت ہوگا، اور آپ ﷺ تمام

جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

(۶) تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا

(پارہ:18 /سورۂ فرقان: آیت:1)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں حضور اقدس سید عالم ﷺ کے عموم رسالت کا بیان ہے، جن ہو، یا بشر، فرشتے ہوں، یا دیگر مخلوقات، سب آپ ﷺ کے امتی ہیں، کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں، اس میں یہ سب داخل ہیں، ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں ہے شیخ محلی سے اور کبیر میں امام اوزاعی سے اور شعیب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے، اور دعویٰ اجماع غیر ثابت، چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن خرم وسیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں، پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں، علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے ''**ارسلت الی الخلق کافة**'' یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف، جن ہوں، یا انسان، یا فرشتے، یا حیوانات، یا جمادات، اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا کہ آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے نذیر بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ سارے جہانوں کو ڈر سنائیں، اور آپ ﷺ سارے جہان والوں کے لیے توحید و رسالت کے سارے پیغام کو عام کریں، تو نبی کریم رسول عظیم ﷺ کی حیثیت کو واضح کر دیا گیا کہ آپ ﷺ ایک جہان کے لیے نہیں، بلکہ بعد میں جو زمانے آئیں گے، ان سب کے لیے آپ کو نبی بنا دیا گیا ہے- جب آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا بنا کر بھیج دیا گیا ہے، تو اب کسی نبی اور نذیر کی ضرورت نہ رہی، کہ اس کی نبوت تسلیم کیا جائے چاہے مرزا قادیانی ہو، یا کوئی اور، وگرنہ ان آیات قرآنیہ کی تکذیب لازم آئے گی، اور حضور ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کو نبی ماننے والا مرتد، اور اس کے لیے کفر ثابت، بلکہ ممکن جاننے والے کے لیے بھی یہ حکم نافذ۔

(۷) وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ-قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ-قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا-قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

(پارہ:3 /سورۂ آل عمران: آیت 81)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمہارے

پاس وہ رسول، کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور اس پر ایمان لانا، اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا، اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

(کنز الایمان)

شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام، اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی، ان سب سے سید انبیاء احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت عہد لیا، اور ان انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں سے عہد لیا، کہ اگر ان کی حیات میں حضور اقدس سید عالم ﷺ مبعوث ہوں، تو آپ ﷺ پر ایمان لائیں، اور آپ ﷺ کی نصرت کریں، اس سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل واعلیٰ ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اس آیت کریمہ میں اس عہد و پیمان کا ذکر فرمایا گیا ہے جو میثاق کے دن حضرات انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا تھا، اور اس آیت سے حضور اقدس خاتم الانبیاء وآخر المرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی وہ شان وعظمت ثابت ہوتی ہے جس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔

عہد کا قصہ تو یہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے ہندوستان کولمبو پہاڑ بھیجے گئے اور حضرت حوّا سرزمین عرب کے جدہ میں اتاری گئیں، اور تین سو برس کے بعد حضور اقدس رحمت عالم ﷺ کے نام شریف کی برکت سے توبہ قبول ہوئی - تب نعمان پہاڑ پر ان کی پشت سے ان کی ساری اولادوں کی روحیں نکالی گئیں، اور ان روحوں سے تین طرح کے عہد لیے گئے، ایک تو مخلوق سے کہا کہ ''**اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ**''، یعنی کیا میں تمہارے رب نہیں ہوں، سب نے عرض کیا کہ ہاں، دوسرا علماء سے عہد لیا گیا کہ تم احکام الٰہیہ کی تبلیغ کرنا، تیسرا انبیاء کرام علیہم السلام سے جس کا اس آیت میں ذکر ہے، اس عہد کا اس طرح ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گروہِ انبیاء سے اس روز ارشاد فرمایا تھا کہ اے گروہِ انبیاء (علیہم السلام) جب میں تم کو کتاب عطا فرماؤں، اور نبوت کا تاج تمہارے سر پر رکھ دوں، اور اپنے بندوں کو تمہارا اُمتی اور تابعدار بنا دوں، پھر جبکہ تمھاری نبوت کا آفتاب پوری طرح چمک رہا ہو اور تمہارے نام کا ڈنکا بج رہا ہو، اگر عین اسی حالت میں ہمارا یہ محبوب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں جلوہ گر ہو جائے تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم مع اپنی اپنی امتوں کے اس محبوب آخر الزماں (ﷺ) کے امتی بن جانا، اس محبوب (ﷺ) کے آتے ہی تمہارا دین منسوخ ہوگا، تمہاری کتاب منسوخ ہوگی، تم کو ان کا خدمت گار اور معاون بننا ہوگا کہو کیا یہ تمہیں منظور ہے؟ تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے بخوشی منظور کیا، اقرار کرانے پر عہد ختم نہ فرمایا گیا۔ بلکہ فرمایا گیا کہ اس پر ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ، یعنی حضرت آدم حضرت نوح پر گواہ ہوں، اور وہ حضرات حضرت آدم علیہ السلام پر، پھر بھی بات ختم نہ ہوئی، فرمایا ہماری شاہی گواہی بھی اس میں شامل ہے، ہم بھی تمہارے اس اقرار پر

گواہ ہیں، اللہ ہی جانتا ہے کہ اس میں کیا راز ہے کہ اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا تو گواہی وغیرہ کی پابندی نہ ہوئی سب نے فقط ''بلیٰ''، یعنی ہاں کہہ دیا بات ختم ہوئی، مگر یہاں اقرار بھی کرایا گیا گواہی بھی لی گئی اور اس سارے واقعہ پر شاہی گواہی بھی، رب تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کوئی بھی نبی حضور اقدس رحمت عالم نبی آخرالزماں ﷺ کا زمانہ نہ پائیں گے، پھر بھی یہ اقرار لے لیا گیا کہ اگر یہ پیغمبر آجاتے تو ہم ان کے امتی بن جاتے تاکہ ہر نبی کا اس پر ایمان رہے، نیز ان کی امتیں اس واقعہ کو سن کر اگر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاویں تو ایمان لاویں، نیز شب معراج میں سارے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس اقرار نامہ کو ثابت کر دیا کہ سب نے مقتدی بن کر بیت المقدس کی زمین پاک میں امام الحرمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز ادا کی۔

سبحان اللہ وہ نماز بھی کس لطف کی ہوئی ہوگی جس میں انبیاء کرام علیہم السلام مقتدی اور سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ امام، ملائکہ نقیب، سفر آسمان کی تیاری گویا کہ سفر اس دھوم سے ہو رہی ہے نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ہی اقرار نامہ کی تعمیل کے لیے آخر زمانہ میں حضور اقدس سید عالم ﷺ کے امتی ہو کر زمین پر آویں گے اور دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و امداد فرمائیں گے اس امت کو دشمنوں سے بچائیں گے **صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين** - یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم ﷺ کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوخ کر دیے گئے۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بلکہ اپنے آپ کو اس اصل میں گم کر دیتی ہے، رات بھر تارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج نکلا سب چھپ گئے، سب تاروں میں سورج ہی کا نور تھا، تمام دریا سمندر کی طرف بھاگے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر دریا سمندر سے بنا ہے، سمندر سے بادل آیا پہاڑوں پر بارش بن کر یا برف بن کر گرا، اس سے دریا بنا، دریا اپنی اصل کی طرف بھاگا، ایسا بھاگا کہ جس پُل نے، درخت نے، کسی عمارت نے، اس کو روکنا چاہا اس کو بھی گرا دیا، مگر جہاں سمندر کے قریب پہنچا شور بھی جاتا رہا، روانی میں بھی کمی ہوگئی، اور جب سمندر سے ملا تو اس طرح فنا اور گم ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہیں اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام تارے ہیں اور حضور اقدس ﷺ آفتاب حضور اقدس ﷺ کو قرآن میں فرمایا گیا 'سراجا منیرا' گویا تمام انبیاء کرام علیہم السلام دریا ہیں اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دریاؤں کے سمندر، تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی تھیں، فرعونی، ہامانی، نمرودی، ہزارہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کر دیا گیا، مگر سمندر نبوت کو پا کر سب نے اپنے کو اس میں گم کر دیا، اس آیت سے ثابت ہوا کہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام حضور اقدس سید عالم ﷺ کے امتی ہیں اور حضور اقدس سید الانبیاء نبی الانبیاء رسول الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء وآخر المرسلین ہیں۔ **صلى الله عليه وآله واصحٰبه وبارك وسلم**

(شان حبیب الرحمٰن: ص:35/36/ملخصا)

اس آیتِ کریمہ کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے

پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا پس اگر آپ ﷺ کے بعد کسی اور رسول کے آنے کو ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ وہی آخری رسول ہو اور اسی کے متعلق تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا گیا ہو اور یہ بداہتاً باطل ہے۔

(۸) وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ-وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا

(پارہ:5/سورۂ نساء: آیت 115)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

(کنزالایمان)

یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں

(مدارک)

اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے، ایک اور حدیث میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو، جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے، اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت وجماعت ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

عہد رسالت سے لے کر اب تک تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ حضور اقدس سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے، تو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ اس آیت کی وعید کا مصداق بنے گا۔

(۹) لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ-اُولٰٓئِكَ اَعۡظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا-وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ

(پارہ:27/سورۂ حدید: آیت:10)

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

(کنزالایمان)

فتح مکہ سے پہلے جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنہوں نے خرچ اور جہاد کیا وہ مہاجرین وانصار میں سابقین اولین ہیں، ان کے حق میں نبی کریم رسول عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اُن کے ایک مُد کے برابر نہ ہو، نہ نصف مُد کی، مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جو ناپے جاتے ہیں، کلبی نے کہا کہ یہ آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے، اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا، اور رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی، آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کرنے والوں میں سے ہیں اور فتح مکہ کے بعد والوں میں بھی، درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ افضل واعلیٰ ہے، اور خوش دلی سے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی مناسبت سے فرمایا گیا کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم، فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہت افضل ہیں، اگر حضور اقدس رحمتِ عالم سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا، کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل واعلیٰ ہوتا ہے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے، پس آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے۔

(۱۰) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

(پارہ:1 / سورۂ بقرہ: آیت:4)

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا۔

(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اہل کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی وحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی اور مآ انزل الیک سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے، جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہو گئے اُن پر عمل درست نہیں، مگر ایمان ضروری ہے، مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لیے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں، کہ منسوخ ہو چکا، قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہذا اعوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں، جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جہد صرف کی ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ بندہ مومن تب بنے گا جب پہلی کتابوں پر ایمان لے آئے گا اور اللہ عزوجل فرمارہا ہے: وہ لوگ کامیابی والے۔ ہیں اور وہ لوگ ہدایت والے ہیں اور وہ لوگ تقویٰ والے ہیں کہ جن کو یہ ایمانی حیثیت حاصل ہے کہ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھ پر قرآن اترا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہدایت کی کتابیں اتاری گئیں ہیں اس پر بھی ایمان لانے والے ہیں اب اگر بعد میں بھی کسی کی

گنجائش باقی ہوتی تو لازم کردیا جاتا اور اللہ عزوجل فرماتا۔

''والذین یؤمنون بمآ انزل الیك ومآ انزل من قبلك وما انزل من بعدك''

جو آپ ﷺ پر اتری ہوئی کتاب پر ایمان لائے اور جو پہلے اتر چکی ہیں اُن پر بھی ایمان لائیں اور جو بعد میں اترے گی ان پر بھی ایمان لائیں، اللہ عزوجل نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا اور واضح کردیا کہ بعد میں اب کوئی نبوت ہی نہیں ہوگی تو اس کی کتاب کہاں آئے گی؟ سب کچھ پہلے آچکا ہے اور یہ نبوت پہلی نبوتوں اور کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے اور اپنے امتیوں پر اس کو لازم قرار دے رہی ہے۔

(۱۱) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(پارہ:4/سورۂ آل عمران، آیت، 110)

تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

(کنزالایمان)

تم کو ساری امتوں کا سردار بنایا گیا، جب سردار امت آجائے تو پھر ادنیٰ امت کی ضرورت کیا ہے، یہ جب آگئی تو سارے منصوبے اس کے پاس، سارے کام اس کے پاس، ساری عظمتیں ان کے پاس، ہر بندگی کی توفیق اس کے پاس، ہر علم کا کمال ان کے پاس، پہلی ساری امتیں یکجا ہو کر وہ کام نہ کرسکیں جو اس تنہا اُمت نے کیا، وہ امتیں اپنے نبی پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ نہ رکھ سکیں، انہوں نے رسول اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کو تو محفوظ رکھا ہی ہے اس کے ساتھ انہوں نے ہر ہر حدیث کو بھی محفوظ رکھا اور اس انداز میں محفوظ رکھا کہ صرف حدیث کی حفاظت کے لئے پینسٹھ علوم ایجاد کرڈالے اور پھر حدیث کو سمجھنے کے لئے اصول حدیث کو بنایا، قرآن سمجھنے کے لیے اصول تفسیر بنائے احکام سمجھنے کے لئے اصول فقہ کو بنایا پہلی امتوں میں اس طرح کا تصور ہی موجود نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ خیر امت آگئی ہے، سردار امت آگئی ہے، یہ تمام امتوں میں سے آخری امت ہے اس کے بعد جب اُمت کا تصور نہیں تو نبی کا تصور کیسے ہوسکتا ہے۔

(ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں ص:۲۶)

(۱۲) هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ-وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

(پارہ، 28/سورۂ جمعہ، آیت، 2)

وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انھیں پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

(کنزالایمان)

حضور اقدس سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کی صفت نبی اُمی ہے اس کے بہت سے وجوہات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اُمت اُمِّیہ کی طرف مبعوث ہوئے کتاب شعیاء میں ہے اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے اُمیوں میں ایک اُمی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردوں گا۔

(تفسیر خزائن العرفان ملخصا)

اس آیت کا تقاضہ یہ ہے کہ سیدنا محمد ﷺ اپنے زمانے کے بھی رسول ہیں اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کے لئے بھی رسول ہیں اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کسی اور رسول کا آنا بھی ممکن ہے تو پھر اس رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ رسول نہیں ہوں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

(۱۳) **هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ- وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ**

(پارہ 27/سورۂ حدید 3)

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

(کنزالایمان)

محقق علی الاطلاق حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدراج النبوۃ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ یہ آیتِ کریمہ حمدِ الٰہی بھی ہے اور نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی، حضور اقدس رحمتِ عالم ﷺ سب سے اول بھی ہیں اور سب سے آخر بھی اور سب پر ظاہر بھی ہیں اور سب سے چھپے ہوئے بھی اور حضور اقدس جانِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر چیز کو جانتے ہیں اول تو اس طرح کہ دنیا وآخرت ہر جگہ سب سے اول آپ ﷺ ہی ہیں، سب سے پہلے آپ ﷺ کا نور پیدا ہوا۔ حضور اقدس ﷺ خود فرماتے ہیں۔ ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ''یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا، جسماً تو حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور رحمتِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ہیں مگر حقیقتاً حضور اقدس باعثِ ایجادِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام والدِ آدم علیہ السلام ہیں بظاہر درخت سے پھول ہیں مگر حقیقت میں پھول سے درخت ہے۔

اس باغِ عالم کے حضور رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ پھول ہیں، سب سے پہلے نبوت آپ ﷺ کو عطا ہوئی خود فرماتے ہیں ''**كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ** ''یعنی ہم اس وقت بھی نبی تھے جب کہ حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی آب وگل میں جلوہ گر تھے، میثاق کے دن الست بربکم کے جواب میں سب سے پہلے بلیٰ فرمانے والے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں، بروزِ قیامت سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کھولی جاوے گی، بروزِ قیامت اول حضور اقدس رحمت عالم ﷺ کو سجدہ کا حکم ملے گا، سب سے پہلے حضور اقدس رحمتِ عالم شفیعِ اعظم ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور شفاعت کا دروازہ حضور اقدس شفیع المذنبین ﷺ ہی کے دست اقدس پر کھلے گا، اول حضور اقدس امام الانبیاء والمرسلین ﷺ ہی کی امت جنت میں جائے گی بعد میں باقی امتیں غرضیکہ ہر جگہ اولیت کا سہرا حضور اقدس خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کے ہی سر پر ہے، اول دن یعنی جمعہ حضور ﷺ ہی کو دیا گیا، اس قدر اولیت کے باوجود پھر سرکار دوعالم ﷺ آخر بھی ہیں سب سے آخر حضور اقدس محبوبِ کریم رسولِ عظیم ﷺ کا ظہور ہوا، خاتم النبیین آپ ﷺ ہی کا لقب ہوا، سب سے آخر حضور اقدس سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو کتاب ملی، سب سے آخر حضور اقدس حبیبِ کبریا ﷺ ہی کا دین آیا، سب سے آخر دن یعنی قیامت

تک حضور اقدس شہنشاہِ کونین ﷺ ہی کا دین باقی رکھا گیا ، یہ آیتِ کریمہ بھی ختمِ نبوت ﷺ پر دلالت کر رہی ہے۔
(شانِ حبیب الرحمٰن: ص، 17 /ملخص)

(۱۴) وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ
(پارہ 28 /سورۂ صف: آیت،6)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔
(کنز الایمان)

اس آیتِ کریمہ میں واضح کر دیا کہ اگر حضور اقدس نبی اکرم رسولِ اعظم ﷺ کے بعد کسی اور کے آنے کی گنجائش باقی رہتی تو آپ کا یہ انداز ہوتا کہ اے لوگو! میں رسول بن کر آ گیا ہوں اور جتنی پہلی کتابیں ہیں اُن کی تصدیق کرتا ہوں اور جو بعد میں آئے گا اُس کا میں اعلان کر رہا ہوں اور جو اُن کے بعد آئے گا اُس کا اعلان کر رہا ہوں جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے حضور اقدس شہنشاہِ کونین سلطانِ دارین ﷺ نے نفی تو بار بار کی ہے ڈیڑھ سو سے زائد احادیثِ مبارکہ میں نفی موجود ہے ختمِ نبوت کا بیان موجود ہے لیکن ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے آنے کے بعد کسی کے آنے کی گنجائش باقی ہے حضور اقدس محبوبِ کریم رسولِ عظیم ﷺ سے پہلے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ اسلوب دے رہے تھے آگے رسول اکرم ﷺ کو بھی ایسا کرنا چاہیے تھا، اگر بعد میں کوئی نبی ہوتا، ایسی آیت بھی آپ پر نازل ہونی چاہئے تھی اور ایسا خطاب آپ کا امت کے سامنے ہونا چاہیئے تھا لیکن کسی مقام پر ایسا لفظ موجود نہیں ہے۔

(۱۵) قَالُوۡا یٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا کِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ یَہۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیۡقٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ
(پارہ:26 /سورۂ احقاف، آیت،30)

بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور سیدھی راہ دکھاتی یہ ایک آیت نہیں بلکہ اس آیت کے مضمون کی بہت سی آیتیں ہیں '' مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ '' یہ پیغمبر پہلی کتابوں کی تصدیق کر رہے ہیں، اگر بعد میں کوئی اللہ تعالیٰ کا پیغام آنا ہوتا تو تصدیق کے لیے اُس کو بھی شامل کیا جاتا، خالقِ کائنات جل جلالہ نے اس احتمال کو ختم کر کے ختمِ نبوت کے مضمون کو واضح کر دیا ہے۔
(ختمِ نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں: ص،27 /28)

☆☆☆

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید

ازقلم: افتخار احمد قادری برکاتی
کریم گنج، پورن پور، ضلع پیلی بھیت، مغربی اتر پردیش

☆☆☆

اللہ رب العزت نے جب اس کائنات کی تخلیق فرمائی تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لیے اپنی سب سے احسن تخلیق انسان کو اس میں بسایا اور اس کے ساتھ انسانوں کی تعلیم وتربیت اور رشد وہدایت کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا، یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات ومختلف ادوار میں مختلف مقامات پر تشریف لاتی رہیں، اور انسانیت کی رہبری کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں، نبوت کا یہ روشن سلسلہ ابوالبشر حضرتِ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور سیدالبشر جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گیا حضرتِ سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں اور حضورِ اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں مذہبِ اسلام میں اسی عقیدے کو،، ختم نبوت،، کہا جاتا ہے مذہبِ اسلام کی رفیع الشان عمارت اسی عقیدے کی بنیاد پر کھڑی ہے، مذہبِ اسلام کا مرکز محور یہی عقیدہ ہے، یاد رہے کہ اس عقیدے میں معمولی سی لچک یا جھول انسان کو ایمان کی رفعتوں سے گرا کر کفر کی پستیوں میں پٹخ دیتی ہے، عقیدہ ختمِ نبوت اس اہمیت وحیثیت کا حامل ہے کہ قرآن مجید خود خاتم النبیین حضورِ اقدس ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کر رہا ہے۔

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا"

اب ہم اس آیتِ کریمہ کی گہرائی میں جاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ زبان عرب میں خاتم (ت کے فتح کے ساتھ) یا خاتم (ت کے کسرہ کے ساتھ) کا لفظ جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنیٰ آخری اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی معنیٰ نہیں ملتے۔

خاتم کا مادہ ختم ہے ختم کے لغوی معنیٰ کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ اس کے اندر کی چیز نہ باہر نکل سکے اور نا باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے، اس کے دوسرے معنیٰ کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر لگانے کے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر نکل سکتی ہے اور نہ کوئی باہر کی چیز اندر جا سکتی ہے۔

حضور خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام، محدثین، مفسرین اور اکابرین امت رحمہم اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی کے کیے ہیں کہ جن کے بعد کوئی نبی پیدا

نہ ہو۔

نبی کریم ﷺ سے قبل تشریف لانے والے سارے انبیاء کرام کی نبوتیں محدود علاقے اور محدود وقت محدود انسانوں کے لیے تھیں لیکن جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو اللہ رب العزت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا تعارف یوں کرایا

"قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا"

اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

نبوت محمدی ﷺ کا دامن ساری کائنات کی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے نبوت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا بحر بیکراں زماں ومکان کی قیود سے بالاتر ہے حضورِ اقدس ﷺ کی نبوت ہر زماں کے لیے ہر مکاں کے لئے ہر جہاں کے لیے اور ہر انسان کے لیے ہے، کوئی رنگت، کوئی زبان، کوئی قومیت اور کوئی وطن آپ ﷺ کی عالمگیر نبوت سے مستثنیٰ نہیں حضور خاتم النبیین ﷺ ہر گورے، کالے، عربی، عجمی، مشرق سے مغرب شمال سے جنوب تک تحت الثریٰ سے ثریا تک اور فرش سے عرش تک غرضیکہ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی مصطفائی ہے۔

معزز قارئین! اللہ رب العزت نے ہمیں ایسا رسولِ اعظم ﷺ عطا کر دیا کہ جس کے بعد کسی رسول کی ضرورت نہیں، وہ رسول ایسی کتاب لے کر آئے کہ جس کے بعد انسانیت کو کسی اور کتاب کی احتیاج نہیں، وہ ایسی شریعت لے کر آئے کہ جس کے بعد انسایت کو کسی شریعت کی حاجت نہیں، وہ ایسا نظام لے کر آئے کہ جس کے بعد کسی اور نظامِ زندگی کو دوام نہیں، جس کا وجود چراغِ فروزاں، اس کی ہستی ابر رحمت، جو بحر و بر، کوہ و دمن، نشیب و فراز پر حیات بخش پانی کی بارش برسائے، اس کا جسم اطہر وہ خوشبو جو سارے عالم کے دماغوں کو مہکائے، اس کا سراپا وہ چشمہ شیریں جس سے ہر پیاسا اپنی تشنگی بجھائے، اس کی ذات وہ بہار جو دلوں کی وادیوں میں پھول کھلائے اور اس کی شخصیت،، معلم اعظم،، جو تمام زمانوں کے انسانوں کو تمام علوم پڑھائے اور انسانیت کو علم کے نور سے جگمگائے۔

سب سے اعلیٰ سب سے بہتر ذات ہے
اے شہنشاہِ دوعالم آپ کی

☆☆☆

تحفظ ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

از قلم :۔ محمد نفیس القادری امجدی
مدیر اعلیٰ : سہ ماہی عرفان رضا مراد آباد
خطیب و امام اعلیٰ حضرت جامع مسجد منڈیا گنوں سہالی وصدر المدرسین جامعہ قادریہ مدینۃ العلوم گلڑ یا معافی ، مراد آباد یو پی ، الہند

☆☆☆

باب عقائد میں خاتم النبیین ﷺ کی محبت وتکریم ہر مسلمان کے لیے سرمایہ حیات ہے اور اس کے بغیر کوئی مسلمان ایمان کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔ اور اسلام کے اجتماعی عقائد میں عقیدہ ختم نبوت اصل بنیاد ہے۔ جو مذہب اسلام کے اصول وضوابط اور ضروریات دین میں شمار ہے۔ عہد نبوت ﷺ سے لے کر آج تک ہر مسلمان اس پر ایمان ویقین رکھتا آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ بلا کسی تاویل وتخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ قرآن حکیم کی ایک سو (100) سے زائد آیات کریمہ اور رحمت عالم ﷺ کی کثیر احادیث متواترہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کیا جائے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ ودفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد قریب 259 ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ ودفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی تعداد قریب بارہ سو ہے جن میں سے قریب سات سو قرآن مجید کے حفاظ اور علماء کرام تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، جن صحابہ کرام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جام شہادت تک نوش کیا۔ اور تحفظ ختم نبوت کے عقیدہ کو ایمان کی جان ودل قرار دیا۔

منصب ختم نبوت کا اعزاز:

قرآن حکیم میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق ''رب العالمین'' اور خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ''رحمۃ للعالمین'' قرآن مجید کے لیے ''ذکر للعالمین'' اور بیت اللہ شریف کے لیے ''ھدی للعالمین'' فرمایا گیا ہے، اس سے جہاں حضور اقدس ﷺ کی نبوت ورسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں نبی پاک ﷺ کے

وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے علاقہ، مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تشریف لائے، جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت و رسالت کے لئے ایک اکائی (ون یونٹ) بنا دیا۔ جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ ''رب'' ہے، اسی طرح کل کائنات کے لئے حضور اقدس ﷺ ''نبی و رسول'' ہیں۔ یہ صرف اور صرف حضور ﷺ کا اعزاز و اختصاص ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے: ''میں تمام مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مشکوٰۃ صفحہ 512 باب فضائل سید المرسلین، مسلم جلد 1 صفحہ 199)

نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ کی امت آخری امت ہے، آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ بیت اللہ شریف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب نبی کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پورے کر دیئے، چنانچہ قرآن مجید کو ذکر للعالمین اور بیت اللہ شریف کو ھدی للعالمین کا اعزاز بھی نبی کریم ﷺ کے ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ نبی کریم ﷺ کی امت آخری امت قرار پائی جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

''أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ''

(سنن ابن ماجہ صفحہ 297)

ختم نبوت اور ارشاد باری تعالیٰ:

نبی کریم ﷺ خاتم النبین ہیں۔ اس کو واضح طور پر قرآن حکیم میں اللہ رب العزت جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا''۔

(سورۃ الاحزاب۔ آیت 40)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(کنز الایمان)

خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کی تفسیر:

مفسر قرآن حضور صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی آخر الانبیاء، کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ ﷺ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے، حضور ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے، نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حدّ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے

ثابت ہے کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، ص762)

ختم نبوت اور ارشاد نبی کریم ﷺ

حضور اقدس ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے اپنی ختم نبوت کا واضح الفاظ میں اعلان فرمایا: حضرت انس بن مالک سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبوۃَ قَدْ انْقَطعَتْ فَلَا رَسُوْل بَعْدِی وَلَا نبِی"

(ترمذی شریف۔ جلد:1۔ص:۵۱)

ترجمہ: اب نبوت اور رسالت کا انقطاع عمل میں آچکا ہے لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ لہذا اب قیامت تک کسی قوم، کسی ملک یا زمانہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور مشیت الٰہی نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے۔ قرآن اور احادیث سے ثابت ہو گیا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبی پاک ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ملعون اور ابلیس ہوگا۔ اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے، خواہ کسی معنی میں ہو، وہ کافر، کاذب، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے متعدد ارشادات میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی ہے۔

اس سے متعلق چند احادیث رسول اللہ ﷺ ملاحظہ کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہ وَاَجْمَلَہ اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسَ یَطُوْفُوْنَ وَیَعْجَبُوْنَ لَہ وَیَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَۃُ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَۃُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ"

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگا دی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول معظم

ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ وَإِنَّه لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ''

ترجمہ: اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث: ۳۴۵۵)

امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان فرمائی ہے:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلّى الله عليه وسلم، وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَه نَبِيٌّ"

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماء ﷺ، حدیث: ۶۱۰۷)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''اِنَّ لِيْ أَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي يَمْحو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَه اَحَدٌ''

ترجمہ: بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماء ﷺ، حدیث: ۶۱۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَاتَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلاَثِيْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّه رَسُوْلُ اللّٰهِ''

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: ۳۵۷۱)

حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک

روایت میں ہے کہ حضور خاتم النبین ﷺ نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ مبارک ارشاد فرمائے:

"أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ"

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنہ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یأجوج ومأجوج، حدیث: ۴۰۷۷، المستدرک للحاکم حدیث: ۸۶۲۱)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْن"

ترجمہ: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔

(المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث: ۳۵۶۶، جلد: ۷، ص: ۴۵۳۔ مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد ۴، ص: ۱۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ"

ترجمہ: ہم (امت محمدیہ ﷺ) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روزِ قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، حديث: ۱۹۸۲)

حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِيْ"

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، عن ضحاک بن رمل الجہنی، حدیث: ۸۱۴۶، ج: ۸، ص: ۳۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ، وَاِنَّ مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

ترجمہ: ۔بے شک میں آخر الانبیاء ہوں، اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلوة بمسجدى مكة والمدينة، حديث: ۳۳۷۶)

بلاشبہ یہ احادیث مبارکہ اور ان کی تصریحات نبی مکرم ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر دلائل و براہین ہیں۔

خلاصہ کلام: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ رسول اعظم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبوت کا جو سلسلہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ ہمارے آقا محمد مصطفی ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی طرح احادیثِ نبوی ﷺ میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالتِ عامہ اور رحمتِ عامہ کو کمال صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک

جاری و ساری ہے اور نبی پاک ﷺ قیامت تک پیدا ہونے والی تمام مخلوقات کے نبی ہیں۔ رسول ﷺ نے مختلف تمثیلات کے ذریعے قرآنی اصطلاح خاتم النبیین کے معنی کو بلیغ انداز سے واضح فرما دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نبوت کو ایک محل سے تشبیہ دے کر خود کو اس کی آخری اینٹ قرار دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ قصرِ نبوت مکمل ہو چکنے کے بعد اب اس میں ایک اینٹ کی گنجائش بھی نہیں رہی۔ حضور ﷺ نے احادیث کثیرہ میں خاتم النبیین کی صراحت لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے الفاظ کے ذریعے فرما کر ہر قسم کی نبوت کے امکان کی کلیتاً نفی فرما دی۔ اور نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی پیشگی خبر دے کر امت کو بر وقت ان کے فتنے سے خبردار فرما دیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کے لئے بھی امکانِ نبوت کی نفی فرما کر ''فی امتی نبی'' کے تصور ہی کو جڑ سے کاٹ کر معدوم فرما دیا۔ رسول اقدس ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے واضح فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا، البتہ میرے بعد امت میں خلفاء ہوں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امت محمدی ﷺ میں کوئی شخص خلیفۃ الرّسول تو ہوسکتا ہے مگر نبی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح محمد ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارات ہیں جو نیک خوابیں ہیں۔ اس فرمان اقدس سے نبی کریم ﷺ نے اس امکان کی نفی فرما دی کہ کوئی شخص عالمِ خواب میں ہونے والی بشارات کی بنیاد پر دعویٰ نبوت کر دے۔ غرض کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعد نبوت کے ہر احتمال و امکان کی کلیتہً نفی فرما دی۔

یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور جن احادیث و روایات میں اکثر احادیث متواتر کا درجہ رکھتی ہیں اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے کچھ اور نہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے خود لفظ خاتم النبیین کا معنی ''آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہیں'' متعین فرما دیا ہے۔ تو اب اگر کوئی شخص اس لفظ کا معنی ''افضل نبی'' ''مہر لگانے والا نبی'' یا کچھ اور کرتا ہے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تشریحی مقام سے انکار کر کے کافر اور کذّاب ٹھہرتا ہے، کیونکہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ معنی کو چھوڑ کر کتبِ لغت سے اپنی پسند کا معنی تلاش کر کے اپنی خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل چاہتا ہے وہ رسولِ خدا ﷺ کا منکر ہے اور جو رسول ﷺ کا منکر ہے اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ قرآن و حدیث کے رُو سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کیا وہی مسلمان ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر و مرتد اور زندیق ہے۔

الحمدللہ! ہر ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا اس بات پر ایمان و یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا کسی تاویل و تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔

☆☆☆

تحفظ ختم نبوت ﷺ اور احادیث مبارکہ

ازقلم: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری
امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحيم نحمده و نصلی علیٰ رسوله الكريم

الصلوة والسلام عليك يا نبی الله
الصلوة والسلام عليك يا نورالله
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلیٰ آلك واصحابك ياحبيب الله

صلی الله تعالیٰ عليه وآله وبارك وسلم

امابعد!

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروریاتِ دین سے ہے قرآن وحدیث سے یہ عقیدہ دوپہر کے چمکتے سورج کی طرح واضح وثابت ہے یہی وجہ ہے کہ عہدِ رسالت مآب ﷺ سے لے کر پوری امتِ مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کی ظاہری زندگی میں اور پسِ وصال قیامت تک کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، نہ حقیقی، نہ مجازی، نہ ذاتی، نہ ظلی، اور نہ بروزی

اس تعلق سے احادیثِ رسولِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن ابی حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رسولِ عظیم ﷺ نے فرمایا:

(۱) مثلی ومثل الانبياء كمثل رجل ابتنی دارا فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر اليها قال ما احسبنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبياء"

(صحيح مسلم شريف : كتاب الفضائل : باب ذكر كون النبی صلی اللّٰه عليه وسلم خاتم النبيين :قديمی كتب خانه كراچی: 248/2/)

ترجمہ: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم شفیعِ عظیم ﷺ نے فرمایا:

(۲) مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة -

(صحیح البخاری: کتاب المناقب: باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم: قدیمی کتب خانہ کراچی: 501/1/)

ترجمہ: میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا:

(۳) مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانافی النبیین موضع تلك اللبنة -

ترجمہ: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۴) فانااللبنة وانا خاتم النبیین -

(صحیح مسلم شریف: کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین: قدیمی کتب خانہ کراچی: 248/2/)

ترجمہ: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔
(ماخوذ: فتاویٰ رضویہ: ج:14 /ص:352 /و/353)

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابو سعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بالالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس خاتم المرسلین ﷺ نے فرمایا:

(۵) مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار یعتجبون من حسن بنیانه الا موضع تلك اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسول وفی لفظ للشیخین فانا اللبنة ، وانا خاتم النبیین۔

(فتاویٰ رضویه : ج : 15/ ص: 667/ ناشر رضا اکیڈمی : بحواله صحیح البخاری: باب ذکر کونه صلی اللہ علیه وسلم خاتم النبیین: قدیمی کتب خانه کراچی: 511/1/)

ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی

رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبیِ تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی- مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارتِ نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں ﷺ

صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(٦) انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی-

(فتاویٰ رضویه :ج:14/ص:351/ بحواله : جامع ترمذی: ابواب الفتن : باب ماجاء لاتقوم الساعة حتےٰ یخرج کذابون : امین کمپنی دهلی:2/45/)

بے شک میری امتِ دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس 30 / کذّاب ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(7)یکون فی امتی کذّابون ودجّالون سبعة وعشرون منهم اربعة نسوة وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی-

(ایضا: بحواله: المعجم الکبیر للطبرانی: ترجمه حذیفه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه: حدیث 3026/ مکتبه فیصلیه بیروت: 3/170/)

ترجمہ: میری امتِ دعوت میں ستائیس 27/ دجّال کذّاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم حبیبِ عظیم ﷺ نے فرمایا:

(8) لما اقترف آدم الخطیئة قال :یارب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی، فقال الله: یاآدم! وکیف عرفت محمدا ولم اخلقه ؟ قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لااله الاالله محمدرسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك، فقال الله : صدقت یا آدم! انه لاحب الخلق الی ادعنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ماخلقتك وهو اٰخرالانبیاء من ذریتك-

(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص: 20/ بحواله: فتاویٰ رضویه:ج:15/ص:633/ بحواله المستدرک للحاکم : کتاب التاریخ :استغفار آدم علیه السلام بحق محمد صلی اللّٰه علیه وسلم : دارالفکر بیروت: 2/ 615/ ودلائل النبوة للبیهقی : باب ماجاء فی تحدّث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: دارالکتب العلمیه بیروت: 5/489/)

ترجمہ: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کی ’’یارب اسئلك بحق محمد ان غفرت

لی ''الٰہی! میں تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم: (علیہ السلام) تو نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا ''**لاالہ الا اللہ محمدرسول اللہ**'' تو میں نے جانا کہ تو نے اسی کا نام اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے فرمایا: اے آدم! (علیہ السلام) تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی، اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا کہ: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے ﷺ۔

ابونعیم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدالانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹) ان موسی لما نزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال یارب انی اجد فی الالواح امة، هم الاٰخرون السابقون فاجعلها امتی قال تلك امة احمد-

(فتاویٰ رضویہ: ج:15/ص:633/بحوالہ: دلائل النبوۃ لابی نعیم: ذکرالفضیلۃ الرابعۃ: عالم الکتب بیروت: 14/1)

ترجمہ: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے ﷺ

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۰) لما خلق الله اٰدم اخبره ببنیه فجعل یریٰ فضائل بعضهم علیٰ بعض فراٰی نورًا ساطعا فی اسفلهم، فقال یارب من هذا قال هذا ابنك احمد وهو الاول وهو الاخر وهو اول شافع واول مشفع -

(ایضا: ص 634/بحوالہ: مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: باب ماورد فی اصطفا ئه علی العالمین الخ: دارالفکر بیروت: 111/2/)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اُنہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے تو ان سب کے آخر میں بلند وروشن نور دیکھا، عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا ہے۔

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں:

(۱۱) قال اوحی الله تعالیٰ الیٰ اشعیاء انی باعث نبیا امیا افتح به آذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا، مولده بمکة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام

(وساق الحديث فيه) الكثير الطيب من فضائله وشمائله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الىٰ ان قال ولا جعلن امته خير امة اخرجت للناس (وذكر صفاتهم الىٰ ان قال) اختم بكتابهم الكتب وبشريعتهم الشرائع وبدينهم الاديان الحديث الجليل الجميل

(ايضا: ص 634/ بحواله: مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر: باب ماورد فى اصطفا ئه على العالمين الخ: دارالفكر بيروت: 111/2/)

اللہ عزوجل نے حضرت اشعیاء علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں نبی اُمّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کائنات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۲) قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسمى فى الكتب القديمة احمد ومحمد والماحى والمقفى ونبى الملاحم وحمطايا وفارقليطا وماذ ماذ

(ايضا: 636/ بحواله: الخصائص الكبرىٰ: بحواله: ابى نعيم عن اب عباس: باب اختصاصه صلى الله عليه وسلم الخ: دارلكتب الحديثية شارع الجمهوريه بعابدين: 192/1)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے: احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک کو مٹانے والا) مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر) حمطایا (حرمِ الٰہی کے حمایتی) فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے) ماذ ، ماذ (ستھرے، پاکیزہ) ﷺ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

(۱۳) هبط جبريل فقال ان ربك يقول قد ختمت بك الانبياء ، وما خلقت خلقا اكرم على منك وقرنت اسمك مع اسمى فلا اذكرنى موضع حتى تذكر معي ، ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك عليّ ومنزلتك عندى ، ولولاك ماخلقت السمٰوت ولارض وما بينهما لولاك ماخلقت الدنياهذامختصر

(ايضا: ص: 636/ بحواله: مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر: ذكر ماخصّ به وشرف به من بين الانبياء: دارالفكر بيروت: 137/136/2)

ترجمہ: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس ﷺ سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بے شک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ بے شک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ

ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، ﷺ۔

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

(۱۴) لما اسری بی الی السماء قربنی حتی کان بینی وبینه کقاب قوسین او ادنیٰ ، وقال لی یامحمد هل غمك ان جعلتك اٰخر النبیین، قلت لا ، قال فهل غم امتك انی جعلتهم اٰخر الامم قلت لا ، قال اخبر امتك انی جعلتهم اٰخر الامم لا افضح الامم عنده ولا افضحهم عند الامم"

(ایضا: ص 637: بحواله: تاریخ البغداد: ترجمه: 2557/ ابوعبدالله احمد بن محمد النزلی: دار الکتاب العربی بیروت: 130/5)

ترجمہ: شبِ اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! (ﷺ) کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی: نہ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے اُنہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمدللہ رب العالمین!

ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۵) نزل اٰدم بالهند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان الله اکبر الله اکبر ، اشهد ان لااله الاالله،اشهد ان لااله الاالله، اشهد ان محمدارسول الله ،اشهد ان محمدارسول الله، قال اٰدم من محمد، قال اٰخر ولدك من الانبیاء"

(ایضا:ص: 640/ بحواله: حلیة الاولیاء :ترجمه عمروبن قیس الملائی :دار الکتاب العربی بیروت: 107/5/)

ترجمہ: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُتر کر اذان دی، جب نامِ پاک آیا تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (ﷺ)

اجلّہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابوداؤد طیالسی و ابن سعد و طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۶) ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوالله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشرالناس علیٰ قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی-

(ایضا:ص: 647/ بحواله: صحیح مسلم کتاب الفضائل: باب فی اسمائه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حدیث 1397/ دار الکتب العلمیه بیروت: 141/2)

ترجمہ: بے شک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں،

میں احمد ہوں ، میں ماحی ہوں ، کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا ، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ

سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں ﷺ

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(17) انا محمد واحمد والمقفى والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة"

(ایضا:ص:647/ بحواله: صحیح مسلم :کتاب الفضائل :باب فی اسمائه صلی الله علیه وسلم: قدیمی کتب خانه کراچی: 2/ 261)

ترجمہ: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی ﷺ

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور اقدس سید عالم ﷺ مجھے ملے ارشاد فرمایا:

(۱۸) انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة ونبی التوبة وانا المقفى وانا الحاشر ونبی الملاحم

(ایضا: ص: 657/ بحواله: شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماءِ رسول الله الخ: نور محمد کارخانه تجارت کتب کراچی: 2/597)

ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخری نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، ﷺ ۔

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(19) انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علیٰ قدمی ، وانا ماحی الذی یمحو الله بی الکفر ، فاذا کان یوم القیٰمة کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتهم

(ایضا:ص: 657/بحواله: مسند احمد بن حنبل :حدیث حضرت حذیفه بن یمان رضی الله عنه :دارالفکر بیروت: 5/ 405/)

ترجمہ: میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں ، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا ، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ (ﷺ)

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی وابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۲۰) ان لی عشرة اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابوالقاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰهٰ۔

(ایضا:ص: 658/ بحواله: الکامل فی ضعفاء: ترجمه سیف بن وهب : دارالفکر بیروت: 3/ 1273/ دلائل النبوة لابی نعیم :الفصل الثالث: عالم الکتب بیروت: ص:12/ تهذیب تاریخ اب

عساکر :باب معرفة اسمائه الخ: دار احیاء التراث العربی بیروت:1/275/)

ترجمہ: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحیِ کفرویٰس وطٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۱) ان لی عند ربی عشرة اسماء وانا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوالله بی الکفر وانا العاقب الذی لیس بعدی احد وانا الحاشرالذی یحشرالله الخلائق معی علی قدمی وانا رسول الرحمة ورسول التوبة ورسول الملاحم وانا المقفی قضیت النبیین عامة وانا قثم والوثم الکامل الجامع -

(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص: 29/ بحواله:فتاویٰ رضویه :ج:15/ص:658/بحواله الکامل فی ضعفاء الرجال: ترجمه وهب بن خیر بن عبدالله بن زهیر: دارالفکر بیروت:2527/7/)

ترجمہ: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے سبب کفر کو محو فرماتا ہے، میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں رسول الرحمۃ ہوں، میں رسول التوبۃ ہوں، میں رسول الملاحم ہوں، میں مقفی ہوں اور میں تمام پیغمبروں کے بعد آیا ہوں اور میں کامل جامع ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا:

(۲۲) یا معشرالیهود! ارونی اثنی عشر رجلا یشهدون ان لااله الاالله ، وان محمدارسول الله یحط الله عن کل یهودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیهم) قال فاسکتوا ما اجابه منهم احد، ثم رد علیهم فلم یجبه منهم احد، فقال ابیتم فوالله لانا الحاشر ، وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ، آمنتم اوکذبتم"

(ایضًا: ص: 0 3/ بحواله فتاویٰ رضویه:ج:15/ص:659/بحواله المستدرک للحاکم:کتاب معرفة الصحابة : مطبع دارالفکر بیروت:3/415/)

ترجمہ: اے گروہِ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس زمانۂ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ اٹھا لے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا- حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ مانا خدا کی قسم بے شک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۳) انا محمد واحمد انا رسول الرحمة انا الملحمة انا المقفی والحاشر -

(فتاویٰ رضویہ:ج:15/ص:659/ بحوالہ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: دار صادر بیروت:1/105/)

ترجمہ: میں محمد و احمد ہوں، میں رسولِ رحمت ہوں، میں رسولِ جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۴) نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمة

-(ایضا: ص:660/ بحوالہ صحیح البخاری: کتاب الجمعہ، قدیمی کتب خانہ کراچی: 1/ 120/ صحیح مسلم: کتاب الجمعہ: باب فضیلة یوم الجمعة: قدیمی کتب خانہ کراچی: 1/ 282)

ترجمہ: ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابو ہریرہ و حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۵) نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیٰمة المقضی لھم قبل الخلائق

(ایضا: ص: 660/ بحوالہ صحیح مسلم: کتاب الجمعہ: باب فضیلة یوم الجمعة: قدیمی کتب خانہ کراچی: 1/282/)

ترجمہ: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۶) ان اللہ ادرک بی الاجل المرجو واختارنی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیٰمة-

(ایضا: ص: 660/ بحوالہ کنزالعمال بحوالہ الدارمی: حدیث 32080/ موسسة الرسالة بیروت: 11/ 442)

بے شک اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانۂ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریقِ عدیدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۷) کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث-

(ایضا: ج:15/ص:662/ بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیة واذ اخذنا من النبیین الخ: حدیث 17594/مکتبہ نزار مصطفی الباز مکة المکرمة 9/3116/)

ترجمہ: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

بیہقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۲۸) انما بعثت فاتحا وخاتما-

(ایضًا :ج 15/ص : 661/ بحوالہ بیہقی شعب الایمان: حدیث 5202/دار الکتب العلمیہ بیروت: 4/308/)

ترجمہ: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیھقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں:

(۲۹) انا قائد المرسلین ولافخر ، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع ولا فخر-

(ایضا: ج: 15 /ص:665/بحوالہ سنن الدارمی: حدیث 50/ باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دارالمحاسن قاھرہ مصر 31/1)

ترجمہ: میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۳۰) انی مکتوب عنداللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ

(ایضا: ج15/ص:665/بحوالہ المستدرک :کتاب التاریخ : ذکر اخبار سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم :دارالفکر بیروت:600/2)

بے شک بالیقیں میں اللہ کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادرالاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(31) اول الرسل اٰدم واٰخرھم محمد

(ایضا :ج: 15/ص: 667/ بحوالہ نوادرالاصول حکیم ترمذی)

ترجمہ: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم اوسط ومعجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی وابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

(۳۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی محفل اصحابہ اذ جاءاعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعلہ فی کمہ لیذھب بہ الی رحلہ فیشویہ ویاکلہ ، فلما رأی الجماعۃ قال: ما ھذہ؟ قالوا: ھذا الذی یذکر انہ نبی فجاء حتی شق الناس، فقال: واللات والعزی! مااشتملت النساء علی ذی لھجۃ ابغض الی منك ولا امقت، ولولا ان تسمینی قومی عجولا لعجلت الیك فقلتك فسررت بقتلك الاحمر والاسود والابیض وغیرھم ، فقلت: یارسول اللہ ! دعنی فاقوم فاقتلہ ! فقال: یاعمر! اما عملت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا؟ ثم اقبل علی الاعرابی فقال! ماحملك علی ان قلت ماقلت - وقلت غیرالحق ولم تکرم مجلسی؟ قال: وتکلمنی ایضا - استخفافا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ واللات

والعزى ! لا اومن بك او يؤمن بك هذاالضب ، فاخرج الضب من كمه وطرحه بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال: ان آمن بك هذا الضب آمنت بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياضب! فاجابه الضب بلسان عربى مبين يسمعه القوم جميعا : لبيك وسعديك يازين من وافى القيامة ، قال : من تعبد ياضب ؟ قال: الذى فى السماء عرشه ، وفى الارض سلطانه وفى البحر سبيله وفى الجنة رحمته وفى النار عذابه ، قال: فمن انا يا ضب؟ قال انت رسول رب العالمين وخاتم النبيين ، وقدافلح من صدقك وقدخاب من كذبك، قال الاعرابى : لا اتبع اثرا بعد عين ، والله لقد جئتك وما على ظهرالارض احد ابغض الى منك وانك اليوم احب الى من والدى ونفسى وانى لاحبك بداخلى وخارجى وسرى وعلانيتى اشهد ان لااله الاالله وانك رسول الله

(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت : ص:35/بحوالہ فتاویٰ رضویہ :ج:15/ص:668/ بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم : ذکرالضبی والضب: عالم الکتاب بیروت:134/2)

ترجمہ:حضور اقدس ﷺ مجمعِ اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے ،حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سُنا اور سمجھا:

لبيك وسعديك يا زين من وافى يوم القيامة - میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: من تعبد یعنی تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی:

الذى فى السماء عرشه وفى الارض سلطانه وفى البحر سبيله وفى الجنة رحمته وفى النار عذابه

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا: من انا میں کون ہوں؟ عرض کی:

انت رسول رب العٰلمين وخاتم النبيين وقدافلح من صدقك وقد خاب من كذبك

حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم ،جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شُبہ ہے،خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔

اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس

سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

(۳۳) بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین

(فتاویٰ رضویه: ج:15/ ص: 669/ بحواله جامع ترمذی: ابواب المناقب: باب ماجاء فی صفة النبی صلی الله علیه وسلم: امین کمپنی کتبخانه رشید دهلی: 205/2/)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۳۴) کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی۔

(ایضا: ج:15/ ص:669/ بحواله صحیح بخاری :کتاب الانبیاء: باب ماذکر عن بنی اسرائیل :قدیمی کتب خانه کراچی: 491/1/)

ترجمہ: انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں، ﷺ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۳۵) ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

(ایضًا:ج: 15/ص:670/ بحواله جامع الترمذی :ابواب الرؤیا :باب ذهبت النبوة الخ: امین کمپنی کتب خانه رشیدیه دهلی:2/51/)

ترجمہ: بے شک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی، ﷺ۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۳۶) لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة

(ایضا: ج:15/ص:670/بحواله صحیح البخاری:کتاب التعبیر: باب مبشرات: قدیمی کتب خانه کراچی:2/1035/)

ترجمہ: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ صحیح راوی، رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

(۳۷) ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة یراها الرجل او تریٰ له۔

(ایضا: ج: 15/ص: 670/بحواله المعجم الکبیر لطبرانی: حدیث 3051/ مکتبة الفضیلة بیروت: 3/179/)

ترجمہ: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

احمد وابنائے ماجہ وخزیمہ وحبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۳۸) ذهبت النبوة وبقیت المبشرات۔

(ایضا: ج: 15/ص: 670/ بحوالہ سنن ابن ماجہ: ابواب تعبیر الرؤیا: باب

الرؤیا الصالحۃ: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی: ص:286/)

ترجمہ: نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں

صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ مبارک میں جس میں وصالِ اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرِ انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۳۹) یاایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الاالرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ۔

(ایضا:ج 15/ص: 670/بحوالہ سنن ابن ماجہ :ابواب تعبیرالرؤیا :باب الرؤیا الصالحۃ :ایچ ایم سعید کمپنی کراچی:ص: 286/287/)

ترجمہ: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

احمد وترمذی وحاکم بتصحیح وروٗیانی وطبرانی وابویعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی وابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ ابن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک وحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۴۰) لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

(ایضا: ج15/ص: 671/بحوالہ جامع الترمذی: مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب: امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دھلی: 209/2/)

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت ہے:

(۴۱) قلت لعبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ارایت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا ولوقضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لانبی بعدہ

(ایضا: ج:15/ص:671/بحوالہ صحیح البخاری کتاب الآداب :باب من سمی باسماء الانبیاء : قدیمی کتب خانہ رشیدیہ دھلی:209/2/)

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول ﷺ کو دیکھا تھا، فرمایا اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

(۴۲) کان ابراھیم قد ملأ المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء۔

(ایضا: ج:15/ص:671/بحوالہ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن عن انس: المقصد الثانی: دارالمعرفۃ بیروت: 3/ 215/ 216/)

ترجمہ: حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم

مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی ﷺ آخرالانبیاء ہیں۔

حضرت انس اور ابن عسا کر حضرات جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۴۳) لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا-

(ایضا:ج: 15/ ص: 672 /بحواله کنزالعمال بحواله الباوردی عن انس وابن عساکر :حدیث 33204/ موسسة الرساله بیروت:11/469/)

ترجمہ: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۴۴) نحن اهل بیت لا یقاس بنا احد-

(ایضًا:ج15/ص:673/بحواله الفردوس بمأثور الخطاب: حدیث6838/دار الكتب العلمية بیروت:4/283/)

ترجمہ: ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔

حدیثِ مذکور حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو حضور ﷺ کے صاحبزادے نبی ہوتے یہ حدیث بھی حضور ﷺ کے ختمِ نبوت پر دلالت کر رہی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۴۵) ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين ، كلهم يزعم انه رسول الله"

(حدیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت :ص:44/بحواله فتاویٰ رضویه:ج: 15/ ص: 674/بحواله صحیح البخاری :کتاب الفتن: قدیمی کتب خانه کراچی :2/1054/)

ترجمہ: اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۴۶) انه سيكون فى امتى كذابون ثلثون كلهم يزعم نبی وانا خاتم النبيين لا نبی بعدی

(فتاویٰ رضویه:ج: 15/ص: 674/بحواله سنن ابوداؤد :کتاب الفتن: ذکر الفتن ودلائلها :آفتاب عالم پریس لاهور 2/ 228/)

ترجمہ: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

(۴۷) فی امتی کذابون ودجالون سبعة وعشرون منهم اربع نسوة وانی خاتم النبيين لا نبی بعدی-

(ایضا: ج 15/ص: 674/بحواله مسند امام احمد :حدیث حضرت حذیفه رضی الله تعالیٰ عنه: دارالفکر بیروت: 5/ 396/)

ترجمہ: میری امت دعوت میں ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرسلاً راوی ،رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۴۸)لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی-

(ایضًا: ج: 15/ص: 674/ بحواله تهذیب تاریخ ابن عساکر: ترجمه الحارث بن سعید الکذاب :دار احیاء التراث العربی بیروت:3/445/)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذّاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۴۹) لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا منهم مسیلمة والعنسی والمختار

(ایضا:ج:15/ ص: 675/بحواله مسند ابویعلیٰ :مروی از عبدالله بن زبیر:حدیث 6786/ دارصادر بیروت: 3/ 647/)

ترجمہ: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں اُن میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح ، ابن ابی شیبہ سنن ، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص ، اور حاکم بتصحیح اسناد و مستدرک ، اور طبرانی معجم کبیر و اوسط ، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں، اور ابن مردویہ مطولاً ، اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر بن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی ، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولیٰ علی ، اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ ابن عباس ، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابوجعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری ، اور ترمذی بافادۂ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً ، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و جیش بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی ، حضور پُرنور ﷺ نے غزوۂ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیرالمومنین نے عرض کی : یارسول اللہ ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں،فرمایا:

(۵۰)اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی-

(ایضا:ج:15/ص:676/ بحواله صحیح البخاری :مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه: قدیمی کتب خانه کراچی: 1/ 526/ جامع الترمذی: مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه: امین کمپنی کتب خانه رشدیه دهلی: 2/114/ صحیح مسلم کتاب الفضائل :باب فضائل :مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه: قدیمی کتب خانه کراچی: 2/278/مسند احمد بن حنبل :حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه: دار الفکر بیروت: 1/182/)

ترجمہ: یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ

ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۱) یاعلی اخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدی-

(ایضًا: ج:15/ص: 677/ بحواله حلية الاولياء المسندة فی مناقبهم وفضائلهم 4على بن ابى طالب رضى الله عنه دارالكتاب العربى بيروت:1/65/)

ترجمہ: اے علی ! میں مناسب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابۂ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۵۲) (ان الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة اول الناس ، فيقول: ماذا اجبتم نوحا؟ فيقولون: ما دعانا وما بلغنا ولا نصحنا ولا امرنا ولا نهانا ، فيقول نوح: دعوتهم يارب دعاء فاشيا فی الاولين والآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة : ادعوا احمد وامته ،فيأتى رسو الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم فيقول نوح لمحمد وامته: هل تعلمون انى بلغت قومى الرسالة واجتهدت لهم باالنصيحة ، وجتهدت ان استنقذهم من النار سرا وجهارا، فلم يزدهم دعائى الا فرارا؟ فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وامته : (فانا نشهد بما نشدتنا به انك فى جميع ماقلت من الصادقين) فيقول قوم نوح: واين علمت هذا يا احمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الامم؟ فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم : (بسم الله الرحمٰن الرحيم (انآ ارسلنا نوحا الى قومه ان انذر قومك من قبل ان يأتيهم عذاب اليم (سورة النوح) قرأ السورة حتى ختمها ، فاذا ختمها قالت امته نشهد ان هذا لهو القصص الحق وما من اله الاالله وان الله لهو العزيز الحكيم ، فيقول الله عزوجل عند ذٰلك: امتاز واليوم ايها المجرمون فهم اول من يمتاز فى النار)-

(احاديث ختمِ نبوت من فتاوىٰ اعلىٰ حضرت: ص:48/بحواله فتاوىٰ رضويه: ج: 15/ص:690/بحواله المستدرک للحاكم :كتاب التواريخ المتقدمين من الانبياء : دارالفكر بيروت:2/547/548/)

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح (علیہ السلام) کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح (علیہ السلام) نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی! میں نے انھیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل

گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی انھوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا احمد وامتِ احمد ﷺ کو بلاؤ ۔ رسول اللہ ﷺ اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ اُن کے نور اُن کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(۵۳) عن ابن عمر قال: كتب عمر بن الخطاب الى سعد بن ابى وقاص وهوبالقادسية ان وجه نضلة بن معاوية الى حلوان العراق فليغر على ضواحيها فوجه سعد نضلة فى ثلاثمائة فارس، فخرجوا حتى اتوا حلوان فاغاروا على ضواحيها فاصابوا غنيمة وسبيا فاقبلوا سيوقون الغنيمة والسبى حتى اذا رهقهم العصر وكادت الشمس ان تؤوب فألجأ نضلة الغنيمة والسبى الى سفح جبل ثم قام فاذن فقال: الله اكبر الله اكبر، فاذا مجيب من الجبل يجيبه: كبرت كبيرا يانضلة !قال: اشهد ان لااله الاالله، قال: كلمة الاخلاص يانضلة !قال: اشهد ان محمدارسول الله ، قال: هوالنذير وهوالذى بشرنا به عيسى ابن مريم وعلى رأس امته تقوم الساعة، قال: حى على الصلوة، قال: طوبى لمن مشى اليها وواظب عليها قال: حى على الفلاح، قال: افلح من اجاب محمدا فلما قال: الله اكبر الله اكبر، لااله الاالله - قال: اخلصت الاخلاص كله يانضلة ! فحرم الله بها جسدك على النار، فلما فرغ من اذانه قمنا فقلناله: من انت - يرحمك الله؟ املك انت ام ساكن من الجن ام طائف من عباد الله اسمعتنا صوتك؟ فارنا صورتك فانا وفدالله ووفد رسول الله ووفد عمر بن الخطاب، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابيض الرأس واللحية، عليه طمران من صوف، فقال: السلام عليكم ورحمة الله، قلنا وعليك السلام ورحمة الله، من انت - يرحمك الله؟ قال: انازريب بن ثرملة وصى العبد الصالح عيسى ابن مريم اسكننى هذالجبل ودعالى بطول البقاء الى نزوله من السماء، فيقتل الخنزير ويكسر الصليب ويتبرأ مما نحلته النصارى فاما اذا فأتنى لقاء محمد فاقروا عمر منى السلام وقولوا له :ياعمر!سدد وقارب فقد دنا الامر، واخبروه بهذالخصال التى اخبركم بها، ياعمر! اذا ظهرت هذه الخصال فى امة محمد فالهرب الهرب :اذا استغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ،وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الى غير مواليهم، ولم يرحم كبيرهم صغيرهم، ولم يوقر صغيرهم كبيرهم، وترك المعروف فلم يومر به، وترك المنكر فلم ينه عنه، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم،

وكان المطر قيظا والوالد غيضا وطولوا المنازل، فضضوا المصاحف، و زخرفوا المساجد اظهر الرشاد وشيدوا البناء ،اتبعوا الهوىٰ، و باعوا الدين بالدنيا ، واستخفوا بالدماء ، وقطعت الارحام، وبيع الحكم، واكل الربوا فخرا، وصار الغنى عزا، وخرج الرجل من بيته فقام اليه من هو خيرمنه فسلم عليه ، وركب النساء السروج - ثم غاب عنا : فكتب بذلك نضلة الى سعد ، فكتب سعد الى عمر، فكتب عمر الى سعد، لله ابوك! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتى تنزل هذا الجبل ، فان لقيته فاقرئه منى السلام ، فان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصياء عيسى بن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد فى اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتى نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادى بالاذان وقت كل صلاة فلا جواب-

(احدايث ختم نبوت من فتاوىٰ اعلىٰ حضرت:ص:50/51/بحواله فتاوىٰ رضويه:ج:15/ص:691/بحواله دلائل النبوة ابونعيم: عالم الكتب بيروت : الجزءالاول :ص28/ 29/ دلائل النبوة للبيهقى ، باب ماجاء فى قصه وصئى عيسىٰ ابن مريم عليها السلام :المكتبة الاثريه لاهور:5/425تا427)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمر وانصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لیے بھیجو، حضرت نضلہ قیدی اور غنیمتیں لیے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی ،نضلہ نے اذان کہی ، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلہ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ! جب کہا **اشهد ان لااله الاالله** جواب آیا **اخلصت يا نضلة اخلاصًا نضله** !تم نے خالص توحید کی، جب کہا **اشهد ان محمدارسول الله** آواز آئی **نبى بعث لانبى بعده هوالنذير وهوالذى بشرنا به عيسى بن مريم وعلى راس امته تقوم الساعة** یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے ہیں یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی ، جب کہا حی علی الصلوٰۃ جواب آیا **فريضة فرضت (طوبى لمن مشى اليها وواظب عليها)** نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لیے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی **فلح من اتاها وواظب عليها (افلح من اجاب محمدا صلى الله تعالي عليه وسلم)** مراد کو پہنچا جو نماز کے لیے آیا اور اس پر مداومت کی ، مراد کو پہنچا جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی ، جب کہا **قدقامت الصلوة** جواب آیا **البقاء لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى رؤسها تقوم الساعة**

بقا ہے امتِ محمد ﷺ کے لیے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی، جب کہا **الله اکبر الله اکبر لااله الاالله** آواز آئی **اخلصت الاخلاص کله یانضلة فحرم الله بها جسدك على النار** اے نضلة! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پرحرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خُوب کلام والے! ہم نے تمھاری بات سنی، تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہوکر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی ﷺ (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سرایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر، وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا- کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آ لگا ہے- پھر علاماتِ قُربِ قیامت اور بہت کلماتِ وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جایئے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا سلام کہئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(۵۴)عن جبير بن مطعم رضی الله تعالى عنه: خرجت تاجرا الى الشام فى الجاهلية، فلماكنت بأدنى الشام لقينى رجل من اهل الكتاب فقال: هل عندكم رجل تنبأ؟ قلنا: نعم، قال هل تعرف صورته اذا رأيتها؟ قلت: نعم، فادخلنى بيتا فيه صور، فلم أر صورة النبى صلى الله عليه وسلم، فبينما اناكذلك اذا دخل رجل منهم علينا فقال: فيم انتم؟ فاخبرناه، فذهب بنا الى منزله فساعة مادخلت نظرت الى صورة النبى صلى الله عليه وسلم، واذا رجل آخذ بعقب النبى صلى الله عليه وسلم، قلت: من هذا الرجل القائم على عقبه؟ قال: انه لم يكن نبى الاكان بعده نبى الا هذا فانه لا نبى بعده، وهذا الخليفة بعده واذا صفة ابى بكر-

(احادیث ختم نبوت من فتاوئ اعلیٰ حضرت :ص: 54/ بحواله فتاوئ رضويه:ج:15/ ص:693/بحواله المعجم الكبير:حديث 1537/المكتبة الفضيلة بيروت:2/125/)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانۂ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہلِ کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پُوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے؟ میں نے کہا ہاں- وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی ﷺ کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پُرنور ﷺ کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا: بے شک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(۵۵) عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی ابوبکر الی ملك الروم یدعوه الی الاسلام ویرغبه فیه ومعی عمروبن العاص بن وائل السهمی وهشام بن العاص ابن وائل السهمی وعدی بن کعب ونعیم بن عبدالله النحام، فخرجنا حتی قدمنا علی جبلة بن الایهم دمشق، فادخلنا علی ملکهم بهاالرومی فاذا هو علی فرش له مع الاسقف فاجلسنا وبعث الینا رسوله وسألنا ان نکلمه، فقلنا: لا والله لانکلمه برسول بیننا وبینه! فان کان له فی کلامنا حاجة فلیقربنا منه، فامر بسلم فوضع ونزل الی فرش له فی الارض فقربنا فاذا هو علیه ثیاب سود مسوح، فقال له هشام بن العاص بن وائل :ماهذه المسوح التی علیك ؟ قال :لبستها ناذرا ان لا انزعها حتی اخرجکم من الشام، فقلنا : قال القاضی: وذکر کلاما خفی علی من کتابی معناه- بل نملك مجلسك وبعده ملککم الاعظم، فوالله لنا خذنه ان شاءالله فانه قد اخبرنا بذلك نبینا صلی الله علیه وسلم الصادق البار، قال : اذا انتم السمراء، قال: قلنا وماالسمراء؟ قال لستم بها، قلنا ومن هم؟ قال: الذین یقومون اللیل ویصومون النهار، قال فقلنا : نحن والله هم! قال فقال: وکیف صومکم وصلاتکم وحالکم ؟ فوصفنا له امرنا، فنظر الی اصحابه وراطنهم وقال لنا : ارتفعوا، قال: ثم علا وجهه سواد حتی کانه قطعة مسح من شدة سوداه وبعث معنا رسلا الی ملکهم الاعظم بالقسطنطینیة فخرجنا حتی انتهینا الی مدینتهم ونحن علی رواحلنا علینا العمائم والسیوف، فقال لنا الذین معنا: ان دوابکم هذه لاتدخل مدینة الملك، فان شئتم فجئناکم

ببراذين وبغال ، قلنا : لا والله لا ندخلها الا على رواحلنا ! فبعثوا اليه يستاذنونه ، فارسل اليهم ان خلواسبيلهم ، ودخلنا على رواحلنا حتى انتهينا الى غرفة مفتوحة الباب فاذا هو فيها جالس ينظر ، قال: فانخنا تحتها ثم قلنا: لااله الاالله والله اكبر، فيعلم الله لا نتفضت حتى كانها تصفقها الريح، فبعث الينا رسولا ان هذا ليس لكم ان تجهروا بدينكم فى بلادنا ، وامر بنا فادخلنا عليه فاذا هو مع بطارقته ، واذا عليه ثياب حمر، فاذا فرشه وما حواليه احمر، واذا رجل فصيح بالعربية يكتب فأومأ الينا فجلسنا ناحية فقال لنا وهو يضحك : مامنعكم ان تحيونى بتحيتكم فيما بينكم ؟ فقلنا: نرغب بها عنك ، واما تحيتك التى لاترضى الا بها فانها لا تحل لنا ان نحييك بها، قال: وما تحيتكم فيما بينكم؟ قلنا : السلام ، قال: فماكنتم تحيون به نبيكم ؟ قلنا: بها، قال: فما كان تحيته هو؟ قلنا، بها، قال: فبم تحيون ملككم اليوم ! قلنا: بها، قال: فبم يجيبكم؟ قلنا: بها ، قال: فماكان نبيكم يرث منكم ؟ قلنا : ماكان يرث الا ذا قرابة ، قال: وكذلك ملككم اليوم؟ قلنا، نعم ، قال: فما اعظم كلامكم عندكم؟ قلنا: لااله الاالله - قال: فيعلم الله لانتفض حتى كانه طير ذوريش من حسن ثيابه ، ثم فتح عينيه فى وجوهنا ، قال فقال: هذه الكلمة التى قلتموها حين نزلتم تحت غرفتى ؟ قلنا نعم ، قال: كذلك اذا قلتموها فى بيوتكم تنفضت لها سقوفكم ؟ قلنا: والله ما رأيناها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الاالامر اراده الله تعالىٰ ، قال : ما احسن الصدق ! اما والله لوددت انى خرجت من نصف ما املك وانكم لاتقولونها على شيئ الا نتفض لها ، قلنا: ولم ذاك ؟ قال: ذاك ايسر لشانها واحرى ان لاتكون من النبوة وان تكون من حيل ولد آدم ، قال: فماذا تقولون اذا فتحتم المدائن والحصون قلنا: نقول: لااله الاالله والله اكبر قال: تقولون لااله الاالله والله اكبر - ليس غيره شيئ ؟ قلنا نعم، قال: تقولون: لااله الاالله والله اكبر - من كل شيء ؟ قلنا: نعم، قال: فنظر الى اصحابه فراطنهم ! ثم اقبل علينا فقال: اتدرون ما قلت لهم ؟ قلت : ما اشد اختلاطهم ، فامرلنا بمنزل واجرى لنا نزلا ، فاقمنا فى منزلنا تأتينا ألطافه غدوة وعشية - ثم بعث الينا فدخلنا عليه ليلا وحده ليس معه احد، فاستعادنا الكلام فاعدناه عليه ، ثم دعا بشيئ كهيئة الربعة 1 ضخمة مذهبة فوضعها بين يديه ، ثم فتحها فاذا بها بيوت صغار وعليها ابواب ، ففتح منها بيتا فاستخرج منها خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا فيها صورة حمراء واذا رجل ضخم العينين عظيم الأليتين لم ير مثل طول عنقه فى مثل جسده اكثر الناس شعرا ، فقال لنا : اتدرون

من هذا قلنا: لا قال: هذا آدم صلى الله عليه وسلم، ثم اعاده ففتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا بها صورة بيضاء واذا رجل له شعر كثير كشعر القبط - قال القاضى: اراه قال - ضخم العينين بعيد ما بين المنكبين عظيم الهامة، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا، قال: هذا نوح صلى الله عليه وسلم، ثم اعادها فى موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا بها صورة شديدة البياض واذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الأنف سهل الخدين أشيب الرأس ابيض اللحية كانه حى يتنفس، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا: قال: هذا ابراهيم صلى الله عليه وسلم، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة محمد صلى الله عليه وسلم فقال تدرون من هذا؟ قلنا: هذا محمد صلى الله عليه وسلم - وبكينا فقال: بدينكم انه محمد؟ قلنا: نعم بديننا انها صورته كانما ننظر اليه حيا - قال: فاستخف حتى قام على رجليه قائما ثم جلس فامسك طويلا فنظر فى وجوهنا فقال: اما انه كان آخرالبيوت ولكنى عجلته لانظر ماعندكم، فاعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة رجل جعد ابيض قطط غائرالعينين حديد النظر عابس متراكب الاسنان مقلص الشفة، كانه من رجال اهل البادية، فقال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا موسى، والى جانبه صورة شبيهة به رجل مدرالرأس عريض الجبين بعينيه قبل، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا هارون، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شبه المرأة ذوعجيزة وساقين قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا قال: داؤد، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة بيضاء فاذا رجل اوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس، لكل شيئ من جناح، قال: تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال: هذا سليمان وهذه الريح تحمله، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواداللحية يشبه بعضه بعضا، فقال: اتدرون من هذا؟ قلنا لا، قال: عيسى ابن مريم، فاعادها واطبق الربعة - قال قلنا: اخبرنا عن قصة الصور ماحالها؟ فانا نعلم انها تشبه الذين صورت صورهم فانا رأينا نبينا صلى الله عليه وسلم يشبه صورته، قال: اخبرت ان آدم سأل ربه ان يريه انبياء بنيه، فانزل عليه صورهم، فاستخرجها ذوالقرنين من خزانة آدم فى

مغرب الشمس، فصورهالنا دانيال فى خرق الحرير على تلك الصور ، فهى هذه بعينها - اما والله لوددت ان نفسى طابت بالخروج من ملكى فتابعتكم على دينكم وان اكون عبدا لاسوئكم ملكه: ولكن نفسى لاتطيب فاجازنا فاحسن جوائزنا ، وبعث معنا من يخرجنا الى مامننا ، فانصرفناالى رحالنا-

(فتاویٰ رضویه جلد15/ص695 بحواله دلائل النبوة: ج،1 ص، 386/كنزالعمال: رقم الحديث. 35560/جمع الجوامع للسيوطى: ج ، /20ص ، 486/تاريخ دمشق لابن عساكر،ج، 4/ص،100/)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا، اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر- اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسے ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکینِ دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لیے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین سے اترتے کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا: جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا - دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلاوا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ- کہا: یہ آدم ہیں ﷺ- پھر وہ

تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ کہا: یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، اور دراز بینی (کشادہ پیشانی) رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ ابراہیم ہیں ﷺ- پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد ﷺ کی تصویر منیر تھی، بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ دنیوی میں دیکھ رہے ہیں اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا:

اما انہ آخر البیوت ولکنی عجلتہ لانظر ماعندکم

سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لیے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اُٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون ٥ والحمد للہ رب العلمین ٥

اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تام فرمائے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں، والحمد للہ رب العٰلمین

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاعِ مسلمین کے لیے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک خانہ اور کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو، ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدوّر گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں- پھر

اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثارِ غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسارے ملکے، چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لبِ زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پرنور درخشاں اوراس میں آثارِ خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حمائل کیے، مگر حدیثِ عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت ودلکشی ٹپکتی، ساق وسرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں- پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر لگے تھے گردن دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پَر ہیں، ہوا ہے کہ اُنہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت، (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب)، کہا: یہ عیسٰے بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی - کہا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے حق سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویرِ انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا)، ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ویسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ: ج،15/ص،695/تا698/)

خطیب وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

(۵٦) انا احمد ومحمد والحاشر والمقفی

والخاتم

(فتاویٰ رضویہ :ج 15/ص، 700/بحوالہ تاریخ بغدادی للخطیب :ترجمہ 2501/ احمد بن محمد سیوطی، دارالکتاب العربی بیروت،5/99/)

ترجمہ: میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کوحشر دینے والا ،اورسب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا ،ﷺ ۔

ابویعلیٰ وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابنِ عساکر وابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور روٗیانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمِ نبی ﷺ نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں (مکہ معظّمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہوتو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں، اس کے جواب میں حضور پُرنور ﷺ نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

(۵۷) یاعم اقم مکانك الذی انت فیه ، فان الله یختم بك الهجرة کما ختم بی النبوة-

(ایضا: بحوالہ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر : ذکر من اسمہ عباس، داراحیاالتراث العربی بیروت،7/235/)

ترجمہ: اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں، ﷺ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(۵۸) عن معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو بخیبر حمار اسود فوقف بین یدیه فقال: من انت؟ فقال: انا عمروبن فلان کنا سبعة اخوة ، کلنا رکبنا الانبیاء وانا اصغرهم وکنت لك فملکنی رجل من الیهود فکنت اذا ذکرتك کبات به فیوجعنی ضربا فقال النبی صلی الله علیه وسلم :فانت یعفور-

(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت :ص، 66/ بحوالہ فتاویٰ رضویہ :ج،15 /ص،703/)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا: تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے۔ ''**کلهم لا یرکبه الا نبی**'' ان سب پر انبیاء سوار ہوا کیے **وقد کنت اتوقعك ان ترکبني ، لم یبق من نسل جدي غیري ولا من الانبیاء غیرك** مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحبِ خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس ﷺ یاد فرماتے ہیں، جب حضور پُرنور ﷺ نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

کنوئیں میں گر کر مر گیا۔

(فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،703 /)

حضرت ابومنظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

(۵۹) عن ابی منظور، قال: لما فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم - اظنه خیبر - اصاب حمارا اسود فکلمه فتکلم، فقال: (ما اسمك) قال: یزید بن شهاب. فذکر الحدیث بطوله، وان رسول الله صلی الله علیه وسلم سماه یعفورا-

(احادیث ختم نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص، 67/بحواله الاصابة فی تمیز الصحابة لابن حجر: ج ، 7/ ص،321/)

ترجمہ: حضرت ابومنظور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح فرمایا تو ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔

(فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،703 /)

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۶۰) لانبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة-

(فتاویٰ رضویہ: ج،15 /ص،705 / بحوالہ مسند امام احمد بن حنبل: حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دارالفکر بیروت،5 / 454 /)

ترجمہ: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

احمد وخطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۶۱) لا یبقی بعدی من النبوة شیئ الاالمبشرات الرؤیاالصالحة یراهاالعبداو تری له-

(ایضا:ج، 15/ص، 706/بحواله مسند امام احمد بن حنبل: حدیث سیده عائشه صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها ، دارالفکر بیروت، 2/ 129/ وتاریخ بغداد للخطیب:ترجمه، 5836/عبدالغالب بن جعفر، دارالکتاب العربی بیروت، 11/ 140/)

ترجمہ: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمرو لیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۶۲) لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذّابا کلهم یزعم انه نبی زاد عبید قبل یوم القیمة-

(ایضا: بحواله مصنف ابن ابی شیبه: کتاب الفتن، حدیث 19411/ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه کراچی، 15/ 170/)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو-عبید نے اس پر "قبل یوم القیٰمۃ" کو زائد کیا۔

خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۶۳) انما علی مِنّی بمنزلة هارون من موسی الا

انہ لا نبی بعدی

(ایضا:ص، 707/بحوالہ تاریخ بغداد للخطیب: ترجمہ 4023/ الحسن بن یزید، دارالکتاب العربی بیروت، 7/453/)

ترجمہ: علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت زید بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخاتِ صحابہ میں راوی:

(۶۴) عن زید بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لما آخی النبی صلی الله علیه وسلم بین اصحابه ، قال علی: لقد ذهب روحی وانقطع ظهری حین رأیتك فعلت باصحابك مافعلت غیری فان كان هذا من سخط علی فلك العتبی والكرامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی، قال: وما ارث منك یارسول الله؟ قال: ما ورثت الانبیاء من قبلی،.قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال: كتاب ربهم وسنة نبیهم ، وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة بنتی وانت اخی ورفیقی -

(احادیث ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت:ص، 69/ بحوالہ کنزالعمال، رقم الحدیث 25554/ جمع الجوامع للسیوطی: ج، 2/ص، 278/ فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل:رقم الحدیث 1085/ السیرة النبوة واخبارالخلفاء للدارمی :ج، 1/ص، 149/ معجم الصحابة للبغوی:ج، 2/ ص، 531/ تاریخ دمشق لابن عساکر: 21/ ص، 415/ الریاض النضرة فی مناقب العشرة:ج،1/ص،25/)

ترجمہ: حضرت زید بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخاتِ صحابہ میں راوی کہ جب حضور سید عالم ﷺ نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی : میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ امیر المومنین نے عرض کی : مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی، عرض کی: اُنہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی، حضور اقدس ﷺ نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاقِ کریمہ سے مشابہ ہیں۔

(۶۵) وما انت یاعلی! فانت منی بمنزلۃ هارون من موسی غیرانی لانبی بعدی-

(فتاویٰ رضویه:ج، 15/ص، 709/بحواله کنزالعمال: بحواله ابن عساکر عن عبدالله بن عقیل: حدیث، 33616/ موسسة الرسالة بیروت، 11/739/)

ترجمہ: تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم-

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے:

(۶۶)عن خلیفة بن عبده المنقری قال: سألت محمد بن عدی بن ربیعة بن سواءة بن جشم بن سعد: کیف سماك ابوك فی الجاهلیة محمدا ؟ قال: اما انی سألت ابی عما سألتنی عنه فقال: خرجت رابع اربعة من بنی تمیم انا احدهم وسفیان بن مجاشع ویزید بن عمرو ابن ربیعة بن حرقوص بن مازن واسامة بن مالك بن جندب بن العنبر نرید زید بن جفنة الغسانی باالشام، فلما وردنا الشام نزلنا علی غدیر علیه شجرات وقربه قائم لدیرانی فقلنا: لو اغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثیابنا ثم أتینا صاحبنا فاشرف علینا الدیرانی فقال: ان هذه للغة قوم ماهی بلغة اهل هذالبلد، فقلنا: نعم نحن قوم من مضر، قال: من ای المضائر ؟ قلنا: من خندف، فقال: اما انه سیبعث فیکم وشیکا نبی فسارعوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین ؟ فقلنا ما اسمه؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لکل واحد منا غلام فسماه محمدالذلك-

(احادیثِ ختمِ نبوت من فتاویٰ اعلیٰ حضرت: ص، 71/بحواله کنزَالعمال: رقم الحدیث 35427/دلائل النبوة لابی نعیم: رقم الحدیث 49/ دلائل النبوة للبیهقی: ج، 2/ص، 114/ معرفة الصحابة الاصفهانی: رقم الحدیث 600/تاریخ دمشق لابن عساکر:ج، 40/ص، 100/)

ترجمہ: حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمرو بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دَیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں، کہا: اما انه سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین - سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے، ہم نے کہا: اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا- انتہی. واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ-

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشر ۃ المبشر ۃ سیدنا

سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظّمہ سے کوہِ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت کی اوران کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی معبود کو مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ اُنھیں پاؤ تو میرا سلام اُنھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے، اُن کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، اُن کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر وغالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

(٦٧)فانی بلغت البلاد کلها اطلب دین ابراهیم، وکل من اسأل من الیهود والنصاریٰ والمجوس یقول هذاالدین وراءك وینعتونه مثل مانعته لك، ویقولون لم یبق نبی غیره-

ترجمہ: یہودونصاریٰ، مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہےاوراس نبی کی وہی صفت بیان کی جومیں تم سے کہہ چکااورسب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں ۔ حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اورارشاد کیا **قد رأیته فی الجنة یسحب ذیله** - میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

(فتاویٰ رضویه:ج، 15/ ص، 643/ بحواله الخصائص الکبریٰ بحواله ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعه، باب اخبارالاحبار الخ، دارالکتب الحدیثه الجمهوریة بعابدین 1/ 62/61/)

(٦٨) امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس ﷺ کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سُن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد ﷺ کے لیے ذلیل وخاضع

کر دیا، ہم نے کہا سلاطینِ عجم اُن کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا: ھل بقی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینه وبین عیسیٰ نبی قد امر عیسیٰ باتباعه وھو النبی الامی العربی اسمه احمد-

ترجمہ: ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی اُمی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر اس نے اور بتائے، از انجملہ کہا:

یخص بما لم یخص به الانبیاء قبله، کان النبی یبعث الی قومه وبعث الی الناس کافة-

ترجمہ: انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آ کر اسلام لایا۔

(فتاویٰ رضویہ: ج، 15/ص، 644/بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم: الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص، 21/و22)

(۶۹) ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا الکوکب لا یطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد-

(فتاویٰ رضویہ: ج، 15/ص، 644/بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم: الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص، 17/ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخیار الخ: دار الکتب الحدیثۃ شارع الجمھوریۃ بعابدین، 1/64/)

ترجمہ: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷۰) امام واقدی وابونعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال کنا ویھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا الحدیث

(ایضا: ص، 645/ بحوالہ دلائل النبوۃ لابی نعیم: الفصل الخامس، عالم الکتب بیروت، ص، 17/)

ترجمہ: یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر

کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

(۷۱) ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی:

قال كان احبار يهود بنى قريظة والنضير يذكرون صفة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فلما طلع الكوكب الاحمر اخبروا انه نبى وانه لانبى بعده اسمه احمد ومهاجره الىٰ يثرب فلما قدم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المدينة ونزلها انكروا وحسدوا وبغوا

(ايضا:بحواله الخصائص الكبرىٰ بحواله ابى نعيم: باب اخبارالاخيار الخ، دارالكتب الحديثة شارع الجمهورية بعابدين، 67/1)

ترجمہ: یہود بنی قریظہ و بنی نضیر حضور سید عالم ﷺ کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، ﷺ، جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہوگئے

فلما جاءهم ماعرفوا كفروا به فلعنة الله على الكٰفرين

(قرآن مجید)

ترجمہ: تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

(۷۲) زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

يا اهل يثرب قد ذهبت والله نبوة بنى اسرائيل، هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبى اٰخر الانبياء ومهاجره الى يثرب

(ايضا:ص، 6 4 6/بحواله الخصائص الكبرىٰ :باب اخبارالاخيار بحواله ابى نعيم، دارالكتب الحديثة شارع الجمهورية بعابدين، 68/1/)

ترجمہ: اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، ﷺ۔

(۷۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے ﷺ حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہورہا تھا اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

قد طلع الكوكب الاحمر الذى لم يطلع الا لخروج نبى وظهوره ولم يبق احد الا احمد وهذه مهاجره-

(ايضا:بحواله الخصائص الكبرىٰ: باب اخبارالاخيار بحواله ابى نعيم، دارالكتب الحديثة شارع الجمهورية بعابدين، 66/65/1/)

ترجمہ: بے شک سُرخ ستارہ طلوع ہوکر آیا یہ تارا کسی نبی

ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پا تا سوا احمد کے، اور یہ شہران کی ہجرت گاہ ہے ﷺ۔

(٧٤) ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرضِ تجارت رہتا جس رات حضور پُرنور ﷺ پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا:

احفظوا ما اقول لكم ، ولد هذه الليلة نبی هذه الامة الاخيرة بين كتفيه علامة الحديث

(ایضا: بحواله الخصائص الكبرىٰ: بحواله ابن سعد والحاكم والبيهقى وابى نعيم: باب ماظهر فى ليلة مولده الخ, دار الكتب الحديثه، بعابدين، 1/123/)

ترجمہ: جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے ﷺ

(٧٥) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا خاتم النبيين لا نبی بعدی-

(ابوداؤد: ترمذی: مشکوٰة: ص: 465/)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

(76) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ختم بی الرسل-

(بخاری: مسلم: مشکوٰۃ: ص: 511/)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔

(٧٧) عن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال انی عندالله مكتوب خاتم النبيين وان اٰدم لمنجدل في طه-

(شرح السنۃ: مشکوٰۃ: 513/)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے- وہ سرکار اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پتلا تیار نہیں ہوا تھا)

☆☆☆

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ختم نبوت کے اولیں محافظ

ازقلم: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ
خلیفۂ مجاز بریلی شریف سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل، سرپرست اعلیٰ ''ہماری آواز'' مدیر اعلیٰ ''الحقیقہ''

☆☆☆

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی
الامین صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفیٰ
عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

ہمارے پیارے نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(پ3/ عام الفیل/ 573ء۔م13/ ھ/634ء)

کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا اسم گرامی عبداللہ، والد گرامی کا اسم گرامی عثمان، کنیت ابو قحافہ اور القاب صدیق وعتیق ہیں۔ آزاد مردوں میں آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی نبی آخرالزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو سعادت مند شخصیات نے آپ کے اعلان نبوت پر فوراً لبیک کہا، عورتوں میں حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ پر ایمان لانے میں ذرا بھی تاخیر نہ فرمائی، بچوں میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فوراً لبیک کہا، غلاموں میں حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے آپ پر ایمان لانے میں پہل فرمائی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے جب اعلان نبوت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو آپ بھی فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گزار ہوئے:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ کیا واقعی آپ نے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے، نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، میں نے یہ اعلان کیا ہے جواب میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض گزاری:"حضور؛ کوئی اس دعوے کی دلیل، اس کا کوئی ثبوت ہے میرے پیارے آقا مخبر صادق حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلاں دن تجھے جو خواب آیا تھا اور فلاں راہب نے کہا تھا کہ یہ معدے کا بخار ہے، یہ شیطانی وسوسہ ہے، پھر بحیرا نے تمہیں بتایا یہ نبی آخرالزمان کے ظہور کا موقع ہے اور یہ نور ان کے ظہور کی علامت اور نشانی ہے اور تو زندگی میں ان کا وزیر ہوگا، مشیر ہوگا، ان کے وصال

کے بعد ان کا خلیفہ ہوگا اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر میری نبوت برحق ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ انکشافات سن کر آپ نے فوراً ''**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**'' پڑھ لیا اور سرکار ابد قرار ﷺ کی غلامی کا پٹہ ہمیشہ کے لیے اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اور پھر سرور کائنات ﷺ کے ایسے دل گرفتہ ہوئے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی اپنے پیارے آقا و مولا ﷺ کی غلامی کرتے ہوئے آپ کی ناموس اور ختم نبوت کی محافظت میں گزار دی ۔ آپ نے رفیق نبوت بن کر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کئی نامور صحابہ کرام آپ کی کاوشوں سے مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں کئی عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر و حضر میں اپنے آقا و مولا سرکار دوعالم ﷺ کے ساتھ مثل سایہ رہے۔ روز ازل سے ہی سعادتیں آپ کے حصے میں آئیں، بچپن سے لے کر اڑتیس سال کی عمر تک اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں آنے تک آپ سے کوئی ناپسندیدہ فعل سرزد نہیں ہوا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک بار پوچھا آپ کو اس دن والا دن یاد ہے آپ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا دن؟ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رب العالمین نے ساری روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ ''الست بربکم'' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرحت جذبات سے جھوم اٹھے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دن بھی یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ ساری روحیں خاموش تھیں سب سے پہلے آپ کی روح مبارک نے فرمایا تھا، ''جی ہاں تو ہمارا رب ہے''۔ سبحان اللہ، عالمِ ارواح سے لے کر عالم برزخ تک آج بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے پیارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی قرب حاصل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی اپنے پیارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس اور ختم نبوت پر پہرہ دیا کفار مکہ جب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ آور ہو کر آپ کو زدوکوب کرنے کی ناپاک جسارت کرتے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑ کر آتے اور فرماتے کیا تم ایک ہستی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ تمہیں اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرو اور بت جو بے بس ہیں مجبور محض ہیں ان کی عبادت چھوڑ دو اور اس اللہ واحد کی عبادت کرو کیا تم اس بنا پر اس ہستی کے قتل کے درپے ہو کفار یہ سن کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو چھوڑ دیتے لیکن آپ کو پکڑ لیتے، آپ کو زدوکوب کرتے، آپ کو بالوں سے پکڑ کر اذیتیں دیتے۔ آپ ہر قسم کی تکلیفیں خود برداشت کر لیتے لیکن اپنے پیارے آقا و مولا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس اور ختم نبوت پر کوئی آنچ برداشت نہ کرتے تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے اس عاشق صادق پر ناز اور اعتماد فرمایا کرتے تھے، آپ رفیق نبوت ایسے کہ ہجرت کے وقت غار میں اور اب تا قیامت مزار میں اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ ہیں۔ آپ تمام غزوات میں سرکار دوعالم ﷺ کے قدموں میں رہے افضل الخلق بعد الانبیاء والرسل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فنا فی الرسول ہیں۔ اسلیئے سارے صحابہ کرام میں زیادہ مقبول ہیں۔ آپ اپنے آقا و مولا سرکار

دوعالم ﷺ کے اشارے پر اپنا سب کچھ حاضر کر دیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر سرکار دوعالم ﷺ نے خود فرمایا تھا:" مجھے کسی کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب زمام خلافت سنبھالی تو آپ نے اس موقع پر ایک جامع اور مفصل خطبہ ارشاد فرمایا جو ہمارے مسلمان حکمرانوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے اس تاریخی خطبہ کو ملاحظہ فرمایئے لوگو! میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرو، اگر برا کام کروں تو مجھ کو سیدھا کرو، سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ ایک خیانت ہے، تم میں جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے چنانچہ میں اس کا شکوہ دور کردوں گا اور تم میں جو جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے چنانچہ میں اس سے حق لوں گا جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ اس پر ذلت کو مسلط کر دیتا ہے اور جس قوم میں بری باتیں عام ہو جاتی ہیں اللہ ان پر مصیبت کو ڈال دیتا ہے جب تک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت فرض نہیں ہے، اچھا اب جاؤ، نماز پڑھو اللہ تم پر رحم فرمائے۔

آپ نے اپنے عہد خلافت میں اٹھنے والے تمام فتنوں کا نہایت جرآت و استقامت سے مقابلہ فرمایا اور ان کا قلع قمع کیا۔ ان فتنوں میں جب مسیلمہ کذاب کا فتنہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک فتنۂ عظیمہ بن کر سامنے آیا تو آپ تڑپ کر رہ گئے اور ختم نبوت کے اولیں محافظ بن کر سامنے آئے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! مدینہ میں کوئی مرد نہ رہے، اہل بدر ہوں یا اہل احد سب یمامہ کا رخ کرو۔ آپ نے اشک بار آنکھوں سے مزید فرمایا: مدینہ میں کوئی نہ رہے حتیٰ کہ جنگل کے درندے آئیں اور ابوبکر کو گھسیٹ کر لے جائیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم خلیفۂ اوّل کو نہ روکتے تو آپ خود تلوار اٹھا کر یمامہ کا رخ کر لیتے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں پہلا جہاد برپا ہوا۔ سب سے پہلے لشکر اسلام کی کمان حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کی۔

آپ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی آپ بھی عقیدہ ختم نبوت پر جب قربان ہوئے تو خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیف اللہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا اور انہیں ختم نبوت کے منکرین و مرتدین کو کچلنے کے لئے بھیجا اور بھیجتے وقت فرمایا: موت کا حریص بن، تجھے حیات ہوگی۔ چنانچہ حضرت سیف اللہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے محافظین ختم نبوت کی قیادت سنبھالی آپ نے ختم نبوت کے منکرین کے خلاف ایسا فیصلہ کن جہاد فرمایا کہ ختم نبوت کے منکرین و مرتدین کے چھکے چھڑا دیئے۔

آپ کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار (30000) پیروکاروں کے ساتھ واصل جہنم ہوا۔ اور محافظین ختم نبوت میں سے کل بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان میں سات سو سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایسے بھی تھے جو حافظ قرآن اور عالم تھے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

الحمدللہ علی احسانہ، خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی کثیر تعداد نے اپنی جانیں تو قربان کر دیں لیکن عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہ آنے دی

ختم نبوت کے اس معرکے میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسی نیزے سے مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا جس نیزے سے اسلام لانے سے قبل آپ نے حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا آپ تحدیث نعمت کے طور پر فرماتے تھے۔ اگر میں نے زمانۂ جاہلیت میں اس نیزے سے ایک بہترین انسان (حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا اور زمانۂ اسلام میں اسی نیزے سے ایک بدترین انسان (مسیلمہ کذاب) کو مارا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کا سر اپنی تلوار سے قلم کیا۔ جب لوگ ان سے پوچھتے کہ مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کس نے کیا تو حضرت عبداللہ بن انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے میں نے تلوار ماری اور نیزہ وحشی رضی اللہ عنہ نے مارا۔ اہل مدینہ عقیدہ ختم نبوت کی محافظت میں لڑی گئی اس جنگ کے بارے میں برملا فرماتے تھے:" بخدا ہم نے ایسی جنگ نہ پہلے کبھی لڑی نہ بعد میں لڑی ,یوں مسیلمہ کذاب کا فتنۂ عظیمہ اپنے انجام کو پہنچا اور میرے پیارے نبی آخرالزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پرچم ختم نبوت ہمیشہ کے لیے بلند رہا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اولاد امجاد نے بھی ہمیشہ ختم نبوت کے عقیدے پر نہایت استقامت سے پہرہ دیا۔ مملکت خداداد پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں تحریک ختم نبوت چلی تو اس وقت بھی قیادت صدیقی خانوادے کے فرد فرید حضرت علامہ مولانا حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے احسن انداز میں سنبھالی اور اس تحریک کو منطقی انجام تک پہنچایا اور ختم نبوت کے منکرین کو مملکت خداداد پاکستان میں سرکاری طور پر کافر و زندیق قرار دیا گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت پر قرآن و حدیث شاھد و ناطق ہیں۔ ایک سو اکیاسی احادیث آپ کے خصوصی فضائل میں مروی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں بھی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین

ڈاکٹر اقبال کے ان اشعار پر مقالے کا اختتام کرتا ہوں۔

آں امن الناس برمولائے
آں کلیم اول سینائے
ہستی او کشت ملت را چو
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

☆☆☆

ختم نبوت کے تحفظ میں پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نمایاں کردار

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ
خلیفہ مجاز بریلی شریف سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل، سرپرست اعلیٰ ''ہماری آواز''، مدیر اعلیٰ ''الحقیقہ''

☆☆☆

برصغیر پاک وہند کے علماء ومشائخ میں قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1356ھ/ 1937ء) کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپ گلستان سادات کے ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول ہیں جن کی علمی وروحانی خوشبو سے ایک جہان معطر ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت سید نذر دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا احمد علی سہارن پوری اور مولانا محمد شفیع (بھوئی، اٹک) رحمۃ اللہ علیھم کے نمایاں ہیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل تھی۔ آپ دنیائے تصوف کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ ایک مرد کامل، عالم فاضل، فقیہ اور قادر الکلام شاعر کے وصف سے متصف ہیں۔ آپ وحدت الوجود پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں آپ کی تمام علمی وروحانی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا البتہ برصغیر میں جب خطۂ قادیان سے ایک ایسا شیطان سامنے آیا جس نے انبیاء واولیاء، صحابہ واہل بیت کی شان اقدس میں نہایت نازیبا کلمات کتابوں میں باضابطہ لکھ کر شائع کئے۔ کبھی مجدد بنا کبھی مہدی موعود کا دعویٰ کیا اور بالآخر اُس خبیث نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کردیا۔ اگرچہ برصغیر کے علماو مشائخ کی کثیر تعداد نے اس کا ہر طرح تعاقب کیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قسام ازل نے اس کے رد بلیغ کے لیے آپ کو خصوصی طور پر اس کے سامنے لایا تھا۔ آپ نے اس فتنۂ قادیانیت کا ایسا علمی وعملی تعاقب فرمایا کہ جس کی مثال ملنا محال ہے۔ 1307ھ/ 1890ء میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر کیا، حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے اور جب آپ نے حجاز مقدس ہی میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا پنجاب میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا جس کا سد باب صرف آپ کی ذات سے متعلق ہے اگر اس وقت آپ محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے اور وہ فتنہ زور نہ پکڑ سکے گا۔ اسی طرح پیغمبر آخر الزماں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بھی آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے تاکید فرمائی۔ اس سلسلے میں کئی بشارات ہیں موضوع کی مناسبت سے یہاں ایک بشارت قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

ملفوظات مہریہ میں قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ

علیہ کا ایک قول یوں لکھا ہوا ہے، عالم رویا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی مقراض سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ یہ وہ حقیقی پس منظر ہے جس کی بنا پر آپ نے ساری زندگی مرزا قادیانی آنجہانی کی جھوٹی نبوت کا رد بلیغ جاری وساری رکھا۔

1317ھ/ 1899ء میں آپ نے مرزا آنجہانی کی مشہور کتاب ''ایام الصلح'' اور دیگر رسائل کے رد میں قلم اٹھایا اور فارسی زبان میں ہدیۃ الرسول جیسا عظیم شاہکار سامنے آیا۔ مرزا آنجہانی نے چونکہ ''ایام الصلح'' کو کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کے لئے فارسی زبان کا سہارا لیا تھا اسی لیے اس کا مؤثر رد فارسی زبان ہی میں ممکن تھا۔ مقام افسوس ہے کہ قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی رد قادیانیت میں اولین تصنیف پچانوے (95) سال بعد 1415ھ/ 1994ء میں شائع ہو کر سامنے آئی۔ بعد میں مولانا سید عزیز الرحمٰن شاہ گردیزی صاحب زید مجدہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اس کی تخریج وحواشی لکھ کر شائع کروایا۔ اللّٰھم زد فزد۔ قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے رد قادیانیت میں اپنی اس اولین تصنیف میں طریقۂ تحریر یہ اختیار فرمایا کہ پہلے لفظ ''قال'' یعنی اس نے کہا لکھ کر مرزا قادیانی کی کتب سے اقتباس پیش فرماتے ہیں اور پھر لفظ ''اقول'' یعنی ''میں کہتا ہوں'' لکھ کر اس کے قول کا رد فرماتے ہیں۔

واللہ! کیسا حسین طریق کار ہے۔ قاری کے سامنے دونوں نقطہ نظر آجاتے ہیں اور پھر اسے حق وباطل میں فرق کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔

1317ھ/ 1899ء، 1900ء میں آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کے رد میں دوسری کتاب ''شمس الھدایہ فی اثبات حیاۃ المسیح'' جس میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں مرزا آنجہانی کے اٹھائے گئے سوالات کا ایسا مسکت جواب دیا کہ قادیانیت کے ایوان لرز کر رہ گئے۔

1319ھ/ 1902ء میں آپ کے قلم فیض رقم سے فتنۂ قادیانیت کے رد میں تیسری کتاب ''سیف چشتیائی'' منصۂ شہود پر آئی جس میں مرزا آنجہانی کی کتاب ''اعجاز المسیح'' اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی ''شمس بازغہ'' کا ایسا رد بلیغ فرمایا کہ ان دونوں کتابوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ آپ کی اس کتاب کو رد قادیانیت میں شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ اسی طرح آپ کے چند فتاویٰ کو ''فتاویٰ مہریہ'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے ان میں بھی ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں کئی فتاویٰ موجود ہیں۔ یہ تو تھیں قادیانیت کے رد میں آپ کی قلمی معرکہ آرائیوں کی ایک جھلک۔ اب عملی طور پر مرزا آنجہانی سے پنجہ آزمائی کا ایک منظر بھی ملاحظہ فرمالیں۔

20 / جولائی 1900ء کو مرزا آنجہانی نے ایک اشتہار عام کے ذریعے قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا مقابلہ کرنے کے لئے للکارا۔ اس نے شرائط بھی خود طے کیں۔ جوں ہی یہ اشتہار گولڑا شریف پہنچا۔ آپ نے اسی دن اخبار چودھویں صدی میں جوابی اشتہار شائع کروایا اور مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ اس کا چیلنج قبول فرمالیا اور مناظرے کے لیے 25

اگست 1900ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ آپ پچاس علمائے کرام کی جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔ دور ونزدیک سے عقیدۂ ختم نبوت کے سینکڑوں محافظین علماء ومشائخ اور ہزاروں مجاہدین ختم نبوت جوق در جوق لاہور پہنچ گئے۔ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ برکت علی ہال بیرون موچی دروازہ لاہور میں قیام فرمایا۔ مرزا کا انتظار کیا تا کہ وہ آئے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔ مگر مرزا قادیانی کو قادیان ہی سے باہر آنے کی ہمت نہ ہوسکی 25 اگست کا دن گزر گیا۔ 26 اگست بھی چلا گیا لیکن مرزا نہ آیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مرزا نے جس طرح بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ چیلنج کیا تھا وہ مرد میدان بنتا اور آپ کے سامنے آتا۔ لیکن منظر عام سے ایسا غائب ہوا جس طرح گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔ قادیانیت ذریت اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا آنجہانی کو لاہور لانے میں بری طرح ناکام ہوگئی۔ یوں فتنۂ قادیانیت کو شکست فاش ہوئی اور عالم اسلام کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

الحمدللہ اسی دوران قادیانی جماعت کے ایک وفد نے قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی کہ آپ مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا صاحب دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اپاہج کے حق میں دعا کریں، جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفایاب ہوجائے اسی کو برحق مان لیا جائے۔ اس پر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں، میں حاضر ہوں۔ تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا ومولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر قرآن لکھنے لگے۔ سبحان اللہ۔

المختصر 27 / اگست 1900ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں فتح مبین کے طور پر علماء ومشائخ کا عظیم الشان اجتماع ہوا اور آخر میں آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع وعریض تھا۔ آپکے خلفا وتلامذہ، اور مریدین عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں ہمیشہ نمایاں طور پر سامنے رہے۔ ان سب کی خدمات بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کے اکلوتے صاحب زادے اور جانشین حضرت علامہ پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابوجی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1394ھ/1974ھ) نے بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کی تردید میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی راقم نے ایک الگ مقالے میں ان کی خدمات کا ایک طائرانہ جائزہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کو ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔ ☆☆☆

ردقادیانیت میں امام احمد رضا کی انفرادیت

ازقلم:۔مفتی ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ
صدر مفتی ازہری دارالافتا، ناسک
صدرالمدرسین امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک
متوطن: احمد پور (پچھم ٹولہ افریل) کدوضلع کٹیہار، بہار

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں سرورکون ومکاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے پیشن گوئی کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

”ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النارالاملة واحدة قالوا:من ھی یا رسول اللّٰہ ؟قال ماانا علیه واصحابی“

[مشکوۃالمصابیح، ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة]

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ،ایک کے علاوہ سب جہنمی ہوں گے،صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)!وہ نجات یافتہ فرقہ کون سا ہے؟ آپ نے ارشادفرمایا:وہ جو ہمارے اور ہمارے صحابہ کے راستے پر قائم ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر سرکاردوعالم ﷺ کا خصوصی فیضان اور خاص نگاہ عنایت تھی جس کا ثمرہ ونتیجہ یہ ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ ﷺ کے عطافرمودہ اعتقادات پر سختی سے قائم رہے اور اسی کی تبلیغ فرمائی ،ان کے خلاف کوئی نظریہ قبول نہ فرمایا بلکہ اسلام مخالف ہر اعتقادی امر سے یکسر دور ونفور رہے اور سرکاردوعالم ﷺ کے بیان کردہ معتقدات کے خلاف اسلام میں ہر نیا نظریہ رکھنے والوں کے خلاف جہاد فرمایا اوران کا تعاقب کیا بلکہ ایسے بدباطن کی سرکوبی سب سے اولیں فرض سمجھا۔

صحابۂ کرام جن عقیدوں پر کار بند اور سختی سے گامزن تھے ان میں سے ایک بنیادی عقیدہ **”عقیدۂ ختم نبوت“** تھا یعنی ہر صحابی رسول اس پر کامل ایمان رکھتے تھے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ”خاتم النبیین“ ہیں ،آپ سب رسولوں کے آخر میں تشریف لائے اب آپ کے بعد کسی نیے نبی کا پیدا ہونا محال ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دورِ صحابہ میں سب سے پہلے عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف **”مسیلمہ کذاب“** نے آواز بلند کی اورحضور نبی کریم علیہ الصلوۃ

والتسلیم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کی سپہ سالاری میں ایک عظیم اسلامی لشکر بھیج کر جہاد کا حکم دیا اور اسے ہمیشہ کے لیے کیفر کردار تک پہونچا دیا۔

صحابۂ کرام کا زمانہ جوں جوں ختم ہوتا گیا حالات بڑی تیزی کے ساتھ بدلتے گیے حتی کہ وہ زمانہ بھی آیا کہ اسلامی احکام ومسائل کے ساتھ اسلامی عقیدوں میں اختلاف پیدا ہونے لگا اور سرکار علیہ السلام کی پیشین گوئی کے مطابق امت مسلمہ مختلف گروہ میں بٹنے لگی۔

خاص ہندوستان ہی میں بے شمار فرقے اور لاتعداد گروہ پائے جاتے ہیں، انہیں گمراہ اور بے دین فرقوں میں سے ایک باطل فرقہ ''قادیانیت'' بھی ہے

اس کا بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے، اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کے پیروکار خود کو ''احمدی'' اور ''قادیانی'' کہلاتے ہیں اور اپنی جماعت کو ''جماعتِ احمدیہ'' کہتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ زجراًوتوبیخاً اس کے سرغنہ ''غلام احمد'' کی طرف منسوب کرکے اس گروہ کو ''غلامیہ'' سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء کو صوبہ پنجاب کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا اور ۱۸۵۷ء غدر کے سال میں وہ ۱۷/ یا ۱۸/ سال کا تھا، مرزا باقاعدہ کسی درس گاہ کا تعلیم یافتہ نہ تھا، اس نے گھر پر ہی ابتدائی فارسی اور عربی پڑھی، ۱۸۶۶ء میں سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں بحیثیت کلرک اس کا تقرر ہوا۔ تقریباً ۲۵/ یا ۳۰/ سالوں تک ملازمت پر برقرار رہا، اس نے ملازمت کے دوران ہی عیسائی پادریوں سے بحث ومباحثہ اور ان سے خفیہ ملاقاتیں بھی کرنا شروع کر دیا تھا، ملازمت سے برطرف ہونے کے بعد لاہور سے پھر قادیان آیا اور وہی سے اشتہار بازی کا سلسلہ شروع کیا بعدہ تصنیف وتالیف میں طبع آزمائی کی اور ۱۸۷۹ء میں اس نے پہلی کتاب شائع کی اس نے اس کتاب کا نام ''البراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ'' تجویز کیا مرزا نے یہ کتاب بڑے زوروشور سے چھپوائی، اس کی طباعت کے لیے دیگر وزرا نے بھی مالی امداد کی۔ مرزا نے اس کتاب کی اشاعت کے بعد جلدی جلدی بڑے بڑے دعوے کرنے شروع کر دیے ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۸ء تقریبا نو سالوں میں اس نے ترتیب وار جو بڑے بڑے دعوے کیے وہ انتہائی حیرت ناک اور افسوس ناک بھی تھے، سب سے پہلے اس نے خود کو ''مامور من اللہ'' کہا پھر ''محدث'' پھر ''مجدد'' بعدہ ''مثل مسیح'' اور پھر جلد ہی ''مسیح موعود'' ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا بالآخر ۱۸۹۰ء میں وہ ''نبوت'' کا دعویٰ کر بیٹھا۔

مرزا کے دعوئ نبوت سے سیدھے اہل سنت وجماعت کے اجماعی عقیدہ ''عقیدۂ ختم نبوت'' پر ضرب کاری ہو رہی تھی، کیوں کہ اس کے نبی ہونے کا مطلب رحمت دوعالم نبی آخر الزمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی نہ ماننا ہوا، اور یہ قرآن وسنت کے ظاہری نصوص کا سراسر رد

اور دورِ صحابہ سے اب تک سلفا وخلفا علما وائمہ دین کے اجماع کا یکسر خلاف ہے۔

مرزا نے اپنا دعویٰ نبوت امت پر تھوپنے کے لیے طرح طرح سے ماحول سازی کی کوشش کی، لوگوں سے اپنے دعویٔ نبوت کا کھوٹ چھپانے کے لیے انبیائے کرام کے معجزات کو مسمریزم قرار دیا، اس سے بھی کام نہ بنا تو انبیائے کرام پر الزام تراشی، مسیح موعود حضرت سیدنا عیسی روح اللہ وکلمۃ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں سخت گستاخیاں کی، جھوٹی وحی اور من گڑھت الہامات کا دعویٰ کرنے لگا، وہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ لوگ بآسانی اس کے دام مکر وفریب کا شکار ہو جائیں گے اور اس کی نبوت کا سکہ رائج ہو جائے گا مگر وہ یہ بھول رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ اگر چہ حضور اکرم ﷺ پر منقطع فرما دیا ہے لیکن ان کی نیابت ووراثت اور دین کے تحفظ وبقا کے لیے ان کی جانشینی علمائے ربانیین کو سونپی ہے، علما کی جماعت کسی طرح بھی اس قسم کی بے ہودہ گوئی اور دین کے اجماعی عقیدہ کے خلاف بکواس وہفوات ذرہ برابر برداشت نہ کریں گے، چناں وقت گذرتا رہا، تاریخی اوراق گواہ ہیں کہ جب مرزا نے عقیدۂ ختم نبوت پر طرح طرح سے شب خون مارنے کی کوشش کی تو علمائے ربانیین نے پرزور اس کی مخالفت کی، عوام اہل سنت کے سامنے اس کے دعویٰ کا جھوٹ اور من گڑھت الہامات کا پول کھول کر اس کے جھوٹے دعویٔ نبوت کے بال و پر اور تار و پود بکھیر دیے۔

ردِ قادیانیت میں علمائے اہل سنت کی کوششیں

معزز قارئین! اوپر آپ نے پڑھا کہ فتنۂ قادیانیت کے گمراہ کن اور باطل نظریات جوں جوں ظاہر ہونے لگے، بلا تاخیر علمائے اہل سنت نے اپنی دینی ذمہ داری اور ایمانی فریضہ سمجھتے ہوئے اس کے مکر وفریب کی نشاندہی اور اس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا، اس کے خلاف سب سے پہلی آواز لاہور کی سرزمین سے بلند ہوئی اور مناظر اہل سنت مفتی غلام دستگیر قصوری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسیح قادیان مرزا غلام احمد کے خلاف ایک جامع اور مبسوط فتویٰ مرتب کیا۔ اس کے علاوہ کئی اور اہم کتابیں اور جامع رسالے مرتب فرما کر مرزا قادیانی کے ہفوات وواہیات کو آشکارہ کیا، ان کے علاوہ دیگر علمائے اہل سنت نے بھی زبانی اور تحریری اس کا رد وطرد لکھا جن میں سیدنا شاہ پیر مہر علی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی نمایاں اور سرفہرست شمار کیا جاتا ہے، آپ نے بڑے شد ومد کے ساتھ اس کا رد کیا اور اس کی فتنہ انگریزیوں سے قوم کو متنبہ فرمایا ''شمس الہدایۃ فی اثبات حیات المسیح'' آپ ہی کی تصنیف لطیف ہے، اس کتاب نے مرتدِ قادیان مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ہمنواؤں میں کھلبلی مچادی، ان کے علاوہ دیگر علمائے حق نے بھی ان کا رد لکھا خصوصاً ۱۸۹۳ء میں مولانا غلام رسول شہید امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الالہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح''، مولانا ارشاد حسین مجددی رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''فتویٰ در تردید

دعاوی مرزا قادیانی‘‘ اور مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ’’فتویٰ در ابطالِ نکاح المرتد‘‘ لکھ کر پنجاب میں سب سے پہلے مرزا کو ’’مرتد‘‘ قرار دیا۔

بلکہ جنوری ۱۸۹۷ء کو مناظر اہل سنت مفتی غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرزا کو مباہلہ کے لیے للکارا اور ’’فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی‘‘ لکھی، مرزا مبہوت ہوکر میدانِ مباہلہ نہ پہونچا ورنہ ضرور عذاب الٰہی میں گرفتار اور علی رؤس الاشہاد رسوا اور ذلیل وخوار ہوتا۔

یہی نہیں بلکہ صحافتی میدان میں بھی اس گمراہ فرقے کی گمراہیت اور اس کے باطل نظریات واعتقادات کا رد کرنے کا شرف اہل سنت وجماعت کو حاصل رہا، چنانچہ اُس زمانے میں اہل سنت وجماعت کے کئی ماہانہ، ہفتہ واری رسائل وجرائد اور روزنامہ اخبار وغیرہ جاری تھے جن میں قادیانیت کا بھرپور رد ہوتا تھا جن میں سرفہرست دبدبۂ سکندری رام پور، تحفۂ حنفیہ پٹنہ وغیرہ شامل ہیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ کی عبقریت

امام احمد رضا قدس سرہ کی ذات بابرکات تیرہویں صدی کے اواخر اور چودھویں صدی کے اوائل میں سرزمین ہند پر اللہ عزوجل کی بڑی نشانی، رسول ہاشمی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم معجزہ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھلی کرامت تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات ستودہ صفات کو بے شمار محاسن وکمالات کی جامع کامل، علوم ظاہر وباطن کا حسین سنگم، شریعت وطریقت کا مجمع البحرین بنایا تھا، آپ اپنے وقت کے عظیم المرتبت قائد، عالمی دینی ومذہبی پیشوا، بے نظیر فقیہ، بے مثال محدث، نادرالزمان مجتہد، فائق الاقران مفتی اور عدیم المثال محقق تھے۔

آپ نے دینی وملی، فقہی وحدیثی تحریری وتصنیفی اور دعوتی وتبلیغی مختلف میدانوں میں غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں، آپ کی خدمات کا دائرہ حد جہاں وسیع اور کئی دہائیوں پر محیط ہے، آپ نے اپنے زمانے میں پھیلے فرسودہ رسومات وبدعات، غیر شرعی خرافات ومنکرات، دینی مسائل میں بڑھتی بے راہ روی اور فقہ حنفی پر کی جانے والی انگشت نمائی کے خلاف مضبوط محاذ قائم کیا اور اسلامی عقائد، دین کے بنیادی معتقدات پر حرف زنی کرنے والوں اور اللہ ورسول کی شان پاک میں طرح طرح کی گستاخی وبے ادبی کرنے والوں کے خلاف جہاد بالقلم کا علم بلند کیا، تائید غیبی نے یاوری کی، فتح ونصرتِ الٰہی نے آپ کے قدم چومے، آپ نے اپنی نادر تحقیقات اور غیر معمولی زور استدلال سے بھرپور کتب ورسائل کے انبار لگادیے، آپ نے اپنی کتابوں میں تحقیق وتدقیق کے وہ دریا بہائے، علم وآگہی، حق گوئی اور راست بازی کے ایسے لعل وگوہر لٹائے کہ بڑے بڑے مصنفین ومحققین آپ کی کتابیں اور اُن میں ناقابل انکار دلائل کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، بے مثال طرز استدلال دیکھ کر دم بخود رہ گیے اور ورطۂ حیرت میں پڑ گیے، مختلف علوم وفنون میں آپ کی تصنیفات وتالیفات کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے، آپ کی ان کثیر تصانیف کو دیکھ کر دنیا والوں نے آپ کو ’’

مصنف اعظم'' کے بھاری بھرکم لقب سے یاد کیا۔

آپ نے اپنے زمانے میں اصلاح وموعظت اور دین متین کی تجدید واحیا کا وہ عظیم کارنامہ انجام دیا جس پر عرب وعجم ،حل وحرم اور ہند وسندھ کے اکابر علما ومشائخ نے باتفاق رائے آپ کو چودھویں صدی ہجری کا مجدد کہا بلکہ شش جہات آپ کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں کو دیکھ کر دنیا والے آپ کو ''مجدد اعظم'' اور ''مصلح اعظم'' سے یاد کرتے ہیں۔

آپ کے کارناموں میں سب سے فائق ونمایاں کام اللہ ورسول جلا وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں اوراعدائے دین کے خلاف سد سکندری باندھنا ،تحریر وقلم ،جدل ومناظرہ ،زبان وبیان غرض کہ ہر جہت سے اوران کا ردوطرد،ان کے مکر وفریب سے لوگوں کے ایمان کی حفاظت کرنا ہے،آپ نے اپنے زمانے کے جملہ فرقہائے باطلہ کے گندے وگھناؤنے عقیدوں اور باطل وعاطل افکارونظریات کا وہ رد بلیغ اورٹھوس تعاقب فرمایا کہ صبح قیامت تک ان کے پاس اس کا کوئی جواب اورتوڑ نہیں ،اس طرح آپ نے ناقابل تردید دلائل وبراہین سے ان کا رد فرما کر ان کی تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی۔

ردِقادیانیت میں اعلیٰ حضرت کی انفرادیت

پچھلے سطور میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ قادیانیت کا فتنہ جب طشت از بام ہوا تو چہار جانب سے علمائے اہل سنت نے تقریراً وتحریراً اس فتنہ کی سرکوبی میں مسلسل کوشش وسعی فرمائی ،امام احمد رضا قدس سرہ نے وہابیت ،دیوبندیت ،نیچریت ،رافضیت وخارجیت کی خانہ تلاشی کے ساتھ فتنۂ قادیانیت کے رد میں وتعاقب میں کوئی کسر نہ چھوڑی بلکہ آپ نے ردقادیانیت میں وہ عظیم خدمات انجام دی ہیں جو دیگر علمائے اہل سنت کے کارہائے نمایاں پر فائق ومنفرد المثال اور ایک مجدد وقت کے منصب کے شایان شان ہیں

۱۳۱۴ھ کو مناظر اہل سنت مفتی غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ نے مرزا کو مباہلہ کی دعوت دی ،جس پر مرزا عذاب الٰہی سے خوف زدہ ہوکر وقتِ موعود پر میدان مباہلہ میں نہ آیا اور عذاب الٰہی سے بچ نکلا،اسی سال علامہ قصوری نے داعی اجل کو لبیک کہا اور آپ خلد آشیاں ہوگیے۔

علامہ قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال تک قادیانیت کا فتنہ بریلی شریف تک نہ پہونچا تھا اور نہ اس کی تلبیسات کی خبر ابھی تک امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ کو تھی ،اس کی فتنہ گری کی خبر علامہ قصوری کی وفات کے ایک سال بعد بریلی شریف پہونچی،اس کے پیچھے بھی ایک تفصیلی واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ء کو سہارن پور یوپی سے ''حیات مسیح'' کے سلسلے میں بریلی شریف ایک استفتا بھیجا گیا جس کے جواب اورقادیانی کے رد میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے بڑے شہزادے حضور حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان قادری نوراللہ مرقدہ نے **''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی''** تحریر فرمائی جس پر امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ نے تقریظ لکھی اور مرتد قادیان

مرزا غلام احمد قادیانی کو ''فرعون اور شیطان'' قرار دیا۔

۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مولانا پیر عبدالغنی کشمیری امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امرتسر سے بریلی شریف ایک فتویٰ تصدیق کے لیے بھیجا جس میں مرزا کی متفرق عبارتیں درج تھیں جس کے جواب میں امام اہل سنت نے ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' نامی رسالہ تحریر فرمایا، اس رسالہ کے شروع میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح و مثلِ مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح ''کلمۃ اللہ علیہ صلوۃ اللہ'' بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' [۱۳۱۵ھ] مسمیٰ کیا، یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن، نے اپنے رسالۂ مبارکہ ''تحفۂ حنفیہ'' میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرمایا، بحمداللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشانِ صفحات نقل کیے مثلِ مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں، ان میں صاف صاف انکارِ ضروریات دین اور بہ وجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے، فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

[فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲، ص ۴۳، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف]

پھر آپ نے ارسال کردہ متعدد عبارتوں کے کفریات پر کلام کرتے ہوئے دس کفروں کی نشان دہی فرمائی اور ہر ایک پر کتاب و سنت اور ائمہ اعلام کے نصوص سے واضح اور روشن دلیلیں پیش فرما کر مذکورہ اقوال کا کفری ہونا مبرہن کیا، فقیر راقم السطور یہاں تلخیصاً دسوں کفر تحریر کرتا ہے تفصیلی دلائل رسالہ مذکورہ میں دیکھیں۔

پہلا کفر: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے۔ ''میں احمد ہوں جو آیتِ کریمہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ میں مراد ہے۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی بن مریم روح اللہ علیہما الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے، جس کا نام پاک ''احمد'' ہے، ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

دوسرا کفر: ''توضیح مرام'' طبع ثانی صفحہ ۹ میں لکھتا ہے کہ ''میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی میں نبی ہوتا ہے''

تیسرا کفر: ''دافع البلا'' مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول

بھیجا''

چوتھا کفر: مجیب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید (اور وہ یہ بھی کہتا ہے) کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔

ان اقوال خبیثہ میں اولاً: کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ، ثانیاً: نبی اللہ ورسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا کیا، وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے، ثالثاً: اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا، رابعاً: اپنی گڑھی ہوئی کتاب ''براہین غلامیہ'' کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' میں یوں فرمایا۔ ان سب سے قطعِ نظر ان کلماتِ ملعونہ میں صراحۃً اپنے لیے نبوت ورسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ بہ اجماعِ قطعی کفرِ صریح ہے، فقیر نے رسالہ ''جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ'' خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیتِ قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعاً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزءِ ایقان ہے۔

پانچواں کفر: ''دافع البلا'' ص ۱۰/ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری (فضیلت) کا اظہار کیا۔

چھٹا کفر: اسی رسالے کے ص ۱۷/ پر لکھا ہے:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

ساتواں کفر: ''اشتہار معیار الاخیار'' میں لکھا ہے کہ میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں، یہ ادعا بھی بہ اجماعِ قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مسمیٰ بہ ''رد الرفضہ'' میں شفا شریف، روضہ وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا کہ بہ اجماعِ مسلمین کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے اجماعا کافر ملحد ہے۔

آٹھواں کفر: ''ازالہ'' ص ۳۰۹/ پر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے، مسمریزم لکھ کر کہتا ہے ''اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا'' یہ کفر **متعدد کفروں کا خمیرہ ہے، معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔**

نواں کفر: ''ازالہ'' ص ۱۶۱/ پر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت لکھا: بہ وجہ مسمیر یزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب نا کام رہے۔

دسواں کفر: ''ازالہ'' ص ۶۲۹ پر لکھتا ہے ''ایک زمانے میں چارسو نبیوں کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے'' یہ صراحۃً **انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی تکذیب**

ہے۔
[ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲، ۴۳-۵۳، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف]

مذکورہ رسالہ میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے دسوں کفر ترتیب وار درج کیے اور ہر ایک کا کفری ہونا بھی ثابت کیا اور پھر رسالہ کے اخیر میں یہ حکم صادر فرمایا:

''اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقینا کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر، کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام وپیشوا ومقبول خدا کہتے ہیں قطعا یقینا سب مرتد ہیں سب مستحق نار''

[فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲، ص ۵۵، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف]

اس رسالہ میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرزا کی **مشروط تکفیر** فرمائی کیوں کہ اب تک امام اہل سنت کی نظر سے مرزا کی اصل کتابیں جن میں یہ عبارتیں درج تھی نظر سے نہ گذری تھیں مگر اس فتویٰ کے بعد امام اہل سنت نے مرزا کی کتابیں منگوائیں اور جب شمس وامس کی طرح واضح ہو گیا کہ یہ عبارتیں واقعی مرزا کی ہی ہیں اور کھلی کفریات پر مشتمل ہیں تو پھر آپ نے جزم ویقین کے ساتھ اسی سال ۱۳۲۰ھ میں **''المعتقد المنتقد''** کے نادر ونایاب حاشیہ **''المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد''** میں مرزا کی بعض عبارتیں ذکر کر کے حکم کفر جاری فرمایا، ذیل میں اس یادگار اور تاریخی فتویٰ کی عربی عبارت مع ترجمہ پیش کی جاتی ہے:

ومنهم المرزائية: ونحن نسميهم الغلامية ،نسبة الى غلام احمد القاديانى، دجال حدث فى هذا الزمان ،فادعى اولا مماثلة المسيح ، وقد صدق والله! فانه مثل المسيح الدجّال الكذّاب، ثم ترقى به الحال فادعى الوحى،وقد صدق والله! لقوله تعالىٰ :وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحىٰ بَعْضُهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا-اما نسبة الايحاء الى الله سبحنه وتعالى وجعله كتابه البراهين الغلامية كلام الله عزوجل فذلك ايضا مما اوحى اليه ابليس:ان خذ منى، وانسب الى اله العلمين۔

ثم صرح بادعاء النبوة والرسالة، وقال : هو الله الذى ارسل رسوله فى قاديان-وزعم ان مما نزل الله تعالىٰ عليه انا انزلناه بالقاديان وبالحق نزل -وزعم انه هو احمد الذى بشربه ابن البتول ، وهو المراد من قوله تعالى عنه : مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ-وزعم ان الله تعالى قال له : انک انت مصداق هذه الآية :هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ -ثم اخذ يفضل نفسه اللئيمة على كثير من الانبياء والمرسلين، صلوات الله تعالىٰ وسلامه عليهم اجمعين ،وخص من بينهم كلمة الله وروح الله ورسول الله عيسى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اى اتركوا ذكر ابن مريم فان غلام احمد افضل منه واذقد اوخذ بانک تدعى مماثلة عيسى

رسول الله عليه الصلوة والسلام،فاين تلك الآيات الباهرة التى اتى بها عيسى كاحياء الموتى ، وابراء الاكمه والابرص ،وخلق هيئة الطير من الطين ،فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالىٰ ، فاجاب بان عيسى انماكان يفعلها بمسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان انكلتره ،قال: ولو لا انى اكره امثال ذلك لاتيت بها -واذ قد تعود الانباء عن الغيوب الآتية كثيرا ،ويظهر فيه كذبه كثيرا بثيرا، داوى داء ه هذا بان ظهور الكذب فى اخبار الغيب لا ينافى النبوة ،فقد ظهر ذلك فى اخبار اربع مائة من النبيين ،واكثر من كذبت اخباره عيسى ،وجعل يصعد مصاعد الشقاوة حتى عد من ذلك واقعة الحديبية -فلعن الله من آذى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،ولعن من آذى احدا من الانبياء ،وصلى الله تعالىٰ على انبيائه وبارك وسلم۔

واذقد اراد قهر المسلمين على ان يجعلوه اياه المسيح الموعود ابن مريم البتول، ولم يرض بذلك المسلمون ، واخذوا يتلون فضائل عيسى صلوات الله عليه قام بالنضال، وطفق يدعى له عليه الصلوة والسلام مثالب ومعايب حتى تعدى الى امه الصديقة البتول، المصطفاة المطهرة المبرأة بشهادة الله تعالىٰ ورسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،وصرح ان مطاعن اليهود على عيسى وامه لا جواب عنهاعندنا ،ولانستطيع ردها اصلا، وجعل يلمز البتول المطهرة من تلقاء نفسه فى عدة مواضع من رسائله الخبيثة بما يستثقل المسلم نقله وحكايته ثم صرح ان لادليل على نبوة عيسى، قال بل عدة دلائل قائمة على ابطال نبوته ثم تسترفرقا عن المسلمين ان ينفروا عنه كافة ،فقال: وانما نقول بنبوته لان القرآن عده من الانبياء ،ثم عاد فقال :لايمكن ثبوت نبوته،وفى هذاكما ترى اكذاب للقرآن العظيم ايضا، حيث حكم بماقامت الادلة على بطلانه، الى غير ذلك من كفرياته الملعونة اعاذالله المسلمين من شره وشر الدجاجلة اجمعين

[المستند مع المعتقد، ص ۲۲۴-۲۲۳ ،المجمع الاسلامی]

ترجمہ:"ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے اس کا نام "غلامیہ" رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ۔وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے۔ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سبحانہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب "براہین احمدیہ" کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العلمین کی

طرف۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کردی اور لکھ دیا کہ ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اس پر اتری ہے کہ ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اتارا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور ان کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ میں بشارت دیتا آیا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔'' اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔

پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۂ خدا اور روح و رسول خدا عز وجل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنقیص شان کے لیے خاص کر کے کہا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی سے چنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں۔ اور اس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات کہی جس کے بطلان پر دلائل قائل ہیں۔ ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

[جہان امام احمد رضا، ص ۱۷، ص ۲۶۴-۲۶۵]

امام احمد رضا قدس سرہ چودہویں صدی ہجری میں نہ صرف ملک بھارت کے یگانۂ روزگار مفتی تھے بلکہ اس صدی میں آپ کی شخصیت شش جہات سے عالمی شخصیت کے مقام پر فائز تھی، قرآن وتفسیر، حدیث وفقہ جیسے علوم دینی ہوں یا منطق وفلسفہ اور سائنس وٹکنالوجی جیسے جدید علوم وفنون کے تمام میدانوں میں آپ کو یکساں مقبولیت واولیت حاصل تھی، علم الفقہ والفتویٰ میں آپ اس شان کے حامل تھے کہ دنیا بھر سے عوام وخواص آپ کی خدمت میں استفتا کرتے، بسا اوقات ایک ایک وقت میں آپ کے پاس چار چار سو استفتے جمع ہوجایا کرتے تھے، آپ ایک مقام پر بطور تحدیث نعمت بیان فرماتے ہیں:

''یہاں بحمد اللہ تعالیٰ فتویٰ پر کوئی فیس نہیں لی جاتی، بفضلہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ تمام ہندوستان و دیگر ممالک مثل چین وافریقہ وامریکہ وخود عرب شریف وعراق سے استفتا آتے ہیں اور ایک ایک وقت میں چار چار سو فتوے جمع ہوجاتے ہیں۔

[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج:۶، ص ۵۶۲، باب الامامۃ]

جب مرزا قادیانی کا فتنہ شہر شہر پھیلنے لگا تو ہر چہار جانب سے اہل اسلام آپ سے سوالات کر کے اس کے

متعلق شرعی رہنمائی کے طالب ہوئے جس پر آپ نے اپنے مختلف فتاویٰ میں سختی کے ساتھ اس مرتد کا حکم واضح فرما کر لوگوں کو اس کے مکروفریب کا شکار ہونے سے محفوظ فرمایا، بلاشک وارتیاب ردِقادیانیت میں آپ کے فتاویٰ اپنی الگ نوعیت اورانفرادیت کے حامل ہیں۔

قادیانیت ومرزائیت کے ردو ابطال اوران کا تعاقب کرنے میں آپ کی امتیازی خوبی یہ بھی رہی ہے کہ آپ نے اپنے کئی مختصر اور قیمتی فتاویٰ کے علاوہ اس مرتد کے شنیع وفضیح اقوال اور بے سروپا کی پیش گوئی اوراس کے کفریات کے رد وطرد میں کئی تفصیلی اور تحقیقی فتاویٰ بھی صادر فرمائے جوبشکلِ رسالہ اپنی تاریخ تصنیف کے مطابق عربی ناموں سے مطبوع ہوئے،آپ نے ان مبسوط فتوٰوں اور تحقیقی رسالوں میں مرزا کے کفری عقائد ونظریات ،اس کے لایعنی پیشین گوئی اور ہذیانات کو خوب خوب واضح اور روشن فرمایا،خاص ردِقانیت میں امام اہل سنت کے درج ذیل رسالے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

[۱] السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

[۲] قھر الدیان علی مرتد قادیان

[۳] الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب:

اس رسالہ کا تذکرہ ابھی ماقبل میں گذرا کہ یہ رسالہ ۱۳۲۰ء میں امرتسر سے بھیجے گیے ایک فتویٰ کی تصدیق کے ضمن میں مرزا کی بعض عبارات کو سامنے رکھ کرلکھا گیا جس میں مرزا کی بعض عبارتوں کے کفری ہونے کی نشاندہی فرمائی اوردس کفریات شمار فرمائے۔

قھر الدیان علی مرتد قادیان:

یہ رسالہ ۱۳۲۳ء کوتحریر فرمایا،اس رسالہ میں غلام احمد قادیانی کے شیطانی الہامات کا ردبلیغ فرما کرحضرت عیسی علیہ السلام اوران کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وعصمت کودلائل سے واضح فرمایا۔

الجُراز الدیانی علی المرتد القادیانی:

ردقادیانیت میں امام اہل سنت کا یہ آخری رسالہ ہے جو آپ کی عمر شریف کے بالکل آخری ایام میں لکھا گیا ہے،اس رسالہ میں امام اہل سنت نے مرتد قادیان کی چال بازیوں کو اجاگر کیا اورمرزا پر چار کروڑ یا آٹھ کروڑ چھیانوے کفر ثابت فرمایا ہے، چناں چہ آپ اس رسالہ کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

''اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے (ازالہ اوہام،ص ۶۲۹) پر یہ کیا کہ''ایک زمانے میں چارسونبیوں کی پیشن گوئی غلط ہوئی اوروہ جھوٹے''، یہ اس مرتد کے اکٹھے چارسوکفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے،تواس نے چارسو کہہ کر ہر نبی کی تکذیب کی ، اگر انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اوراگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں''

[الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی، مشمولہ فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲،ص ۹۰،امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف]

ردمرزائیت میں امام احمدرضا قدس سرہٗ کی انفرادیت اورآپ کی امتیازی شان کا پتہ لگانا ہوتو اس امر سے بخوبی اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۳۲۰ھ میں آپ نے علامہ فضل رسول بدایونی کی معتقد پر عربی میں ''المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد'' کے نام سے بے نظیر حاشیہ تحریر فرمایا جس میں امام اہل سنت نے مرتد قادیان کی بعض کفری عبارات پر حکم کفروارتداد تحریر فرمایا تھا، اس حاشیہ کی تصنیف کے تین سال بعد جب حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی تو اسی موقع پر دیوبند کے عناصر اربعہ کے کفریات کے ساتھ ''مرزا قادیانی پر عائد کردہ حکم کفروارتداد'' علمائے حرمین شریفین پر پیش کیا جسے حرمین شریفین کے اکابر علماوفقہا نے پیش کردہ عبارات اور شرعی حکم کو درست قرار دیا اور اپنے دستخط ثبت فرماکر امام اہل سنت کے فتوے کی تصدیق وتائید فرمائی جو''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' کے نام سے طبع ہوئی ،علمائے حرمین شریفین نے اپنی تصدیقات کے ساتھ گراں قدر تقریظیں بھی تحریر کیں، علمائے حرمین شریفین نے ان تقریظات میں جو بات قدر مشترک بیان کی وہ یہ ہے: ''**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر**'' یعنی جو مرزا کے کفر میں اوراسے عذاب دیے جانے میں شک کرے وہ بھی کافر۔

فتاویٰ حسام الحرمین کی یہ برکت وعظمت کہیے کہ اس سے پہلے علمائے دیوبندوسہارن پور مرزا مرتد کو کافر ومرتد کہنے سے سخت گریزاں تھے، ان کے مولوی رشید نے صرف ''گمراہ'' کہنے پر اکتفا کیا، بلکہ کچھ نے تو اسے'' مرد صالح '' بھی لکھا، مگر فتاویٰ حسام الحرمین کی رفعت کو سلام، اس فتویٰ نے تو مرزائیوں کے ساتھ علمائے دیوبند کے خیمے میں بھی کھلبلی مچادی اور سبھی حیلہ حجت کرنے لگے اور جب کہیں سے کچھ نہ بنا تو جھوٹ کا سہارا لے کر کہنے لگے ہم نے تو پہلے ہی اس کے کفروارتداد کا حکم نافذ کردیا ہے اور ہم اسے کافر ہی جانتے ہیں جو یکسر خلاف واقع اور صریح جھوٹ پر مبنی تھا، خیر فتاویٰ حسام الحرمین کے بعد مجبورا اورناچاہتے ہوئے بھی مرتا کیا نہ کرتا علمائے دیوبند نے بھی مرزا قادیانی کی تکفیر کا فتویٰ جاری کیا۔

ردِ قادیانیت ومرزائیت میں امام احمدرضا قدس سرہ کی شان انفرادیت کہیے کہ جب ۳۰؍جون ۱۹۷۴ء کو موجودہ پڑوسی ملک کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قراردلوانے کے لیے قرارداد پیش ہونی تھی تو کچھ دیوبندی علما نے اس پر دستخط کرنے سے اگرچہ انکار کردیا اورنرم پہلو اختیار کیا مگر امام احمدرضا قدس سرہٗ کے خلفا وفیض یافتگان کی کوششیں رنگ لائی اور قومی اسمبلی کے ارکان و ذمہ داران نے امام احمدرضا قدس سرہ کے فتوے کی تصدیق وتائید کی اور بالآخرے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو اسے حتمی فیصلہ کی شکل دے کر اسے قانونی حیثیت دے دی گئی۔ اورقادیانی کے پیروکار غیر مسلم اقلیت کہلائے۔

ردِقادیانیت میں امام احمدرضا قدس سرہ کی انفرادی شان اورامتیازی مقام کا یہ پہلو بھی ناقابل انکاراورانتہائی نمایاں ہے کہ آپ نے ''**ردقادیانیت اورعقیدۂ ختم نبوت**'' کے تحفظ وبقا کے لیے نثر کے علاوہ نظم کا بھی سہارالیا اور مختلف

بحروں میں متعدد نظموں میں آپ نے کئی اشعار پیش کر کے **عقیدہ ختم نبوت** پر سخت پہرہ دینے کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے، چند اشعار بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی

اپنے مشہور زمانہ ''لاکھوں سلام'' میں فرماتے ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ایک اور کلام میں فرماتے ہیں۔

نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات دن دونی رات چوگونی بلند فرمائے، امام اہل سنت نے تحفظِ ختم نبوت کے لیے جو خطوط ونقوش کھینچے ہیں ہمیں ان پر سختی سے گامزن رہتے ہوئے ہر پل جانِ ایمان اور روحِ ایمان حضور نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت و ناموس کے تحفظ و بقا اور بدگویوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دفاع کرنے میں سینہ سپر رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر باطل و بے ادب اور گستاخ فرقے کی گستاخی، ان کے گندے عقیدوں کی بدبو اور ان کے مکروفریب سے ہماری اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرمائے، آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم

شرک تھا جب ناز کرنا احمدِ مختار پر
نکتہ چیں تھے لوگ علمِ سیدِ ابرار پر
ہرولی ہرغوث کو بے دست وپا سمجھا گیا
یا رسول اللہ کہنے پر تھا فتویٰ شرک کا
کفر پر اِک دن مشیت کو جلال آہی گیا
میرے آقا کی محبت کا سوال آہی گیا
صورتِ تسکین اک نکلی دلِ سیماب سے
اک کرن پھوٹی ، اچانک چرخ پر مہتاب سے
اُس کرن کو اہل دیں احمد رضا کہنے لگے
امتِ ختمِ رُسل کا پاسباں کہنے لگے
اُس کرن نے راہ ایماں کو منورکردیا
پھول تو ہیں پھول خاروں کو گلِ تر کردیا
قوم کے ایمان وغیرت کے نگہ باں زندہ باد
زندہ باد اے مفتی احمد رضا خان زندہ باد

☆☆☆

هل القاديانية طائفة كافرة ؟

رشحاتِ قلم : خلیفہ حضور ارشد ملّت سماحة الشيخ جلالةُ العلم فقيه العصر الشيخ الدكتور حضرت
علامہ ڈاکٹر مُفتی حافظ محمّد طیّب كفيل الأزہری الأرشدی مدظلہ العالی
سپیشلائزیشن : اسلامك شریعہ اور قانون الأزہر یونیورسٹی القاہرہ مصر
چیئرمین : پیور سولز ویلفیئر آرگنائزیشن انٹرنیشنل
الأزہری اکیڈمی آف اسلامك سائنس

☆☆☆

تأسست الطائفة القاديانية عام 1889 على يد ميرزا غلام أحمد القادياني (1835- 1908)، نسبة إلى قرية "قاديان" في مقاطعة البنجاب التي كانت آنذاك جزءا من الهند، قبل أن تصبح ضمن دولة باكستان بعد انفصالها عن الهند عام 1947.

بدأ غلام أحمد القادياني نشاطه كداعية إسلامي حتى يلتف حوله الأنصار ثم ادعى أنه مجدد وملهم من الله ثم تدرج خطوة أخرى فادعى أنه المهدي المنتظر والمسيح الموعود ثم ادعى النبوة وزعم أن نبوته أعلى وأرقى من نبوة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم.

الأفكار والمعتقدات:

1 : يعتقد القاديانيون أن الله يصوم ويصلي وينام ويصحو ويكتب ويخطئ ويجامع ـ تعالى الله عما يقولون علواً كبيراً

2: عقيدته في الله تعالى : إن الله ذو طول وعرض وله أرجل وأيد ولا تحُصى وأيضاً له أعصاب وأوتار كالسلك البرقي ممتد في الجهات.

3 : إن الله بعد أن كشف لي الغطاء كان يمازحني مراراً.

4:يعتقد القادياني بأن إلهه إنجليزي لأنه يخاطبه بالإنجليزية

5 : عقيدته في الملائكة : لا تتنزّل الملائكة ولا ملك الموت إلى الأرض أبداً، وما الملائكة إلا اسم لحرارة الروح.

6 : عقيدته في القيامة : القيامة ليست آتية و التقدير ليس بشيء.

7 : عقيدته في الأنبياء عامة : أعطي كل الأنبياء حياة بمجيئي ،وكل واحد من الرسل مستور تحت قميصي

8 : عقائده في سيدنا عيسى وأمه عليهما السلام :

كان يشرب الخمر وكان عدو الصدق متكبراً أكّالاً يدعي الألوهية مجتنباً العبادة و الزهد غاية الاجتناب وقال: كانت ثلاث من جداته لأبية كذا وثلاث من جداته لأمه بغايا وزانيات؟

9: عقيدته في القرآن الكريم: القرآن كلمات الله وكلمات لساني.

10: يعتقدون أن كتابهم منزل واسمه الكتاب المبين وهو غير القرآن الكريم.

11: عقيدته في الأحاديث النبوية: الأحاديث التي تخالف إلهامي تستحق أن نلقيها مع الأوراق الرديئة في سلة المهملات.

12: يعتقدون أنهم أصحاب دين جديد مستقل، وشريعة مستقلة، وأن رفاق الغلام كالصحابة كما جاء في صحيفتهم "الفضل، عدد 92": "لم يكن فرق بين أصحاب النبي - صلى الله عليه وسلم - وتلاميذ الميرزا غلام أحمد، إن أولئك رجال البعثة الأولى، وهؤلاء رجال البعثة الثانية".

13: يعتقدون أن قاديان كالمدينة المنورة ومكة المكرمة بل وأفضل منهما وأرضها حرم وهي قبلتهم وإليها حجهم. و أن الحج الأكبر هو الحج إلى قاديان وزيارة قبر القادياني، ونصوا على أن الأماكن المقدسة ثلاثة: مكة، والمدينة، وقاديان، فقد جاء في صحيفتهم: "أن الحج إلى مكة بغير الحج إلى قاديان حج جاف خشيب، لأن الحج إلى مكة لا يؤدي رسالته، ولا يفي بغرضه".

14: نادوا بإلغاء عقيدة الجهاد كما طالبوا بالطاعة العمياء للحكومة الإنجليزية لأنها حسب زعمهم ولي الأمر بنص القرآن

15: كل مسلم عندهم كافر حتى يدخل القاديانية: كما أن من تزوج أو زوج من غير القاديانيين فهو كافر.

16: يبيحون الخمر والأفيون والمخدرات والمسكرات

.17: يعتقدون أن جبريل عليه السلام كان ينزل على غلام أحمد وأنه كان يوحى إليه، وأن إلهاماته كالقرآن.

18: يقولون لا قرآن إلا الذي قدمه المسيح الموعود (الغلام) ولا حديث إلا ما يكون في ضوء تعليماته، ولا نبي إلا تحت سيادة غلام أحمد.

19: يعتقد القاديانية بتناسخ الأرواح: حيث زعم ميرزا أن إبراهيم - عليه السلام - ولد بعد ألفين وخمسين سنة في بيت عبد الله بن عبد المطلب متجسداً بالنبي محمد - صلى الله عليه وسلم -، ثم بُعث النبي - صلى الله عليه وسلم - مرتين أخريين أحدهما عندما حلت الحقيقة المحمدية في المتبع الكامل يعني نفسه.

20: يعتقدون أن النبوة لم تختم بمحمد - صلى الله عليه وسلم - بل هي جارية، وأن الله يرسل الرسول حسب الضرورة، وأن غلام أحمد هو أفضل الأنبياء جميعاً.

فنحن نرفض هذه المعتقدات الباطلة و نذكر هنا معنى ختم النبوة.

ولختم النبوة ثلاثة معان: معنى حقيقي، ومعنيان لازمان له، ونبينا صلى الله عليه وسلم ختمت به النبوة في معانيها الثلاثة.

أما المعنى الحقيقي فإن الله تعالى اختار محمدا صلى الله عليه وسلم للرسالة الأخيرة، والنبوة المنتهية به، فلن يأتي بعده أحد من الرجال أو النساء يأتيه جبريل عليه السلام برسالة، أو ينزل عليه كتاب، أو يوحى إليه لشيء يقظة أو مناما، ومن ادعى شيئا من ذلك فقد افترى عليه الكذب، ولن يطالب على دعواه بدليل، بل يعامل معاملة الدجَّالين الأفَّاكين.

وأما المعنيان اللازمان لذلك المعنى الحقيقي فأولهما أن كتابه ناسخ للكتب كلها، وأن سنته قاضية على السنن كلها، والمقصود من ذلك أن الكتب السماوية السابقة وسنن الأنبياء الماضية يرجع إليها حيث تعضد القرآن وتؤيد سنة النبي صلى الله عليه وسلم، ولن يرجع إليها حيث خالفت القرآن الكريم أو السنة النبوية، أي إن رسالته مهيمنة على الرسالات، وإن نبوته حجة على النبوات، لا بالعكس، فلن يهتدي الناس بعد بعثته إلا إذا آمنوا به،

قال الله تعالى:

''وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ''

(آل عمران85)

وقال سبحانه:

''ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِيَّ ٱلۡأُمِّيَّ ٱلَّذِي يَجِدُونَهُۥ مَكۡتُوبًا عِندَهُمۡ فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِ وَٱلۡإِنجِيلِ يَأۡمُرُهُم بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَىٰهُمۡ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ إِصۡرَهُمۡ وَٱلۡأَغۡلَٰلَ ٱلَّتِي كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُواْ ٱلنُّورَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ''

(الأعراف:157.)

والثاني أن كل ما ثبت من النبي صلى الله عليه وسلم فهو حجة على الناس إلى يوم القيامة، لا تحتاج أقواله وأفعاله إلى دليل، وأما من جاء بعده من العلماء والصالحين، فلن تكون أقوالهم وأفعالهم حجة إلا إذا استندت إلى أثر من آثاره

قال تعالى:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا''

(النساء59.)

وقال تعالى:

''وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ''

(الحشر:7)

وقال تعالى:

''فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا''

(النساء:65)

والأدلة على ختم النبوة به صلى الله متضافرة بالنقل والعقل، وأجمع عليه الصحابة رضي الله عنهم ومن بعدهم، وقد قامت حجة الله على خلقه بتلك الأدلة

لا نبى بعده والأدلة من القرآن

كانت رسالة محمد صلى الله عليه وسلم هي الخاتمة، فهو خاتم النبيين والمرسلين، وقد ختمت به النبوة، لأنه شرع له صلى الله عليه وسلم ما ينطبق على مصالح الناس في كل زمان ومكان، فالقرآن ما ترك مصلحة من المصالح إلا جلاها، ولا مكرمة من أصول الفضائل إلا أحياها، فتمت الرسالات برسالته إلى الناس أجمعين، وذكر القرآن الكريم أن رسول الله هو خاتم الأنبياء،

وقال تعالى:

''مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً''

(سورة الأحزاب: الآية «40)

أي آخرهم، فخاتم كل شيء أي عاقبته وآخره.

وعلى قراءة: خاتم بكسر التاء فهذا وصف له، صلى الله عليه وسلم، بأنه ختم الأنبياء، وأنه ليس بعده نبي،

وكذا بفتح التاء، فإن كلاً منهما يُستعمل بمعنى الآخر.

ويؤكد هذا المعنى حديث رسول الله، صلى الله عليه وسلم، في صحيح البخاري، فعن أبي هريرة، رضي الله عنه، أن النبي، صلى الله عليه وآله وسلم قال:

''إن مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتاً فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به، ويعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة'' قال: فأنا اللبنة، وأنا خاتم النبيين

"وهذا الأمر أجمع عليه أهل الإسلام، قال الإمام ابن عطية في تفسير قوله تعالى:

'' أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ''

(الأحزاب:40)

هذه الألفاظ عند جماعة علماء الأمة متعلقة على العموم التام، مقتضية نصاً: أن لا نبي بعده، صلى الله عليه وسلم۔

و قال ابن حيان في تفسيره البحر المحيط:

"قرأ الجمهور وخاتم النبيين بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم أي جاء آخرهم"

وقال القاسمي في تفسيره محاسن التأويل:
"تمت الرسالات برسالته إلى الناس أجمعين، وظهر مصداق ذلك بخيبة من ادعى النبوة بعده إلى أن يرث الله الأرض ومن عليها"

ويقول ابن الجوزي:

"ومن قرأ "خاتم" بكسر التاء فمعناه وختم النبيين، ومن فتحها فالمعنى آخر النبيين"

ويقول العلامة ابن كثير:

"فهذه الآية نص في أنه لا نبي بعده، وإذا كان لا نبي بعده فلا رسول بعده بالطريق الأولى والأحرى، لأن مقام الرسالة أخص من مقام النبوة، فإن كل رسول نبي ولا ينعكس"

ولأن الله سبحانه وتعالى جعل نبيه محمداً، صلى الله عليه وسلم، خاتم الأنبياء والرسل أجمعين فقد جعل رسالته عامة للبشر جميعاً يقول تعالى:

"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا"

الأعراف:158]

يقول الإمام الطبري في تفسيره:

"قل يا محمد للناس كلهم إني رسول الله إليكم جميعاً لا إلى بعضكم دون بعض، كما كان من قبلي من الرسل مرسلاً إلى بعض الناس دون بعض"

وتأكيداً لهذا المعنى فقد امتلأ كتاب الله تعالى بآيات كثيرة تبين للناس أن صاحب الرسالة الخاتمة ، صلى الله عليه وسلم، رسالته عامة للبشر جميعاً يقول تعالى:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ"

[سبأ:28]

وقال تعالى:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الأنبياء:107]

وقال تعالى:

"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا"

"[الأعراف:158]

كما أخبر القرآن الكريم أن النبي هو خاتم المرسلين حين قال:

"وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ"

سورة آل عمران: الآية «144

كما نحن ذكرنا عن ابن كثير قال: نصّ في أنه لا نبي، ولا رسول بعده ومقام الرسالة أخص من مقام النبوة

ولأن الله سبحانه وتعالى جعل الإسلام الدين الخاتم، ورسوله الرسول الخاتم، لذا فقد كمل الدين بالنبوة الخاتمة التي لا نبوة بعدها، يقول تعالى:

"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"

[المائدة:3]

وأخرج الإمام الطبري عن ابن عباس، رضي الله عنه، قال:

''الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ'' وهو الإسلام. قال أخبر الله نبيه، صلى الله عليه وسلم، والمؤمنين أنه قد أكمل لهم الإيمان، فلا يحتاجون إلى زيادة أبداً، وقد أتمه الله عز وجل فلا ينقصه أبداً، وقد رضيه الله فلا يسخطه أبداً"

ولأن رسالة محمد، صلى الله عليه وسلم، الرسالة الخاتمة، ولأن دينه خاتم الأديان، لذا كانت معجزته عقلية خالدة، باقية ما بقي الزمان، فقد كانت الرسالات السابقة على الإسلام معجزاتها حسية لا تتجاوز فترة حياة النبي صاحب المعجزة, أما معجزة محمد، صلى الله عليه وسلم، فهي باقية، لأنها تخاطب العقل في كل زمان ومكان.

ولقد تحدى القرآن الكريم أن يأتي العرب وغير العرب بمثل سورة منه فعجزوا عن ذلك منذ نزل القرآن الكريم وإلى أن يرث الله الأرض ومن عليها، يقول تعالى في عظمة وقوة:

''قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا" [الإسراء:88]

ويقول الشيخ محمد عبده في رسالة التوحيد:

''فهذا القضاء الحاتم منه –تعالى - بأنهم لن يستطيعوا أن يأتوا بشيء من مثل ما تحداهم به ليس قضاء بشرياً، ومن الصعب بل ومن المتعذر أن يصدر عن عاقل التزام كالذي التزمه، وشرط كالذي شرطه على نفسه، لغلبة الظن عند من له شيء من العقل أن الأرض لا تخلو من صاحب قوة مثل قوته، وإنما ذلك هو الله المتكلم، والعليم الخبير، و الناطق على لسانه، صلى الله عليه وسلم، وقد أحاط علمه بقصور جميع القوى عن تناول ما استنهضم له وبلوغ ما حثهم عليه''

لا نبي بعده والأدلة من الحديث

بين رسول الله، صلى الله عليه وسلم، في سنته المتواترة أنه لا نبي بعده:

الباب الأول:

كانت بنو إسرائل تسوسهم الأنبياء

1- عن أبي هريرة عَنْ النَّبِيِّ قَالَ:

''كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ''

رواه البخاري (3455) مسلم (1842)

الباب الثاني:

من الخصائص ختم النبوة

2-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ "

رواه مسلم (523).

الباب الثالث:

التصریح بختم النبوۃ فی حدیث الشفاعۃ

3- عن أبي هريرة في حديث الشفاعة العظمى:

"فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ "

رواه البخاري (4712) ومسلم (194)

الحدیث الثانی

4- عن أنس في حديث الشفاعة

فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَقُولُ عِيسَى أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَيْهِ هَلْ كَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِي الْوِعَاءِ حَتَّى يُفَضَّ الْخَاتَمُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ "

رواه أحمد (3/248) بإسناد صحيح على شرط مسلم

الحدیث الثالث:

5- عن ابن عباس في حديث الشفاعة:

"فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ قَدْ اتُّخِذْتُ إِلَهًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَيْهِ أَكَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِي الْوِعَاءِ حَتَّى يُفَضَّ الْخَاتَمُ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ قَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ"

.رواه أحمد (1/196).

الباب الرابع:

لم يبق من النبوة إلا المبشرات

الحديث الأول:

6- عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"لَمْ يَبْقَ مِنْ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ"

رواه البخاري (6990) ومسلم (479)

الحديث الثاني:

7- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

"كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ"

رواه مسلم (479) والنسائي (1120) وأبو داود(876) وابن ماجة (3899)

الحديث الثالث

:8 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ:

"كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنْ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ" رواه مالك في الموطأ

(1714) وأحمد (325/2) وأبو داود (5017) وصححه ابن حبان (6049)

الحديث الرابع:

9- عن أَنَس بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:

"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنْ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ" رواه أحمد

(267/3) الترمذي (2272) وصححه

الحديث الخامس

10- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: "لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنْ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ" رواه أحمد

(129/6) بإسناد حسن

الحديث السادس:

11- عن أبي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ قِيلَ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ" رواه أحمد

(454/5) بإسناد حسن فيه عثمان بن عبيد الراسبي قال أبو حاتم

"ما أرى به بأسا".

رواه الطبراني (179/3) عن أبي الطفيل عن حذيفة بن أسيد قال رسول الله:

"ذهبت النبوة فلا نبوة بعدي إلا المبشرات قيل : وما المبشرات ؟ قال : الرؤيا الصالحة يراها الرجل أو ترى له

الحديث الآسابع:

12- عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ:

"ذَهَبَتْ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتْ الْمُبَشِّرَاتُ"

رواه أحمد (381/6) وابن ماجة (3896) وصححه ابن حبان (6047)

الباب الخامس:

قول النبي لعلي: "غير أنه لا نبي بعدي"

الحديث الأول:

13-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: " خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

رواه البخاري (4416) ومسلم (2404)

الحديث الثاني:

14- عن أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ"

رواه أحمد (6/369، 438) النسائي في السنن الكبرى (8143) والطبراني في الكبير (24/146،147)

الحديث الثالث:

15- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي "أحمد (3/338) والترمذي (3730).

الحديث الرابع:

16-عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ لمُوسَى، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِى"

رواه أحمد (3/32) وابن أبي عاصم (1382).

الباب السادس:

طرق حديث مثل البناء واللبنة

الحديث الأول

17-عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ"

رواه البخاري (3534) ومسلم (2278) واللفظ له.

الحديث الثاني:

18-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ"

رواه البخاري (3535) واللفظ له، ومسلم (2286)

الحديث الثالث:

19-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ "مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ"

رواه مسلم (2286)

الحديث الرابع:

20-عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: " مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ

يَطُوفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبِنَةِ فَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ"

رواه أحمد (137/5) وفي إسناده عبد الله بن محمد بن عقيل والحديث صحيح لغيره.

الباب السابع:

من أسمائه العاقب والمقفي والحاشر

الحديث الأول:

21-عن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ"

أخرجه البخاري (3532)

وفي رواية لمسلم (2354)

"إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ".

الحديث الثاني:

22-عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: " أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ"

رواه مسلم (2355)

الحديث الثاني:

23-عن عوف بن مالك الأشجعي في قصة طويلة مع اليهود قال: " فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى آمَنْتُمْ أَوْ كَذَّبْتُمْ"

رواه أحمد (26/6) وصححه ابن حبان (7162)

الحديث الثالث

24-عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ يَمْشِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ"

رواه أحمد (405/5) وصححه ابن حبان (6315)

الباب الثامن:

التحذير من مدعي النبوة بعده دون استثناء

الحديث الأول:

25-عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"

رواه أبو داود (4252) الترمذي (2219) وصححه.

الحديث الثاني:

26-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

" لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ"

رواه البخاري (3609) ومسلم (157) واللفظ له.

الحديث الثالث:

27-عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

" إِنَّ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ وفي رواية :"فَاحْذَرُوهُمْ"

رواه مسلم (2923)

الحديث الرابع:

28-عن أبي سعيد الخدري قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا رِجَالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

رواه أحمد (450/5) وإسناده حسن

الحديث الخامس:

29-عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ:"فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي".رواه أحمد

(396/5) والطبراني في الكبير (169/3).

الحديث السادس

30-عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي مُسَيْلِمَةَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ:

" أَمَّا بَعْدُ فَفِي شَأْنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ أَكْثَرْتُمْ فِيهِ وَإِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ..."

رواه عبد الرزاق (392/11) وأحمد (41/5، 46، 47) وفي سنده اختلاف كما في علل الدارقطني (1279

الباب التاسع:

آخر الأنبياء وآخر المساجد وآخر الأمم

الحديث الأول:

31-عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ"

رواه مسلم (1394).

الحديث الثاني

32-عن أبي أمامة الباهلي سمعت رسول الله يقول:

"أيها الناس إنه لا نبي بعدي ولا أمة بعدكم ألا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم طيبة بها أنفسكم وأطيعوا ولاة أمركم تدخلوا جنة ربكم

"الطبراني في المعجم الكبير (115/8، 136، 138) وابن أبي عاصم (1061)

الحديث الثالث

:33-عن أبي قتيلة أن رسول الله قام في الناس في حجه الوداع فقال:

" لا نبي بعدي ولا أمة بعدكم فاعبدوا ربكم

وأقيموا خمسكم وصوموا شهركم وأطيعوا ولاة أمركم تدخلوا جنة بكم"

الطبراني في المعجم الكبير (316/22).

الحديث الثاني:

34-عن أبي أمامة الباهلي في حديث طويل فيه خبر الدجال:

"وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ" ثم قال: "إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي"

رواه ابن ماجة (4077) وابن أبي عاصم (391).

الحديث الخامس:

35-عن فاطمة بنت قيس صعد رسول الله المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال:

"أنذركم الدجال فإنه لم يكن نبي قبلي إلا وقد أنذره أمته وهو كائن فيكم أيتها الأمة إنه لا نبي بعدي ولا أمة بعدكم

"صحيح ابن حبان (6788).

الباب العاشر: لو كان بعده نبي

الحديث الأول

36-قَالَ ابن أبي أوفى وقد سئل عن إبراهيم ابن النبي:

" مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ"

رواه البخاري (6194) قال ابن حجر ومثل هذا لا يقال بالرأي.

الحديث الثاني:

37-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم

:"لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

"رواه الترمذي (3686).

الباب الحادي عشر:

أنا حظكم من الأنبياء

الحديث الأول:

38-عن أبي الدرداء قال:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أنا حظكم من الأنبياء وأنتم حظي من الأمم"

رواه البزار (12/2) ابن حبان (7214).

الحديث الثاني:

39-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنْ التَّوْرَاةِ أَلَا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ ثَابِتٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ تَعَالَى رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسُرِّيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظِّي مِنْ الْأُمَمِ وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنْ النَّبِيِّينَ "أحمد

(256/4).

الباب الأخير:

أحاديث أخرى صالحة في الشواهد

الحديث الأول:

40- عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ تَرَيْنَ "

رواه أحمد (4/127 و128) وصححه ابن حبان (6404)

الحديث الثاني:

41- عن أبي سعيد قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:

إِنِّي خَاتَمُ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَكْثَرُ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ يُتَّبَعُ إِلَّا قَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي قَدْ بُيِّنَ لِي مِنْ أَمْرِهِ مَا لَمْ يُبَيَّنْ لِأَحَدٍ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَعَيْنُهُ الْيُمْنَى عَوْرَاءُ جَاحِظَةٌ وَلَا تَخْفَى كَأَنَّهَا نُخَامَةٌ فِي حَائِطٍ مُجَصَّصٍ وَعَيْنُهُ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ مَعَهُ مِنْ كُلِّ لِسَانٍ وَمَعَهُ صُورَةُ الْجَنَّةِ خَضْرَاءُ يَجْرِي فِيهَا الْمَاءُ وَصُورَةُ النَّارِ سَوْدَاءُ تَدَّاخَنُ "رواه أحمد

(79/3) والحاكم (2/597)

الحديث الثالث:

42- عن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ: "أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي

"رواه أحمد (2/172، 212) في إسناده ابن لهيعة.

فهذه الروايات الصحيحة والقريبة من الصحة حسب ما ظهر لي وغيرها مما تركته كثير، ونحن نعلم قطعا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا الكلام

وإن هذه النصوص وغيرها تبين لكل ذي عينين وعقل صريح وقلب سليم، أنه لا نبي بعد رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأن سلسلة الأنبياء قد انتهت به، وأن كل من ادعى النبوة في حياته أو بعد مماته إنما هو كذاب ضال مضل

فهذه النصوص النبوية تجزم بما لا يدع مجالاً للشك أن رسول الله، صلى الله عليه وسلم، هو النبي الخاتم، وقد انقطع الوحي بوفاته، صلى الله عليه وسلم.

يقول الإمام أبو حامد الغزالي رحمه الله: "إن الأمة فهمت بالإجماع من هذا اللفظ أي " لا نبي بعدي"

ومن قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبي بعده أبداً، وإنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص، فمنكر هذا لا يكون إلا منكر الإجماع.

وإن المسلم يجب أن يكون معتقداً اعتقاداً جازماً بأن رسول الله، صلى الله عليه وسلم، هو خاتم الأنبياء، وإن عدم الإيمان بختم النبوة بمحمد، صلى الله عليه وسلم، فهذا جزم بأن صاحب هذا الاعتقاد كافر وليس بمسلم على الإطلاق، فالإيمان بختم النبوة من المسلمات ومن الأمور المعروفة في الدين بالضرورة، وقد ادعى رجل في عصر الإمام الأعظم أبي حنيفة النبوة وقال أنه عنده دليل على صحة نبوته فقال الإمام الأعظم رضي الله عنه: من طلب منه الدليل فقد كفر، لأن رسول الله، صلى الله عليه وسلم، قال في الحديث الصحيح:

"لا نبي بعدي"

وقال القاضي عياض في الشفاء

من ادعى نبوة أحد مع نبينا صلى الله عليه وسلم أو بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالته إلى العرب وكالحزمية القائلين بتواتر الرسل فهؤلاء كلهم كفار مكذبون النبي، لأنه أخبر أنه خاتم النبيين لا نبي بعده ، وأخبر الله أنه خاتم النبيين وأنه أرسل كافة للناس وأجمعت الأمة على حمل الكلام على ظاهره ، وأن مفهومه المراد دون تأويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء قطعا وإجماعا وسمعا"

وفى الختام :

فإن علماء المسلمين كفروا القاديانية بضوء هذه الآيات القرآنية والأحاديث النبوية .

القرارات والفتاوى عن القاديانية :

يقول إمام أحمد رضا خان الحنفي:

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه المكرمين عنده رب أعوذ بك من همزات الشياطين وأعوذ بك رب أن يحضرون ثبتنا الله عز وجل على دين الحق ووقانا كل ضلال ووبال ونكال.

وبعد: فإن مرزا القادياني مدع أنه المسيح ومثل المسيح وقد اشتهرت هذه الدعوى من مرزا اشتهار الشمس في رابعة النهار وبحكم المثل السائر: إن كنت قد عددت عيوب الخمر فلا تغفل عن محاسنها إن العبد الفقير موافق مع مرزا في دعوى المثلية ولا شك البتة في أن مرزا هو المسيح ومثيله! غير أنه ليس كمثل المسيح كلمة الله عليه صلاة الله، ولكنه كالمسيح الدجال عليه اللعن والنكال! لقد ورد الاستفسار عن هذا الافتراء الكاذب قبل هذا من مدينة "سهارنقور" فأعد الولد الأعز الشاب الفاضل المولوي حامد رضا خان محمد حفظه الله جوابا شافيا، وسماه بالاسم التاريخي "الصارم الرباني على إسراف القادياني"

وحرّم مفتي مصر الدكتور علي جمعة زواج المسلمة من شخص تحول الى العقيدة

الأحمدية، التي تعرف أيضاً باسم »القاديانية«، لأنها ارتداد عن الاسلام وخروج واضح عليه.

و في عام 1953م قامت ثورة شعبية في باكستان طالبت بإقالة ظفر الله خان وزير الخارجية حينئذ واعتبار الطائفة القاديانية أقلية غير مسلمة، وقد استشهد فيها حوالي العشرة آلاف من المسلمين ونجحوا في إقالة الوزير القادياني.

والجدير بالذكر أن محكمة باكستانية موقرة أصدرت حكماً شرعياً بشأن هذه الفئة الشريرة من القاديانيين وبكل حزم وشجاعة، وقد ظهر في الأسواق في شكل كتاب، وقد صدر الكتاب مترجماً من الأردية إلى العربية باسم (المحكمة الشرعية الفيدرالية بجمهورية باكستان الإسلامية تقرر: القاديانية فئة كافرة).

وقد قرر مجمع البحوث الإسلامية أن القاديانيين مرتدون عن الدين الإسلامي ولا يحق لهم دخول مساجد المسلمين.

فيما اعتبرها مجمع الفقه الإسلامي العالمي من الفرق الزائفة المنحرفة، وقد أدخلت دولة باكستان تعديلا في دستورها، قررت فيه أن هذه الطائفة من الأقليات غير المسلمة، وذلك في العام 1974، ثم اتبعته في العام الماضي بقانون يمنعهم من استعمال المصطلحات الإسلامية »كالمساجد« و»الآذان« و»الخلفاء الراشدين« و»الصحابة« و»أمهات المؤمنين«، كما قررت رابطة العالم الإسلامي أنها فرقة كافرة منحرفة.

موت الملعون:

قد مات غلام أحمد القادياني؛شَرَّ ميتة، وهي إصابته بالكوليرا، إلى أن وصل به الحد أنه تم وضع حمام له بجانب سريره الذي ينام عليه من شدة ما به من المرض، وشدة حاجته إلى الذهاب إلى الحمام مع ذهاب قواه وضعفه الواضح.

عبرة لأولي الألباب:

وقد ربط الله على لسانه فلم يتكلم بكلمة واحدة قبل وفاته بفترة.

فجعل الله موته علامة على أنه دجال، وكذّاب.

☆☆☆

منکرین ختم نبوت اور علمائے اسلام کی گرفت

ازقلم: ابوحامد محمد شریف الحق رضوی، ارشدی، مدنی کٹیہاری
امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الصلوۃ والسلام علیك یا نبی اللہ
الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ
الصلوۃ والسلام علیك یا نوراللہ
وعلیٰ آلك واصحابک یا حبیب اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارك وسلم

امابعد!

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

حضورسرور کائنات فخرموجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء وآخرالمرسلین ہیں اوراس پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے۔حضور اقدس سید الانبیا رسولِ مرتضیٰ احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ محمد مصطفےٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا عقلاً، شرعاً، عادتاً ہرطرح محال ونا ممکن ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید وفرقان حمید میں صاف وصریح ارشاد فرمایا ہے:وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

(قرآن مجید: سورۂ احزاب، پارہ،22/آیت،40/)

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

(کنزالایمان)

خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آخرالانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگر چہ نبوت پہلے پاچکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر عمل کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کا آخرالانبیاء ہونا قطعی ہے نصِّ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اورصحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّتواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم ﷺ پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والانہیں جوحضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکراور کافر خارج ازاسلام ہے۔''

(خزائن العرفان)

وجہِ تخلیقِ کائنات جانِ جاناں حضور اقدس رحمتِ

عالم نور مجسم محمد رسول اللہ ﷺ نے بہت ہی واضح وغیر مبہم اور صاف وصریح طور پر ارشاد فرمایا: ''**انی خاتم النبیین لا نبی بعدی**'' میں نبیوں میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ابوداؤد: ترمذی، مشکوٰۃ،ص،465)

آیتِ کریمہ اور حدیث مبارکہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنیٰ ہیں کہ حضور اکرم سیدِ عالم محمد رسول اللہ ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں یہی معنیٰ تمام صحابۂ کرام وتابعین وتبع تابعین وائمۂ مجتہدین وعلمائے ربّانیین نے لیا کہ حضور اقدس رحمتِ عالم ﷺ زمانے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔حضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کے مبعوث ہوجانے کے بعداب کسی اور کو قیامت تک نبوت نہیں مل سکتی ،جو شخص حضور سرورِ کائنات ﷺ کے بعد کسی نیے نبی کو مانے، یا حضور اقدس سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے زمانے یا حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی نیے نبی کے پیدا ہونے کو''خاتم النبیین''بمعنیٰ آخری نبی ہونے کا منافی نہ مانے وہ قطعی یقینی اجماعی کافرو مرتد ہے۔

حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

"ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا او عدم رسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوله بتخصيص فكلامه انواع الهزيانات ولا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا الناس الذی اجمعت الامة علی انه غير مؤول ومخصوص-

تمام امت نے خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ حضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول-اوراس میں نہ کوئی تاویل ہے(کہ آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کہ کچھ اور معنیٰ گڑھے) نہ اس عموم میں کوئی تخصیص ہے(کہ حضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کے ختم نبوت کوزمانہ یا زمین کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے) لہٰذا جوشخص اس میں تاویل کرے، یا تخصیص بتائے،اس کا کلام ہزیان سمجھا جائے گا، اوراس کی تکفیر کی جائے گی- کیونکہ وہ نص کا جھٹلانے والا ہے،جس کے غیر مؤول اور غیر مخصوص ہونے پرامت کا اجماع ہے

(منصبِ رسالت کاادب واحترام:ص،45/ 46)

اوراعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل سچا اوراس کا کلام سچا،مسلمانوں پر جس طرح **لااله الا الله** کا ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو احد، صمد لاشریک لہ جاننا فرضِ اول اور مناطِ ایمان ہے یُوںہی محمد رسول اللہ ﷺ کوخاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزء ایقان ہے **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** (ہاں اللہ کے رسول ہیں اورسب نبیوں میں پچھلے)نص قطعی قرآن ہے،اس کا منکر نہ منکر بلکہ شُبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافرملعون مخلد فی النیر ان ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جواس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہوکر اُسے کافر نہ جانے

وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتر دد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفر ان ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: ج،15/ص،630/)

علامہ ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں فرماتے ہیں:

"اذا لم يعرف ان محمدًا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آخرالانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات"

یعنی کوئی شخص جب حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں، کیونکہ حضور اقدس سیدِ عالم ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص، 218/ بحوالہ الاشباہ والنظائر مع حموی، ص، 267/)

مفتی دیوبند محمد شفیع دیوبندی اپنے رسالہ ہدیۃ المہدیین میں لکھتے ہیں کہ:

"ان اللغة العربية حاكمة بان معنى خاتم النبيين فى الاٰية هو اٰخر لا غير-"

بے شک عربی زبان کا اٹل فیصلہ ہے کہ آیتِ کریمہ کے اندر خاتم النبیین کا معنیٰ صرف آخرالانبیاء ہے دوسرا کوئی معنیٰ نہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

"اجمعت عليه الامة فيكفر مدعى خلافه ويقتل ان اصر"

امتِ محمدیہ کا خاتم الانبیا کے اس معنی پر اجماع واتفاق ہے لہٰذا خاتم الانبیاء کا دوسرا معنیٰ گڑھنے والا کافر قرار پائے گا اور اپنے گڑھے ہوئے معنی پر اصرار کرے وہ قتل کیا جائے گا

(سوانح اعلیٰ حضرت: ص،218/ بحوالہ ہدیۃ المہدیین، ص،21/)

مذکورہ بالا حوالہ جات نے آفتاب کی طرح روشن کردیا کہ خاتم النبیین کا معنی صرف آخرالانبیاء ہے یعنی حضور اقدس سید عالم ﷺ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور حضورِ اقدس سیدِ کائنات ﷺ سب میں آخری نبی ہیں اور یہ معنیٰ ضروریاتِ دین میں سے ہے لہٰذا جو شخص اس معنیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا نیا معنیٰ بتائے وہ کافر ومرتد خارج از اسلام ہے۔

فتنۂ انکارِ ختمِ نبوت:

مگر دیوبندیوں کے پیشوائے اول قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس سیدِ عالم خاتم الانبیاء وآخر المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی پیدا ہوسکتا ہے، خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا عوام اور جاہلوں کا خیال ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔

(تحذیرالناس: ص،3/)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی

نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔
(تحذیر الناس: ص،13/)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کبھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
(تحذیر الناس: ص،24/)

ان عبارتوں کا صاف وصریح غیر مبہم ومتعین مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں، حضور اکرم سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نیا نبی ہوسکتا ہے۔تو بلا شبہ پیشوائے دیوبند قاسم نانوتوی نے ضرورتِ دینی کا انکار کیا جو متکلمین وفقہاء سب کے نزدیک کفر وارتداد ہے۔

کتبِ احادیث میں بکثرت ایسی احادیثِ طیبہ موجود ہیں جن میں حضور اقدس سیدالانبیاء خاتم الانبیا وآخرالمرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ نے صدہا فتنوں کی خبریں دیں، ان میں انکارِ ختمِ نبوت سرِ فہرست ہے۔

حضور اکرم رسولِ اعظم نور مجسم خاتم النبیین والمرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد مسیلمہ کذاب نے دعوئ نبوت کیا، تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا، تا آنکہ مسیلمہ کذاب اپنے انجام کو پہنچا- بعدازاں کئی دجالوں نے دعوائے نبوت کیا، ان میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔

تحفظ ختمِ نبوت اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا کردار:

حضور اقدس رحمتِ عالم نورمجسم خاتم النبین وآخرالمرسلین ﷺ کے بعد جب مسیلمہ کذّاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے جہاد کیا اور اُسے کیفر کردار تک پہنچایا، اور اس جہاد میں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھ دیا حتیٰ کہ ایک بڑی تعداد نے اس راہ میں اپنی جانیں قربان کیں، اِس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ہر صحابی کا اس عقیدہ پر ایمانِ کامل تھا کہ ہمارے رسول حضرت احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی نئے نبی کا پیدا ہونا محال ہے-تو جو بھی اس کے خلاف نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذّاب ودجّال ہے، اس کے خبیث وجود سے روئے زمین کو پاک کرنا ضروری ہے۔

فتنۂ قادیانیت:

مرزا غلام احمد قادیانی 1839/ء میں قادیان گورداسپور (پنجاب، بھارت) میں پیدا ہوا - برِّعظیم پر جب انگریز تسلط تھا، تو یہ اس کا معاون بنا 1891/ء سے 1901/ء کے عرصہ میں کئی دعوے کیے، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی، مجدد، مصلح وغیرہ دعوے کرتا رہا - بعدازاں ان سارے دعووں سے گزر کر 1901/ء میں اپنی مستقل نبوت کا دعویٰ کر دیا اور 1908/ء میں مباہلہ کے نتیجہ میں ہیضہ سے واصلِ جہنم ہوا۔

منکرینِ ختمِ نبوت:

اس وقت دنیا میں بہائی اور قادیانی ہیں جو ختمِ نبوت کے منکر ہیں، یا امریکہ میں کچھ لوگ ہیں جو علی جاہ کی نبوت

کے قائل ہیں، بہائی اور علی جاہ کے پیروکار بہت کم تعداد میں ہیں، سب سے زیادہ قادیانی ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں، ان کے دو فرقے ہیں، ان کی غالب اکثریت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے۔

دوسرا فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے، اس کو لاہوری جماعت کہا جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ مرزا کو الہام اور وحی میں اشتباہ ہوگیا، قادیانی فرقہ ان کو کافر کہتا ہے بلکہ وہ اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے، ان کے نزدیک جو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے

(عقیدۂ ختم نبوت اور ردّ فتنۂ قادیانیت: ص،39/)

کفریاتِ قادیانی

کفرِ اول:

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ایک غلطی کا ازالہ ہے اس کے صفحہ 673/ پر لکھا ہے:

میں احمد ہوں جو آیت و مبشرا برسول یأتی اسمہ احمد میں مراد ہے۔

(توضیح المرام: مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص،16)

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربّانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مگر ”ایک غلطی کا ازالہ“ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسولِ پاک صاحبِ لولاک خاتم الانبیاء وآخرالمرسلین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضی احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی جلوہ افروزی کا مژدۂ جانفزا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے معاذ اللہ رب العالمین وہ مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم:

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ 9/ پر لکھا ہے: ”میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔“

(توضیح المرام: مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص،16/)

کفرِ سوم:

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ 9/ پر لکھا ہے:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء: مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان، ص،26/)

کفرِ چہارم:

مجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔

کفرِ پنجم: دافع البلاء: ص،10/ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

(دافع البلاء: ضیاء الاسلام قادیان، ص،30/)

کفرِ ششم:

دافع البلاء: کے صفحہ 17/ پر لکھا ہے:

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء: ضیاء الاسلام قادیان، ص،30/)

کفرِ ہفتم:

اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے: ’’میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں‘‘ یہ ادعا بھی باجماعِ قطعی کفر وارتداد یقینی ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتویٰ مسمّٰی بہ ردّالرفضہ میں شفا شریف امام قاضی عیاض وروضۂ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی وشرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی ومنح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتبِ کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماعِ مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جوایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے۔

شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورة

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری: کتاب العلم، باب مایستحب للعالم الخ، دار الکتاب العربی بیروت، 1/214/)

یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے

کفرِ ہشتم:

ازالہ صفحہ 309 / پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔

(ازالہ اوہام: ریاض الہند امرتسر بھارت، ص، 116 /)

یہ کفر معتدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

کفرِ نہم:

: ازالہ صفحہ 161 / پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا: ’’بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔

(ازالہ اوہام: ریاض الہند امرتسر بھارت، ص، 116 /)

اس بکواس پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف وشروحِ شفاء وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی ووجیز کردری واعلام امام حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمۂ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں، نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ توحید میں، نہ کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائل، وقابل (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام

کردیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم عذابا مھینا

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

(فتاویٰ رضویہ: ج، 15/ص، 587/)

کفر دہم:

ازالہ صفحہ 629/ پر لکھا ہے: ایک زمانے میں چار سو نبیوں پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ اوہام: ریاض الہند امرتسر، بھارت، ص، 234/)

اس ناپاک جسارت پر سرکار اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوامِ کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا ہے:

کذبت قوم نوح ن المرسلین کذبت عاد ن المرسلین کذبت ثمود المرسلین کذبت قوم لوط ن المرسلین کذب اصحاب الایکۃ المرسلین

ترجمہ: نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بَن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ائمۂ کرام فرماتے ہیں:

جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگر چہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ماننا۔

شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ بنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعھا فھو کافر باجماع-

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ: فصل فی بیان ماھو من المقالات، مکتبہ شرکۃ صحافیہ فی بلاد العثمانیہ، 229/2)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعمِ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے، ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئیں ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قومِ نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قومِ لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے

نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چارسو بلکہ جمیعِ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔

(فتاویٰ رضویہ: ج،15/ص،588/)

منکرانِ ختمِ نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں تحریر فرماتے ہیں:

بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازان ست کہ آنرا بکشف وبیان حاجت نہ افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے انداز دو بسیار باشد کہ ظاہر نیارند کردن وبدیں طریقہا پائے درنہند کہ خدائے تعالےٰ برہمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالےٰ ازاں خبر دہد وخدائے تعالےٰ خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را دز ہرچہ ازاں خبر دادے صادق دانستے وبہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او وتا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست درآں نیز بہ شک ست وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وآنکس کہ گوید کہ امکاں دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ۔

(معتمد فی المعتقد: فارسی)

ترجمہ: بحمد اللہ تعالےٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان ووضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لیے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کی بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لیے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا جو شخص کہے آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔

امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنه رضی الله تعالیٰ عنه رجل قال امهلونی حتیٰ اتیٰ بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلك مکذب لقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا نبی بعدی-

(خیرات الحسان فی مناقب الامام، الفصل الحاوی والعشرون فی فراسته، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، 119/)

ترجمہ: امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعِ نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہوجائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفےٰ ﷺ کے ارشاد قطعی ومتواتر ضروردینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی قال قال انا رسول الله اوقال بالفارسية من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافتضاحه لا یکفر-

(فتاویٰ ہندية بحواله الفصول العمادية ، الباب التاسع، نورانی کتب خانه پشاور، 263/2/)

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہوجائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کفر ہے، اور مشائخ متأخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورُسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہوجائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

واضح تکفیر مدعی النبوة ویظهر کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لها منه مجوز لصدقة مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذٰلك تسفیهه وبیان کذبه فلا کفر-

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة : مکتبة الحقیقة استنبول ترکی، 263/2/)

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اُس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اُس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

اسی میں ہے:

ومن ذلك (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه او محاربته اوسبه اوالاستخفاف ومثل ذٰلك کما قال الحلیمی مالوتمنی فی زمن نبینا او بعده ان لوکان نبیا فیکفر فی جمیع ذٰلك والظاهر انه لا فرق بین تمنی ذلك باللسان اوالقلب اه مختصرًا-

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة : مکتبة الحقیقة استنبول ترکی، ص، 352/)

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے برا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے

ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہوجاتا، ان صورتوں میں کافر ہوجائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العلمین

یتیمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

واللفظ لها اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اٰخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات

(الاشباه والنظائر: كتاب السير باب الردة ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچی، 1/296/)

جب نہ پہچانے کہ نبی ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لاخر من فرشته توام فى موضع كذا اعينك على امرك فقد قيل انه لايكفر وكذا اذا قال مطلقا انا ملك بخلاف ما اذا قال انا نبى

(فتاویٰ ہندیه: الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانه پشاور، 4/266/)

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بے شک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوۂ نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانۂ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدم وسیاتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔

شفاء شریف قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے:

(وكذلك يكفر من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) اى فى زمنه كمسليمة الكذاب والاسود العنسى (او) ادعى (نبوة احد بعده) فانه خاتم النبيين بنص القران والحديث فهذا تكذيب الله ورسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (كا لعيسوية) وهم طائفة (من اليهود) نسبوا لعيسى بن اسحق اليهودى ادعى النبوة فى زمن مروان الحمار وتبعه كثير من اليهود وكان من مذهبه تجويز حدوث النبوة بعد نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة على فى الرسالة للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وبعده كالبزيغية والبيانية منهم) وهم اكفر من النصارى واشد ضررا منهم لانهم بحسب الصورة مسلمون ويلتبس امرهم على العوام (فهؤلاء) كلهم (كفار مكذبون للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبر انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على ان هذا الكلام على

ظاهره وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولاتخصيص فلاشك فى كفر هؤلاء الطوائف كلهاقطعًااجماعًاوسمعًا)اه مختصرا-

(كتاب الشفاء للقاضى عياض: فصل فى بيان ماهومن المقالات، مطبعة شركة صحافيه 2/ 270/ تا 271/ نسيم الرياض شرح شفاء للقاضى عياض فصل فى بيان موهو من المقالات، دارالفكر بيروت، 4/506/تا509/)

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذّاب واسود عنسی یا حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے کہ قرآن وحدیث میں حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ و ﷺ، جیسے یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہوگئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی (رضی اللہ عنہ) کو رسالت میں نبی کریم ﷺ کا شریک اور حضور ﷺ کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دوفرقے بزیغیہ وبیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ بہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی کریم ﷺ کی تکذیب کرنے والے، اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات واحادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا ورسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماعِ امت وبحکمِ حدیث وآیت بالیقین کافر ہیں۔

وجیز امام کردری ومجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

اما الايمان بسيدنا محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيجب بانه رسولنافى الحال وخاتم الانبياء والرسل فاذا اٰمن بانه رسول ولم يؤمن بانه خاتم الانبياء لايكون مؤمنا-

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ الكفر انواع دارا لاحياء التراث العربى بيروت، 1/691/)

ترجمہ: ہمارے مولا ہمارے سردار محمد ﷺ پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء ومرسلین کے خاتم ہیں۔

اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت پر ہی ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا، ما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔

امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامت فھمت من ھذااللفظ انه افھم عدم نبی بعده ابدا اوعدم رسول بعده ابدا وانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر مؤول ولا مخصوص-

(الاقتصاد فی الاعتقاد)

ترجمہ: یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنیٰ گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختمِ نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے برّانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیتِ قرآن کی تکذیب کررہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اُمت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

تحفہ شرح منہاج میں ہے:

او کذب رسولا او نبیا او نقصه بای منقص کان صغراسمه مریدا تحقیره او جوز نبوة احد بعد وجود نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعیسٰی علیه الصلوٰة والسلام نبی قبل فلا یرد-

(المعتقد المنتقد بحواله التحفه شرح المنهاج مع المستند المعتمد: مکتبه حامدیه لاهور، ص 127/تا128/)

ترجمہ: یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے مثلاً بہ نیتِ توہین اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

فساد مذھبھم غنی عن البیان بشھادة العیان ، کیف وھو یؤدی الیٰ تجویز مع نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او بعده ، وذٰلك یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین واٰخر المرسلین، وفی السنة انا العاقب لا نبی بعدی، واجمعت الامة علی ابقاء ھذاالکلام علیٰ ظاھره وھٰذا احدی المسائل المشھورة التی کفرنا بھا الفلاسفة لعنھم الله تعالیٰ-

(المعتقدالمنتقد بحواله شرح الفرائد للنابلسی مع المستند المعتمد: مکتبه حامدیه لاهور، ص114/تا115/)

ترجمہ: فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے، اس کے رَد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا بطلان محتاجِ بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں

ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیبِ قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین وآخرالمرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنے پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہلِ اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

مواہب شریف آخر نوع ثالث مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحبِ صحیح مسمّی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لاتنقطع او الىٰ ان الولى افضل من النبى فهو زنديق الى آخره-

(المواهب اللدنيه :المقصدالسادس، النوع الثالث، المكتب الاسلامى بيروت،183/3/)

ترجمہ: جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا: ''**لتكذيب القران وخاتم النبيين**'' یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم وختمِ نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

(شرح الزرقانى على المواهب اللدنية: المقصد السادس، النوع الثالث، دارالمعرفة بيروت،188/6/)

بحرالکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

صنف من الروافض قالوا بان الارض لاتخلو عن النبى والنبوة صارت ميراثا لعلى واولاده وقال اهل السنة والجماعة لا نبى بعد نبينا صلى الله عليه وسلم قال الله ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لانبى بعدى ومن قال بعد نبينا نبى يكفر لانه انكر النص وكذٰلك لوشك فيه ببعض اختصار-

(روح البیان: آیۂ ماکان محمد ابا احدمن رجالکم الخ، المکتبة الاسلاميه رياض الشيخ، 188/7)

ترجمہ: رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہوگئی ہے، اور اہل سنت وجماعت نے فرمایا: ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختمِ نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لايكون خاليا عن النبى قط وهذا كفر لان الله تعالىٰ قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة فى زماننا فانه يصير كافرا ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك فى النص ويجب الاعتقاد بانه ماكان

لاحد شركة فى النبوة لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم بخلاف ماقالت الروافض ان عليا كان شريكالمحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبوة وهذامنهم كفر

(التمهيد فى بيان التوحيد :الباب السابع فى المعرفة والايمان، دارالعلوم حزب الاحناف لاهور، ص، 113/ 114/)

ترجمہ: رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعویٔ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر ہوا کہ اسے ارشادِ الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شریکِ نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

بحر العلوم ملک العلماء حضرت مولانا عبد العلی محمد شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

محمد رسول الله صلى الله تعالي عليه وسلم خاتم النبيين وابوبكر رضى الله تعالىٰ عنه افضل الاصحاب والاولياء وهاتان القضيتان مما يطلب بالبرهان فى علم الكلام واليقين المتعلق بهما يقين ثابت ضرورى باق الى الابد وليس الحكم فيهما على امر كلي يجوز العقل تناول هذاالحكم لغير هٰذين الشيخين وانكار هذا مكابرةوكفر-

(فتاویٰ رضویہ: ج، 15/ بحوالہ شرح مسلم بعبد العلی: بحث التصدیقات آخر کتاب: مطبع مجتبائی دہلی: ص، 260/)

ترجمہ: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابدالآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امرِ کلی کے لیے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذاتِ پاک کے سوا کسی اور کے لیے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے:

فيه لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن وسنت واجماعِ امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر۔ والعیاذ باللہ رب العالمین

(ماخوذ: فتاویٰ رضویہ: ج،15/ص،717/ تا728/)

☆☆☆

ختم نبوت کے تحفظ میں مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا کردار

(اثر خامہ: محقق اہلِ سنت سید صابر حسین شاہ بخاری

☆☆☆

پٹھانوں کا ایک قبیلہ بڑھیچ ہے، رئیس الاتقیاء علامہ مفتی نقی علی خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (پ:۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء....م:۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اسی قبیلہ کے فرد فرید ہیں۔آپ اپنے عہد کے ممتاز عالم دین، شیخ طریقت، فقیہ العصر، صاحب طرز ادیب اور انشا پرداز تھے۔آپ نے زبان وقلم سے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔آپ نے چالیس سے زائد کتابیں لکھیں آپ کی مطبوعہ تصانیف میں:

الکلام الاوضع فی تفسیر سورہ الم نشرح، سرور القلوب فی ذکر المحبوب، جواہر البیان فی اسرار الارکان، اصول الرشاد لقمع خبائی الفساد، ھدایۃ البریہ الی شریعت الاحمدیہ، ازاقۃ الانام لمانفی عمل المولد والقیام، فضل العلم والعلماء اور احسن الوعا لآداب الدعا کے نام شامل ہیں۔۲۶ رشوال المکرم ۱۲۹۵ھ کو آپ نے حرمین شریفین سفر اختیار کیا اور حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔آپ نے سرزمین بریلی شریف پر مسند افتاء کی بنیاد رکھی۔

الحمد للہ! آج تک بریلی شریف میں یہ مسند افتاء جاری وساری ہے۔آپ نہایت متقی و پرہیز گار تھے۔ بدعات ومنکرات کے خلاف ہمیشہ کمر بستہ رہے۔آپ اپنے صاحبزادے مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد القادر بدایونی کے ہمراہ خانوادہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے اور عارف باللہ سیدنا شاہ آل رسول احمد قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا۔اسی مجلس میں آپ دونوں باپ بیٹے کو شرف خلافت اور اجازت سے بھی نوازا گیا۔

آپ نے بریلی شریف میں ”مدرسہ اہلِ سنت“ کا قیام عمل میں لایا اور علم وعرفان کو خوب پھیلایا۔آپ کے تینوں صاحبزادگان اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) اور مولانا محمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) عالم، فاضل، مصنف، محقق، اور آسمان رشد وھدایت کے روشن ستارے تھے۔امام المتکلمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں جب ”مسئلہ امتناع وامکان نظیر“ اور ”اثر ابن عباس“ سامنے آیا تو آپ نے بریلی شریف سے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا پرچم بلند فرمایا۔الحمد للہ آج تک یہ پرچم بلندیوں پر ہے۔اس پر آپ اور آپ کی اولاد امجاد کی کئ تصانیف اور

حیات وخدمات شاھد وناطق ہیں۔۱۸۷۱ء میں شیخو پور ضلع بدایوں میں " مسئلہ امتناع وامکان نظیر" پر مولانا عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ(م:۱۹۰۱ء)اور مولوی امیر احمد سہوانی کے مابین مناظرہ ہوا۔مولانا نذیر احمد سہوانی (م:۱۸۸۱ء) نے اس مناظرہ کی روداد" مناظرہ احمد یہ" کے نام سے طبع کرا دی۔اس مناظرہ میں اثر ابن عباس کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔اس میں ایک عبارت یہ تھی" بے شک اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں، ہر زمین پر آدم ہے، تمہارے آدم کی طرح اور نوح ہے۔تمہارے نوح کی طرح اور ابراھیم ہے۔ تمہارے ابراھیم کی طرح اور موسی ہے۔تمہارے موسی کی طرح اور نبی ہیں۔تمہارے نبی (حضور اکرم) کی طرح "۔مولانا نذیر احمد سہوانی نے" مناظرہ احمد یہ" کے آخر میں یہ بھی لکھا:" مولوی احسن نانوتوی بھی اسی (صحت اثر ابن عباسی) کے معتقد ہیں اور اس مضمون پر ان کی مہر ثبت ہے اور اسی کے اور علماء دین بھی قائل ومعتقد ہیں"۔

مولانا احسن نانوتوی ان دنوں بریلی کالج، بریلی میں استاد تھے اور ایک مدت سے بریلی عیدگاہ میں عیدین کی امامت کرتے تھے۔ امام المتکلمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے تحفظ کا علم اٹھایا اور میدان عمل میں کود پڑے۔ اس حقیقت کا اظہار پروفیسر ایوب قادری نے" سوانح مولانا احسن نانوتوی" میں یوں کیا ہے:" اثر ابن عباس کے مسئلہ میں علماء بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شد ومد سے مخالفت کی ۔ بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولانا نقی علی خان کر رہے تھے اور بدایوں میں مولوی عبد القادر سر خیل جماعت تھے"

۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں نماز عید الفطر کے موقع پر امام المتکلمین علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عیدگاہ میں مولوی احسن نانوتوی کے نماز پڑھانے کو پسند نہ کیا، چنانچہ تنازع طول پکڑ گیا۔بگڑتی صورت حال دیکھ کر مولوی احسن نانوتوی کو امام المتکلمین علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی امامت میں نماز پڑھانے کا فیصلہ کرنا پڑا، طرفہ تماشہ یہ ہوا کہ جب مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے عیدگاہ کے قریب پہنچنے کی خبر آئی تو مولانا احسن نانوتوی فورا مصلے پر پہنچ گئے اور نماز پڑھا دی۔

امام المتکلمین رحمۃ اللہ علیہ عیدگاہ کے قریب حسین باغ میں بڑی تعداد میں موجود مسلمانوں کی عید کی نماز کی امامت کی۔دراصل مولوی احسن نانوتوی اثر ابن عباس کو صحیح اور معتبر جانتے تھے جبکہ امام المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اور عقیدہ یہ تھا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالی صاف فرماتا ہے" وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ " اللہ تعالی کے اس ارشاد کے بعد اثر ابن عباس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

چنانچہ آپ اثر ابن عباس کے مطابق عقیدہ رکھنے والے کو اہلسنت کے خلاف جانتے تھے۔علماء کرام کی اکثریت بھی آپ کی حمایت میں اٹھ کھڑی ہوئی۔آپ نے اس حوالے سے ایک استفتاء علماء رامپور کو بھیجا جس کا جواب علامہ مفتی نور النبی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا اور آپ کے موقف کی تائید وحمایت کی۔اس فتوی پر مولانا سدید الدین خان خلف

مولانا رشید الدین خان، مولانا مفتی ولی النبی رامپوری، مولانا سید حسین شاہ محدث رامپوری، مولانا محمد حیدر علی رامپوری، مولانا شیخ محمد علی درویش مطوف رامپوری، مولانا عبدالحق خیر آبادی بن علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا عبدالعلی رامپوری، مولانا محمد یعقوب علی خان رامپوری اور مولانا محمد اظہر الدین احمد رامپوری (رحمۃ اللہ علیہم) نے بھی تصدیقات فرمائی ہیں۔

اسی طرح آپ نے ایک استفتاء ممتاز عالم دین علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بھیجا۔ آپ نے بھی قرآن وحدیث، محدثین اور فقہاء عظام کے ارشادات کی روشنی اس حقیقت کو ظاہر و باہر فرمایا کہ "اس پر عقیدہ رکھنا اہلسنت و جماعت کے خلاف ہے، خاتم النبیین حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور حدیث شاذ ہے"۔

دوسری طرف مولوی احسن نانوتوی نے بھی اپنے موقف وعقیدہ کی حمایت حاصل کرنے کے لیے ایک سوالیہ اشتہار چھپوا کر مختلف اضلاع کے علماء کو بھیجا لیکن انہیں صرف دو جواب ملے۔ پہلا جواب ان کے رشتہ دار مولوی قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" لکھ کر دیا اور اس سے صورت حال مزید پیچیدگی ہوگئی۔ دوسرا جواب مولانا عبد الحی فرنگی نے تین رسالہ لکھ کر دیا۔

امام المتکلمین علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا موقف اور عقیدہ حق پر مبنی تھا۔ اسی لئے آپ کی حمایت میں علماء کرام نے کئی کتب ورسائل لکھے۔ جن میں مولانا فضل مجید بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا "تحقیقات احمدیہ"، مولانا ھدایت علی کا "الکلام الاحسن"، مفتی حافظ بخش آنولوی رحمۃ اللہ علیہ کا "تنبیہ الجہال" اور بدایوں اور بریلی کے علماء کے فتاوی "فتاوی بے نظیر" نمایا طور پر شامل ہیں۔

الحمدللہ آج بھی علامہ مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا موقف وعقیدہ قائم ودائم ہے لیکن مولوی احسن نانوتوی کا عقیدہ وموقف ختم ہوکر رہ گیا ہے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆



ختم نبوت کے تحفظ میں امام احمد رضا کا نمایاں کردار

(اثر خامہ: محقق اہلِ سنت سید صابر حسین شاہ بخاری

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ہمارے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

آپ کے بعد نبوت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہے۔اب جو کوئی بھی ظلی یا بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ خبیث کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ اسی پر ساری امتِ مسلمہ کا اجماع ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ پھر عہد صدیقی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کثیر تعداد نے اپنی جانوں پر کھیل کر مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے یہ پہلا وہ عظیم جہاد ہے جس میں بارہ سو (1200) سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جام شہادت نوش کر کے دنیا پر اس کی اہمیت وافادیت ہمیشہ کے لیے واضح فرما دی تھی۔ اسی طرح تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین نے ہر دور میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اپنا اولیں فرض سمجھا۔ برصغیر میں جب قادیان سے مرزا غلام احمد آنجہانی مسیلمہ پنجاب بن کر سامنے آیا تو اہل ایمان نے اس خبیث کا خوب خوب تعاقب کر کے ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ان محافظین ختم نبوت میں مجدد دین و ملت الشاہ الحافظ القاری اعلیٰ حضرت محمد امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کا کردار نہایت روشن اور نمایاں رہا، بلکہ آپ کے سارے خانوادے کو ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے ہی سے شہرت ملی۔ مولانا احسن نانوتوی (م 1312ھ/ 1894ء) نے جب حدیث اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے اس عقیدے کا اعلان کیا کہ: ''رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بھی ہر طبقہ زمین میں ایک ایک ''خاتم النبیین'' موجود ہے تو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ (م 1297ھ/ 1880ء) نے ان کی بروقت گرفت فرمائی اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ اور خارج اہل سنت قرار دیا۔ نہ صرف بریلی بلکہ بدایوں اور رام پور کے مشاہیر علمائے کرام نے بھی آپ کے مؤقف کی حمایت میں اپنے فتاویٰ صادر فرمائے۔ یوں برصغیر میں فتنۂ انکار ختم نبوت کا باضابطہ پہلا رد

سرزمین بریلی شریف کے حصے میں آیا۔ ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1362ھ/ 1942) نے کتاب ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اوران کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا آنجہانی کے مکروفریب کا پردہ چاک فرمایا۔ 1317ھ/ 1899ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جزاء اللہ عدوہ بآباہ ختم النبوۃ'' لکھ کر ختم نبوت کے مطلب ایمانی ایک سوبیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے برسائے اس پر عرب وعجم کے علمائے کرام نے تصدیقات بھی فرمائیں۔

1320ھ/ 1902ء میں آپ نے ''السوٗ والعقاب علی المسیح الکذاب'' لکھ کر دس وجوہ سے قادیانی آنجہانی کا کفر ظاہر و باہر کر کے فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اوران کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ 1320ھ/ 1902ء میں سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (م 1289ھ/ 1872ء) کی عربی زبان میں لکھی گئی بلند پایہ کتاب ''المعتقد المنتقد'' پر نہایت ہی عالمانہ انداز میں **المعتمد المستند بناء نجاة الابد** 'کے نام سے عربی میں حواشی لکھے جن کا اردو زبان میں ترجمہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ 1439ھ/ 2018ء کے قلم سے شائع ہو چکا ہے۔ ان حواشی میں بھی آپ نے گمراہ فرقوں اور ان کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی آنجہانی کے بارے میں صاف صاف فرمایا: یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق ومصدوق نبی ﷺ نے دی، یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانے میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا۔

1323ھ/ 1905ء میں برادر اعلیٰ حضرت شہنشاہ سخن مولانا محمد حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1326ھ/ 1908ء) نے بریلی شریف سے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے رد قادیانیت پر پہلا باضابطہ ماہوار رسالہ جاری کیا، اس کا تاریخی نام ''قہر الدیان علی مرتد القادیانی'' رکھا اس کے اجراء میں آپ کو کثیر احباب کا تعاون حاصل تھا ان میں سے پچاسی (85) معاونین کے اسمائے گرامی رسالے کے اندرون سرورق پر شائع ہوئے تھے اس کے پہلے شمارے میں قادیانیت کے رد میں آپ کا مقالہ ''ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری'' کا پہلا حصہ بھی شائع ہوا تھا۔

اللہ اللہ، برادر اعلیٰ حضرت، رد قادیانیت میں کتنے متحرک تھے۔ 1324ھ/ 1906ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ناموس رسالت مآب ﷺ کے لئے ایک اہم قدم یہ اٹھایا کہ برصغیر کے چند گستاخوں کی کفریہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین کی اکثریت سے تصدیقات وفتاویٰ حاصل کئے اور پھر اسے ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' کا تاریخی نام دیا۔ اس میں مرزا آنجہانی کی کفریات وارتداد پر فتویٰ کفر نمایاں اور سرفہرست ہے۔ 1326ھ/ 1908ء۔ میں آپ کی مشہور کتاب ''المبین ختم

النبیین" سامنے آئی جس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ مشہور آیت ختم نبوت میں" الف لام" استغراقی ہے، عہد خارجی کا لام نہیں، یعنی ہر قسم کے خاتم ہمارے آقا و مولا خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔1335ھ/1916ء۔ میں آپ کے قلم فیض اثر سے" باب العقائد والکلام المعروف گمراہی کے جھوٹے خدا" نامی رسالہ سامنے آیا اس میں آپ نے مختلف فرقوں کے تصور توحیدی کو طشت از بام فرمایا اور قادیانی آنجہانی کے" جھوٹے خدا" کی بھی قلعی کھول کر رکھ دی ہے کہ قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے العیاذ باللہ۔

1337ھ/ 1918ء۔ میں مولانا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید کے خواب و بیداری میں کلمۂ طیبہ کی جگہ اور درود شریف میں بھی ان کا نام لینے پر زبردست گرفت فرمائی اور" الجبل الثانوی علی کلیۃ التھانوی" میں ان کی خبر لی۔

1339ھ/ 1920ء میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کل ہند" جماعت رضائے مصطفیٰ" کا قیام عمل میں لایا۔ اس کے اغراض و مقاصد میں، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت کا تحفظ سرفہرست تھا ،جماعت نے اسلامی تشخص کے امتیاز و تحفظ اور فتنۂ ارتداد کے رد میں نہایت موثر کام کیا۔ مرزائیوں کی فتنہ سامانی کا جماعت رضائے مصطفے کے مناظرین نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ،قادیانیوں کو جماعت کے مقابلے میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہی نہیں بلکہ جماعت رضائے مصطفیٰ نے نشر واشاعت کے محاذ پر قادیانیت کے رد میں قلمی معرکہ آرائیاں بھی جاری رکھیں۔ اسی جماعت کے زیر اہتمام رد قادیانیت میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ان کے صاحبزادگان، خلفاء و تلامذہ اور متعلقین کی کتابیں بھی شائع ہو کر عام ہوئیں۔ 3/ محرم الحرام 1340ھ کو پیلی بھیت سے شاہ میر خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مرزائیوں کے چند اعتراضات استفتاء کی صورت میں بھیجے آپ نے علالت کے باوجود" الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی" (1340ھ) جیسے تاریخی نام سے یہ رسالہ سپرد قلم فرمایا جس کے نام کا اردو میں ترجمہ قادیانی مرتد پر خدائی تلوار ہے۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے

25 صفر المظفر 1340ھ کو عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب ﷺ کا یہ محافظ اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔

اللہ اللہ، آپ کا آخری قلمی جہاد بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کے فرزند اصغر مفتی اعظم علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ایک یادگار رسالہ" تصحیح یقین بر ختم نبیین" رقم فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی

محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''بہارِ شریعت'' کے آغاز ہی میں فتنۂ قادیانیت کی خوب نقاب کشائی فرما کر امت مسلمہ کو اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔اسی طرح آپ نے ہمارے ضلع اٹک کے معروف سنی عالم دین علامہ مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م 1348ھ/ 1930ء) کی کتاب ''تیغ غلام گیلانی بر گردن قادیانی'' اپنے اہتمام سے بریلی شریف سے شائع فرما کر عام کی تھی۔اسی طرح آپ کے خلیفہ مولانا قاضی عبد الغفور شاہ پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل القادیان''، مبلغ اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (م1373ھ/ 1954ء) نے مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے اور کتاب ''مرزائی حقیقت کا اظہار'' بھی لکھی۔

علامہ مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (م 1379ھ/ 1959ء) نے ''سیفِ رحمانی علی راس القادیانی'' لکھی۔

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (م1380ھ/ 1961ء) نے ''اکرام الحق کی کھلی چھٹی کا جواب، کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی، قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی لکھیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ نعت ''حدائق بخشش'' میں بھی کئی ایسے اشعار ملتے ہیں جن سے عقیدہ ختم نبوت مترشح ہے بطور نمونہ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

سب سے اول سب سے آخر ابتداء ہو، انتہاء ہو

تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

سب تمہاری ہی خبر تھے تم مؤخر مبتدا ہو

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم والخاتم حقکم

کہ خاتم ہوئے تم یعنی جو ہوا دفتر تنزیل

تمام آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا

نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود

ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

آپ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعۂ کلام ''تحائف بخشش'' سے دو شعر ملاحظہ ہوں:

ھوالاول ھوالآخر ھوالظاھر ھوالباطن

بکل شئ علیم لوح محفوظ خداتم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر

تم اول اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو

اسی طرح آپ کے فرزند اصغر مفتی اعظم علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ کلام ''سامان بخشش'' میں بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سامان موجود ہے۔چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

تم ہو فتح باب نبوت تم سے ختم دور رسالت

ان کی پچھلی فضیلت والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ، صلی اللہ

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی

رُسل کی ابتدا تم ہو ، نبی کی انتہا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیا تم ہو

مملکت خداداد پاکستان میں تحریک ختم نبوت 1953ء اورتحریک ختم نبوت 1974ء میں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء وتلامذہ کی اولا دامجاد کا کردار نہایت نمایاں اور ممتاز رہا۔ بلکہ ان دونوں تحریکوں کی فعال قیادت بھی علمائے اہل سنت ہی کی تھی۔ ان میں مجاہد ملت علامہ محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ان کی انتھک کاوشوں سے ہی مملکت خداداد پاکستان نے 7/ستمبر 1974ء کو سرکاری طور پر بھی قادیانیوں اور ان کے گماشتوں کو کافر قرار دیا تھا۔ اسی طرح 2017ء میں بھی جب ختم نبوت کی شق کو چھیڑا گیا تو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے عقیدت مند علماء میدان عمل میں سامنے آئے اور کلمۂ حق بلند فرمایا، ان میں علامہ مولانا حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا قائدانہ کردار پوری دنیا نے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہماری موجودہ قیادت کو بیداری عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ و اولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین

☆☆☆



تحفظ ختم نبوت اور مفتیٔ اعظم ہند

(اثر خامہ: محقق اہلِ سنت سید صابر حسین شاہ بخاری

☆☆☆

مجدد دین وملت الشاہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اصغر اور خلیفہ علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1310ھ/ 1892ء پ 1402ھ/ 1981ء م) کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

آپ کا اصل نام محمد عرفی نام مصطفیٰ رضا اور تخلص "نوری" ہے۔ ابتدائی تعلیم برادر اکبر حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اپنے والد بزرگوار سے علوم اسلامیہ میں دسترس حاصل کی۔ آپ کو فقاہت میں ایسا کمال حاصل ہوا کہ مفتی اعظم ہند کا لقب آپ کی پہچان بن گیا۔ آپ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع تھا۔ حضرت مخدوم شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا تھا۔ احقاق حق اور ابطال باطل کا جذبہ آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔

آپ نے اسلام اور سنیت کی تبلیغ واشاعت میں نہایت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ کلمۂ حق کہنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے رہوار قلم سے مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں سامنے آئی ہیں۔ آپ کے فتاویٰ کا ایک ضخیم مجموعہ فتاویٰ مصطفویہ کے عنوان سے شائع ہو کر سامنے آچکا ہے۔

ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ میں آپ کا کردار نہایت نمایاں ہے۔ اسلام اور مسلمین کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا نہایت مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کی ہوئی جماعت "انصار الاسلام" کے آپ عالم شباب میں رکن رہے۔ اس کے تحت آپ نے حفاظت مقامات مقدسہ اور مظلومین ترک کی امداد واعانت فرمائی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کی ہوئی دوسری جماعت "رضائے مصطفیٰ" کے بھی آپ رکن رکین رہے۔ اس جماعت کا اولیں مقصد "رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت کا تحفظ" تھا۔ اس جماعت کے تحت آپ نے ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے اس پر جماعت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتابیں اور ملک بھر میں علماء ومشائخ کی تبلیغی خدمات شاہد وناطق ہیں۔ جماعت رضائے مصطفیٰ کے جن علماء ومشائخ نے فتنۂ ارتداد کی سرکوبی کی ان میں آپ کا کردار قائدانہ رہا جماعت کے مناظرین کے سامنے قادیانی جتھے دم دبا کر بھاگے۔

اپریل 1926ء میں جب سنی علماء ومشائخ نے "آل انڈیا سنی کانفرنس" کا قیام عمل میں لایا تو اس کے بھی آپ اہم رکن مقرر ہوئے۔ کانفرنس کے تحت مختلف اجلاسوں میں آپ نے اسلامی تشخص کے حوالے سے نہایت جاندار خطبات ارشاد فرمائے۔ علماء ومشائخ نے قادیانیت کا رد بلیغ فرما کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا۔

آپ کے فتاویٰ میں بھی ناموسِ رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کئی فتوے ملتے ہیں۔ آپ اپنے رسالے" الرمح الدیانی علی رأس الو سواس الشیطانی (1331ھ) میں فریق مخالف کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیچری بھی بجہنم اس نے اس عبارت میں مرزائیوں کو بھی مسلمان بتایا اور مسلمانوں سے ان کے وہ ملعون اختلافات کہ خاتم النبیین کا انکار کرنا مرزا دجال کو نبی ماننا، اسے اگلے بہت انبیاء سے افضل جاننا، اگلے چار سو پیغمبروں کی پیشین گوئی جھوٹی ٹھہرانا، سیدنا مسیح رسول اللہ کو سڑی سڑی گالیاں دینا، ان کے معجزات کو مسمریزم بتانا، ان کی نبوت کو باطل و بے دلیل بلکہ خلاف دلیل و ناممکن الثبوت کہنا ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ پر یہود ملاعنہ کے طعنوں کو لاجواب قرار دینا وغیرہ وغیرہ سب فروعی ٹھہرائے تو قطعاً یہ بھی انہی کی طرح ان تمام ضروریات دین کا منکر اور قطعاً اجماعاً مرتد کافر ہے۔" مجموعہ رسائل امام المشائخ تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ۔

(جلد دوم۔ ترتیب: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف 1436ھ/ 2015ء ص98)

اس کے بعد آپ نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی نظریاتی اور اعتقادی دنیا میں شہرہ آفاق کتاب" حسام الحرمین" سے مرزا قادیانی آنجہانی کے خلاف فتویٰ تکفیر پیش فرمایا ہے۔

آپ نے اپنے رسالہ تصحیح یقین بر ختم نبیین میں قرآن واحادیث سے لفظ خاتم النبیین کے معنی ومفہوم کی نہایت احسن انداز میں وضاحت فرمائی ہے۔ اور معترضین کے لغو اعتراضات کا نہایت مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔

موضوع کی مناسبت سے اس رسالہ سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور جانئے کہ برصغیر میں انکار ختم نبوت کا فتنہ کیسے پروان چڑھا: پہلے اس کی تمہید اٹھاؤ یعنی ختم نبوت کا انکار اور قرآن عظیم میں جو" خاتم النبیین" صاف فرمایا گیا ہے اس کی تاویلیں کر وسب میں پہلے اس کی کوشش اسماعیل دہلوی نے کی کہ کہا:" خدا تو قادر ہے کہ ایک آن میں محمد جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے۔ مگر اسے ادعائے نبوت کا وقت نہ ملا، پھر اس کی اس ناپاک کوشش سے قاسم نانوتوی نے فائدہ اٹھانا چاہا اور تحذیر الناس اسی بارے میں تصنیف کی مگر وقت کی بات کہ وہ بھی اس کا وقت نہ پا سکا اور قبل اس کے کہ وہ دعویٰ نبوت کرے دنیا سے اُٹھ گیا، پھر ان دونوں کے کئے سے قادیانی نے فائدہ اٹھایا اور بڑے شد و مد سے دعویٰ نبوت ومسیحیت کیا اور ایک قادیانی ہی کیا اکثر کو ان بے ہودہ کوششوں سے اپنے ناپاک مقصد میں مدد ملی، گھر گھر نبوت کے دعوے ہونے لگے، مسموع ہوا کہ اب بھی کوئی احمد الزماں نامی مدعی نبوت ہے، آج ہمدم 28/ اکتوبر ہمارے سامنے ہے، اس کے مراسلات میں ایک حیدر آبادی صاحب نے ایک اور مجہول منکر ختم نبوت کا بے سروپا مضمون شائع کرایا ہے اور اس کے رد کی استدعا کی ہے، اول ہم تحقیق مسئلہ کریں پھر مجہول صاحب کے جنون کا علاج۔

(ایضاص193)

رسالہ کی آخری سطور بھی ملاحظہ فرمالیں:

" مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا وخاتم النبیین پھر حضور ﷺ سے اب تک سب یہی سمجھے کہ حضور سب میں آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، آج کل چند ملحد، بے دین اگر کچھ خرافات، ہزلیات بکیں کیا قابلِ

التفات ہوں۔

(ایضاص216)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منظوم کتاب ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' (1337ھ) لکھی جس میں پہلے سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش کیا ہے اور پھر برصغیر میں اٹھنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد طلب کی ہے۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح اور حواشی ''کشف ضلال دیوبند'' (1337ھ) کے عنوان سے لکھے جنہیں بے حد شہرت حاصل ہوئی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر میں فرماتے ہیں:

اسرا رویت ختم نبوت
سب کو عدم میں لاتے یہ ہیں

اس کی شرح لکھتے ہوئے مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مولیٰ عزوجل نے ہمارے حضور ﷺ کو لاکھوں فضائل عالیہ خاصہ عطا فرمائے کہ کسی نبی و رسول نے نہ پائے، ازاں جملہ فوق سماوات معراج ہونا، اس زندگی میں دیدار الٰہی ہوا، خاتم النبیین ہونا، ظاہر ہے کہ یہ فضائل فقط رسول کہنے میں نہیں آسکتے۔ ورنہ رسول تو سب ہیں ، سبھی میں ہوتے لیکن امام الوھابیہ کے نزدیک حضور کی جتنی خوبیاں، جتنے کمال ہیں سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں تو صاف کہہ دیا کہ حضور میں کوئی خوبی، کوئی کمال ایسا نہیں جو سب رسولوں میں نہ ہو، یہ معراج و دیدار و ختم نبوت وشفاعت کبریٰ وافضلیت مطلقہ وغیرہا تمام خصائص حضور سے صریح انکار اور کھلا کفر ہوا۔

(ایضا جلد اول ص50)

آپ کے نعتیہ مجموعہ سامانِ بخشش بھی عقیدہ ختم نبوت کے لئے سامان موجود ہے۔ چند مثالیں دیکھیے۔

تم ہو فتح باب نبوت تم سے ختم دور رسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے ﷺ صلی اللہ، صلی اللہ
تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رُسل کی ابتدا تم ہو ، نبی کی انتہا تم ہو
تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیا تم ہو

المختصر حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے محافظ بن کر رہے۔ آپ کی خدمات جلیلہ کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ختم نبوت کے اس محافظ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اوران کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاءامتہ وعلماملتہ اجمعین

☆☆☆

عقیدۂ ختم نبوت اور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

(اثر خامہ: محقق اہلِ سنت سید صابر حسین شاہ بخاری

☆☆☆

علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی الازھری رحمۃ اللہ علیہ (م 1439ھ/ 2018ء) خانوادہ رضویہ کے ایک فرد فرید ہیں۔ آپ کا اصل نام محمد عرفی نام محمد اختر رضا خان قادری گھر میں محمد اسماعیل رضا کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ لیکن عالم اسلام میں تاج الشریعہ کے لقب سے ایسے ملقب ہوئے کہ یہ آپ کی پہچان بن گیا

25/فروری 1942ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے۔ آپ کے والد گرامی مفسر قرآن مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ابتدائی تعلیم وتربیت گھر میں حاصل کی۔ چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں آپ کے والد گرامی نے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں آپ کو لے جا کر بسم اللہ خوانی کی نہایت خوب صورت تقریب منعقد فرمائی اور دعوت کا اہتمام فرمایا آپ کے نانا جان مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بسم اللہ پڑھائی۔

قرآن کریم ناظرہ اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھا اور اردو کتب اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ پھر آپ کو دار العلوم منظر اسلام ہی داخل کرایا گیا یہاں آپ نے نحو میر، منشعب سے لے کر ہدایہ آخرین تک پڑھیں۔ 1963ء میں آپ مصر گئے اور جامعۃ الازہر میں کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا اور وہاں آپ نے تین سال تک اکتسابِ علم کیا۔ دوسرے سال امتحان میں آپ نے پہلی پوزیشن حاصل فرمائی۔ 1966ء میں جب فارغ ہوئے صدر جمال عبد الناصر نے خود آپ کو ''جامعۃ الازہر ایوارڈ'' اور سند عطا کی۔

آپ کے اساتذہ کرام میں علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا مفتی سید افضل حسین مونگیری رضوی، مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی فضیلۃ الشیخ محمد سماعی (مصر) الشیخ محمود عبد الغفار (مصر) مولانا مفتی محمد احمد جہاں گیر خان رضوی اعظمی، اور ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان رحمانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی نہایت نمایاں ہیں۔ 1967ء میں آپ نے اپنے مادر علمی دار العلوم منظر اسلام میں تدریسی خدمات شروع کیں۔ 1978ء میں ''صدر المدرسین'' بنے اور ساتھ ہی دار الافتا کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔

3/نومبر 1968ء کو حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے آپ کا عقد مسنون

ہوا۔آپ کی اولاد امجاد میں، پانچ دختران اور فرزند ارجمند علامہ مولانا محمد عسجد رضا خان صاحب زید مجدہ ہیں جو ماشاءاللہ، آپ کے جانشین بھی ہیں۔

آپ نے تبلیغ واشاعت کی خاطر سیروا فی الارض کے تحت پاک و ہند عرب امارات، افریقہ اور یورپ میں کئی تبلیغی دورے کئے۔کئی اداروں کی نگرانی اور سرپرستی فرمائی۔ بریلی شریف سے ماہ نامہ سنی دنیا کا اجراء عمل میں لایا جو نہایت کامیابی سے جاری رہا۔

آپ نے 80 کے قریب مختلف موضوعات پر کتب ورسائل لکھے، تراجم کئے اور حواشی لکھے۔آپ کے فتاویٰ فتاویٰ تاج الشریعہ کے نام سے پاک وہند سے نہایت آب وتاب سے شائع ہوئے ہیں جو فتاویٰ کی دنیا میں گراں قدر اضافہ ہے۔

آپ نے مختلف موضوعات پر نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں خطبات ارشاد فرمائے۔ضرورت ہے کہ آپ کی تمام تقاریر اور خطبات کو بھی نہایت احسن انداز میں یکجا کر کے خطبات تاج الشریعہ کے نام سے شائع کیا جائے تا کہ آپ کی شان خطابت بھی دکھائی جائے۔

بچپن ہی میں آپ کو مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا تھا اور پھر 20 سال بعد آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرما دیا۔

آپ ایک بہترین نعت گو شاعر ہیں۔آپ کی نعتیہ شاعری میں سوز و گداز اور عشق رسالت مآب ﷺ کے عناصر نمایاں ہیں۔ آپ کے کلام میں صاحب مدینہ ﷺ اور ان شہر مدینہ سے محبت وعقیدت اک اک مصرع اور اک اک شعر سے مترشح ہے۔

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانبِ طیبہ سب کے سفینے چلے
خلدِ زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراقدس پر بلا کر آپ کے دل کے ارمان پورے فرما دیئے

آپ نے چھ بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ پہلا حج 1983ھ دوسرا 1986ء، تیسرا 1987ء، چوتھا 2008ء، پانچواں 2009ء، اور چھٹا 2010ء میں کیا۔

بے شمار بار عمرہ اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے آپ کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں بسر ہوئی

عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ آپ کو ورثے میں ملا تھا۔آپ کے پردادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1340ھ/ 1921ء) کی اعتقادی اور نظریاتی خدمات جلیلہ سے عالم اسلام بخوبی آگاہ ہے۔

آپ کے دادا جان حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1362 / 1943) نے 1315ھ/ 1898ء میں ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور

ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی آنجہانی کے مکروفریب کو طشت از بام فرمادیا۔

آپ کے نانا مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م 1402ھ/ 1981ء) نے تصحیح یقین برختم نبیین لکھ کر خاتم النبیین کی نہایت احسن انداز میں وضاحت فرمائی اور قادیانیت ذریت کے مکروفریب کا پردہ چاک فرمایا۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

1320ھ/ 1902ء میں سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی میں لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب "المعتقد المنتقد" پر آپ کے پردادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عالمانہ اور عارفانہ انداز میں المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد" کے نام سے عربی میں حواشی لکھے۔ ان کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔

آپ نے افادہ عام کے لیے اس کا رواں دواں ترجمہ فرمایا ہے۔ ان حواشی میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گمراہ فرقوں اور اُن کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی آنجہانی کی بھی خوب خبر لی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق ومصدوق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی، یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانے میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا امریکہ کے شہر ہوسٹن میں جب قادیانی ذریت نے سر اٹھانا شروع کیا علامہ مولانا محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں "ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد کیا اور اس کی صدارت کے لیے تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔ 20 / اگست 2000ء کو ہوسٹن شہر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیرصدارت "ختمِ نبوت کانفرنس" کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض علامہ محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب زید مجدہ نے خود سنبھالے۔ اس میں ایشیا، یورپ اور امریکا کے علماء ومشائخ نے بھرپور شرکت کی۔ سب سے پہلے مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے۔

مولانا بابر رحمانی ڈیلاس مفتی احمد القادری ڈیلاس، مفتی حفیظ الرحمٰن شکاگو، علامہ بدر القادری ہالینڈ، پھر محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ، اس کے بعد مفکر اسلام قمر الزماں اعظمی نے ختمِ نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے رد میں دلائل وبراہین کی روشنی میں شاندار خطبات ارشاد فرمائے۔ مولانا مسعود رضا، مولانا غلام زرقانی اور مولانا عبدالرب مقامی علماء کرام بھی اس سٹیج کی زینت تھے۔

آخر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اور نہایت رقت آمیز دعا فرمائی۔ اور قادیانیوں سے ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائی۔ علامہ محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم اس کانفرنس کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں اس کانفرنس کا اثر یہ ہوا

کہ قادیانی کا اثر کم ہوگیا جب کہ اس کے ساتھ ہی دیوبندیت پر بھی حرف گیری کی گئی اور تحذیر الناس کے نظریاتی کردار کو بھی واضح کیا گیا، لوگوں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کا زہر کہاں سے پھیلا، علماء نے صراحت کے ساتھ تحذیر الناس کی عبارت پر بحث کی اور اس کے پرخچے اڑا دیئے۔ ملک محمد محبوب الرسول قادری نے مارچ 2001ء میں آپ کا ایک مفصل انٹرویو لیا اور اسے اسی ماہ میں ماہ نامہ "سوئے حجاز" لاہور میں شائع کیا۔ اس انٹرویو میں بھی تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت درد مندانہ انداز میں قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ فرمایا اور ان کا ناطقہ بند کرنے کی ضرورت پر بھر پور زور دیا۔ آپ نے فرمایا: عقائد کے تحفظ کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے، قادیانی یورپ میں اسلام کے نام پر اپنا کام کئے جارہے ہیں، ان کا ناطقہ بند کرنے کی ضرورت ہے، ہر سنی فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

7/ ذی القعدہ 1439ھ/ 20/ جولائی 2018ء بروز جمعہ المبارک کی اذان مغرب رضا مسجد میں گونجی، تاج الشریعہ اذان کے کلمات دہرا رہے ہیں، نماز کے لئے تیار ہیں، باوضو ہیں، آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان محمد رسول اللہ، لا الہ الا اللہ کی دل آویز صدائیں بلند کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دیکھنے والو! جی بھر کے دیکھو مجھے
کل نہ رونا کہ اختر میاں چل دیئے

آپ کی وفات حسرت آیات سے سارا عالم اسلام مغموم ہو کر رہ گیا۔ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے دور دراز سے علماء و مشائخ، سادات کرام، ارباب علم و قلم پہنچے۔ بریلی شریف میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ کوچہ و بازار میں بھی انسانوں کا ایک سمندر امنڈتا ہوا نظر آتا تھا۔ انڈیا میڈیا نے جنازے کے مناظر براہ راست دکھانے کا اہتمام کیا تھا۔ آپ کا جنازہ حق و باطل میں فیصلہ کر گیا۔ جنازے کے مناظر دیکھ کر آپ کے مخالفین اور حاسدین بھی انگلیاں دانتوں میں دبائے دم بخود رہ گئے۔

المختصر ختم نبوت کا ایک محافظ جب دنیا سے گیا تو سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین۔

☆☆☆

قادیانی فتنہ ''اہلِ کلیسا کی اسلام کے خلاف سازش

7 ستمبر 1974ء کو علما کی جدوجہد سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے

(7 ستمبر ''یوم تحفظِ ختم نبوت'' کے بطور منایا جاتا)

از: غلام مصطفیٰ رضوی نوری مشن مالیگاؤں

☆☆☆

قادیانی تحریک اسلام مخالف قوتوں کی منظم سازش کا عملی نمونہ ہے۔ جس نے عقائدِ اسلامی کی فصیل میں شگاف ڈالنے کی کوشش کی اور ناموسِ رسالت ﷺ میں توہین کی جرأت کی۔ اس فرقے اور فتنے سے اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد کا با خبر ہونا ضروری ہے تاکہ ان کے فتنہ و شر سے عقیدہ و ایمان محفوظ رہ سکیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی میں سب سے نمایاں کردار علمانے ادا کیا۔ بایں سبب انگریز کو مسلمانوں کی ایمانی حمیت و غیرت کا اندازا ہو گیا، کہ جب تک مسلمان متحد رہیں گے ان کا اقتدار خطرے میں رہے گا انگریز نے مسلمانوں میں انتشار و افتراق کو پروان چڑھایا، انھیں ایسے افراد مل گئے جو ان کے مشن کو فروغ دینے کا سبب بنے۔ انگریز کی کوششوں سے ''قادیانیت'' جیسے فرقے وجود پائے، قادیانیت کا بانی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے 1900ء میں انگریز کے زیرِ اثر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا؛ حالاں کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور رحمت عالم سرور کونین ﷺ آخری نبی ہیں اور خاتم النبیین۔ اس پر نصِ قطعی اور احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے مدعیِ نبوت مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کی اور جاں فروشی کی مثال قائم کر کے اُمتِ مسلمہ کو درس دے دیا کہ ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا جائے اور کسی کذاب یا قادیانی کو پنپنے نہ دیا جائے؛ گویا اسوۂ صدیقی جھوٹے مدعیِ نبوت کی سرکوبی کے لیے رہنما اور رہبر ہے۔ انگریز نے قادیانیت کی ہر ممکن مدد کی اور آج بھی اس فتنے کو انگریز کی مکمل تائید و سرپرستی حاصل ہے۔ یہ پوری دنیا میں مال و زر کی بنیاد پر سرگرم ہیں، اور اپنے مکر و فریب کے ذریعے ایمان کی دولت قلبِ مومن سے چھین لینا چاہتے ہیں۔

قادیانیت برطانوی حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہی ہے۔ انھیں سٹیلائیٹ کی قوت مہیا کر دی گئی ہے اور ان کا ٹیلی ویژن 24/گھنٹے اپنے جھوٹے عقائد کی تشہیر کر رہا ہے، یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ یہودی مسلمانوں کے تو خون کے پیاسے ہیں لیکن اسرائیل میں قادیانیوں کو ہر طرح تبلیغ کی چھوٹ دے رکھے ہیں؛ اسی طرح روس میں جہاں کمیونزم کے نام پر مذہب کو پابند سلاسل کر دیا گیا تھا

وہاں قادیانیت مستحکم ہے؛ اور یہی کچھ سہولتیں جرمنی و فرانس اور دوسرے خطوں نیز مغربی ملکوں میں انھیں مہیا ہیں۔ تمام طاغوتی قوتیں قادیانیوں کے ساتھ کھڑی ہیں- بلکہ مشرکین بھی اب قادیانیوں سے ہمدردی جتا رہے ہیں۔

جب اس فتنے نے سر اُٹھایا تو علما نے اس کے سدِ باب میں کمر کس لی، اور تصنیف و تقریر کے ذریعے قادیانیت کا ردِ بلیغ فرمایا۔ اس سلسلے میں علماے حرمین طیبین نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدثِ بریلوی (م 1921ء) کی تحریک پر قادیانیوں اور اس کے ہم نوا فرقوں پر کفر کا فتویٰ صادر کیا جو 1324ھ میں جاری ہوا۔ امام احمد رضا نے اس فتنے کے رَد میں کتابیں لکھیں جو مطبوع ہیں، بریلی سے ایک مستقل ماہ نامہ بھی جاری فرمایا، کتابوں کے نام اس طرح ہیں: جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ، المبین ختم النبیین، السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی، قہر الدیان علی مرتد بقادیان۔ آپ کے فرزندِ اکبر علامہ حامد رضا خان قادری نے ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' تصنیف کی؛ جو 1315ھ میں مطبع حنفیہ پٹنہ سے اور بعد کو بریلی، لاہور و ممبئی سے شائع ہوئی۔ اس دور کے دیگر علما و مشائخ نے بھی اس فتنے کو بے نقاب کرنے میں جدوجہد کی، جن میں حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی کا نام نمایاں ہے۔

مبلغ اسلام تلمیذِ اعلیٰ حضرت؛ علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی نے اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں پوری دنیا کا دورہ فرمایا۔ آپ نے افریقہ، سیلون، یورپ، انڈونیشیا، ملائیشیا، برما، اور بلادِ عرب میں قادیانیت کے خلاف کام کیا اور مسلمانوں کو ان کے مکر و فریب سے آگاہ کیا۔ قادیانیت کے رَد میں آپ کی انگریزی تصنیف The Mirrior بیرون ممالک بہت مقبول ہوئی؛ اس کا عربی ترجمہ ''المرآۃ'' کے نام سے ہوا، اردو میں ''مرزائی حقیقت کا اظہار'' تحریر فرمائی، جس کا ملائیشیا کی زبان میں جب ترجمہ شائع ہوا تو وہاں کے مسلمانوں میں تحریک اُٹھی اور قادیانیت کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا علما کی کوششوں سے 1974ء میں پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا جس کے لیے باقاعدہ بل منظور کیا گیا اور آئین کا حصہ بنا دیا گیا، جس کا خلاصہ اس طرح ہے: ''جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔''

(ماہ نامہ ضیاے حرم لاہور، دسمبر 1974ء، ص35-36)

قادیانی تحریک کے سدِ باب میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت پروفیسر الیاس برنی (پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن) کی تصنیف ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' نے اہم کردار ادا کیا، اس تصنیف نے عالمی شہرت پائی، اس کی جامعیت کی پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی نے بھی داد دی۔ آپ نے انگریزی میں بھی اس موضوع پر وقیع کام کیا۔

موجودہ دور میں قادیانیت کو مزید مستحکم کرنے کے لیے اسلام مخالف قوتیں تعاون فراہم کر رہی ہیں اور مادی و

جدید ٹکنالوجی کے سہارے قادیانی فتنہ مسلمانوں کی تباہی کے درپے ہے، مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی نشرواشاعت کریں اور ہر مسلمان کو اس عقیدے کی اہمیت سے باخبر کریں۔ اس پر کتابوں کو مختلف زبانوں میں شائع کریں، اخبارات بھی اپنا کردار نبھائیں اور قادیانیت کے رد میں ذہن سازی کر کے اُمتِ مسلمہ کے ایمان وایقان کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیں قادیانی نت نئے طریقے سے سرگرم ہیں، ہند کی غریب مسلم آبادیوں کا ایمان وہ مالی آسائشوں سے خریدنا چاہتے ہیں، سماجی وفلاحی کاموں کی آڑ میں اپنا دائرہ پھیلانا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں انھیں درپردہ فرقہ پرست تنظیموں کی حمایت بھی حاصل ہے؛ امریکہ نواز حکومتیں ان کی معاون ہیں؛ تو کیا ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم بیدار ہو کر قادیانیت کا رد اور سدباب کریں؟ اس کے سدباب کا کامیاب لائحۂ عمل یہی ہوگا کہ آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا موضوع سرفہرست رکھ کر اس کی اشاعت وتبلیغ کی جائے اور یہ ایمانی تقاضا بھی ہے، امید کہ اصحابِ بصیرت اس سمت کوئی مؤثر اور فوری اقدام کریں گے۔

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی



(اسمائے معاونین)

(1) حافظ ضیاء الرحمٰن رضوی مقام شکارپور ماہی نگر کٹیہار بہار (2) محمد توصیف رضا اشرفی سورت گجرات باشندہ بنگال (3) حضرت مولانا ومفتی محمد مقصود عالم برکاتی منظری نانپور ضلع سیتامڑھی بہار (4) حضرت مولانا محمد اطہر حسین رشیدی صاحب مقام وپوسٹ لکڑی کلاں کیشو نپورا ضلع سیوان بہار (5) خلیفۂ حضور تاج الشریعہ علامہ شاہد القادری (کلکتہ) جنرل سکریٹری: مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال (6) حضرت مولانا شیر محمد اشرفی صاحب امام جامع مسجد برہان پورا ہنومان گڑھ راجستھان (7) طالب دعا گدائے بارگاہ مارہرہ مطہرہ، محمد آصف برکاتی ,بیرگاچھی، پرانا گنج، بائسی، پورنیہ بہار (8) محمد حسیب رضا امجدی کولکاتا (9) محمد توفیق رضا قادری اتر دیناجپور بنگال مقیم حال نوساری گجرات (10) خلیفۂ حضور تاج الشریعہ مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی صاحب قبلہ ہاسپیٹ کرناٹک (11) محمد پرویز خان رسول گنج عرف کوئلی (12) محمد سلیم رضا اسمٰعیلی مقام، باری گاؤں پوسٹ، سگا پنکھی،، ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) (13) محمد اسرار الحق رضوی امجدی مدرس دارالعلوم اہلسنت فیضان بلال شرالکپہ ضلع شیموگہ کرناٹک (14) مولانا آصف جمیل قادری امجدی قادری منزل انٹیا تھوک گونڈہ (15) حضرت مولانا محمد شریف عالم صاحب بارسوئی ضلع کٹیہار (16) غلامِ آل رسول رشیدی تاراباڑی بائسی امام وخطیب مدینہ جامع مسجد اروناچل پردیس (17) محمد عبید رضوی خادم خلیفہ حضورِ تاج الشریعہ صوفی نذرِ عالم رضوی ممبر جماعت رضائے مصطفی بھیونڈی مہاراسٹرہ (18) انتظار خاں والد دیوان خاں بھاٹی گاؤں برہان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ہنوماں گڑھ راجستھان (19) شمشاد عالم رضوی کشن گنجوی (20) محمد اختر رضا رضویبانی و ناظم جامعہ تصلب فی الدین و مالک رضا بک ڈپو اسٹیشن روڈ نزد جامع مسجد غوثیہ لمبھوا سلطان پور یوپی (21) محمد ریحان رضا اسمٰعیلی مقام سبن پور مادھے پور کٹیہار بہار (22) محمد عثمان لاٹھیا سبطینی عمر کوٹ اوڈیشہ (22) حضرت مولانا محمد اورنگزیب عالم شمسی مقام پوسٹ لکڑی کلاں کیشن پورا سیوان بہار (23) اسلام خاں بھاٹی گاؤں برہان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ھنوما نگڈھ راجستھان (24) حاکم علی جویہ گاؤں برہان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ہنوماں گڑھ راجستھان (25) حافظ علاؤ الدین رضا بورکھڑا اخرد تعلقہ یاول ضلع جلگاؤں مہاراشٹر (26) محمد افضل رضا ساؤکھیڑا تعلقہ یاول ضلع جلگاؤں مہاراشٹر (27) محمد محمود عالم کلکتہ (28) مولانا نفیس القادری صاحب مدیر اعلیٰ سہ ماہی عرفان رضا مرادآباد (29) حضرت مولانا طفیل ربانی صاحب ضلع مدھوبنی بہار (30) محمد اقبال حسین اشرفی ساکن ننگلہ پوسٹ بربلا تھانہ گواپوکھر ضلع اتر دیناجپور ویسٹ بنگال مقیم حال سورت گجرات (31) محمد قمر نظامی کماوی سیتامڑھی مدرسہ غریب نواز رسول پور جنیدا موتی پور ضلع مظفر پور بہار الہند (32) ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا مفتی محمد احمد رضا مصباحی صاحب قبلہ، استاذ: الجامعۃ القادریہ گلشنِ

طیبہ جوگیشوری مشرق ممبئی (33) حافظ فہیم احمد رضوی ضلع دھار ایم پی (34) چودھری عبدالغفار رضا۔بھولکپور، مشیر آباد حیدراباد تلنگانہ الہند (35) ابوکامل ازہری جامعہ فاروقیہ عزیز العلوم بھوجپور ضلع مرادآباد یوپی (36) حضرت مولانا شریف عالم صاحب ساکن بارسوئی کٹیہار خدمتِ دین ہماچل پردیش (37) محمد آفتاب عالم اشرفی مقام گوپال گنج بہار (38) محمد سراج عالم گوپال گنج بہار (39) محمد اسحٰق بن بہادر خان بھاٹی برہان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ہنومان گڑھ راجستھان (40) مہاویر خاں رنگڑ برھان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ہنوماں گڑھ راجستھان (41) غلام نبی بن لعل خاں رنگڑ برھان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ھنوما نکڈھ راجستھان (42) غلام مصطفیٰ کلونی برھان پورہ تحصیل ٹبی ضلع ھنومان گڈھ راجستھان (43) مولانا محمد ساجد رضا برکاتی مدھوبنی بہار، (44) محمد شاہد رضا قادری منظری ،نورگنج خبر گاؤں ، اسلام پوراتر دیناجپور ،مغربی بنگال (45) محمد عیاض احمد انصاری دربھنگہ (46) محمد عبید رضوی رکن جماعت رضائے مصطفیٰ بھیونڈی مہاراشٹر (47) قاری محمد فضیل احمد مقام شکار پور ، ماہی نگر ، کٹیہار ، بہار (48) حافظ محمد شاہد رضا قادری ۔استاد دارالعلوم مظاہر یہ منعمیہ نیوآبگلہ گیا بہار (49) محمد عبیدالرحمٰن قادری ،خادم الطلبہ دارلعلوم محمدیہ اصلاح المسلمین گوٹ کوکلوارہ اورائی مظفرپور (50) حافظ معین رضا ضلع غازیپور یوپی (51) حضرت حافظ محمد اعجاز احمد استاد مدرسہ انوار مصطفیٰ سکھ پور سمستی پور بہار (52) محمد شمشاد رضا کشن گنج (53) سید عابد رضا رائے پور چھتیس گڑھ (54) محمد عثمان لاٹھیا سبطین، عمرکوٹ اوڈیشا (55) مولانا نیاز صاحب شکارپور (56) نقیب بےمثال: نشاط اختر محبوبی صاحب مدھوبنی بہار (57) برائے صحت اصغری خاتون منجانب محمد معراج احمد رضوی محمد پور (58) مولانا نسیم مصباحی مقام کٹار ضلع کٹیہار (59) محمد طیب عالم رضوی مسکونہ طیب پور کدوا کٹیہار بہار (60) حضرت مولانا محمد شکیل نظامی صاحب مدرس دارالعوم اشرفیہ کھڈاکشی نگر (61) مصنف محقق نظم نگار مولانا کیف الحسن قادری صاحب (62) حضرت مولانا احمد منصور سبحانی علیمی صاحب خادم الجامعتہ السبحانیہ اطہر العلوم پرسابازار پوسٹ ببھن جوت ضلع گونڈہ یوپی (63) (حافظ) محمد صدام حسین رضوی باتھوی، نائب امام سنی مدینہ جامع مسجد پرگتی نگر نالاسوپارہ ایسٹ ممبئی (64) حضرت مولانا قاری شاہد رضا صاحب جامعہ قادریہ مقصودپور اورائی ضلع مظفرپور (65) محمد دانش خان کوئلی (66) مولانا حسیب رضا امجدی، بنگال، (68) مشاہدالعلیٰ نوری، پورنیہ بہار، (69) برائے ایصالِ ثواب محمد ممتاز شاہ مرحوم کوئلی،

☆☆☆

فروغِ اہلِ سنت میں امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے دس نکاتی پروگرام

{1} عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

{2} طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

{3} مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں کہ لالچ سے جان توڑ کر کوشش کریں۔

{4} طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔ یوں ان میں کچھ مدرسین بنائے جائیں، کچھ واعظین، کچھ مصنفین، کچھ مناظرین، پھر تصنیف و مناظرہ میں توزیع ہو، کوئی کسی فن پر کوئی کسی پر۔

{5} ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً وعظاً ومناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

{6} حمایت (مذہب) ورد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

{7} تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔

{8} شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں، جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں۔ آپ کو سرکوبی اعداء کے لیے اپنی فوجیں، میگزین، اور رسالے بھیجتے رہیں۔

{9} جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں، اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

{10} آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد: ۲۹ رص: ۵۹۹ تا ۶۰۰ ۔ ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی)